قرآن مجید اور صحیح احادیث کی روشنی میں

شوقِ عمل

www.KitaboSunnat.com

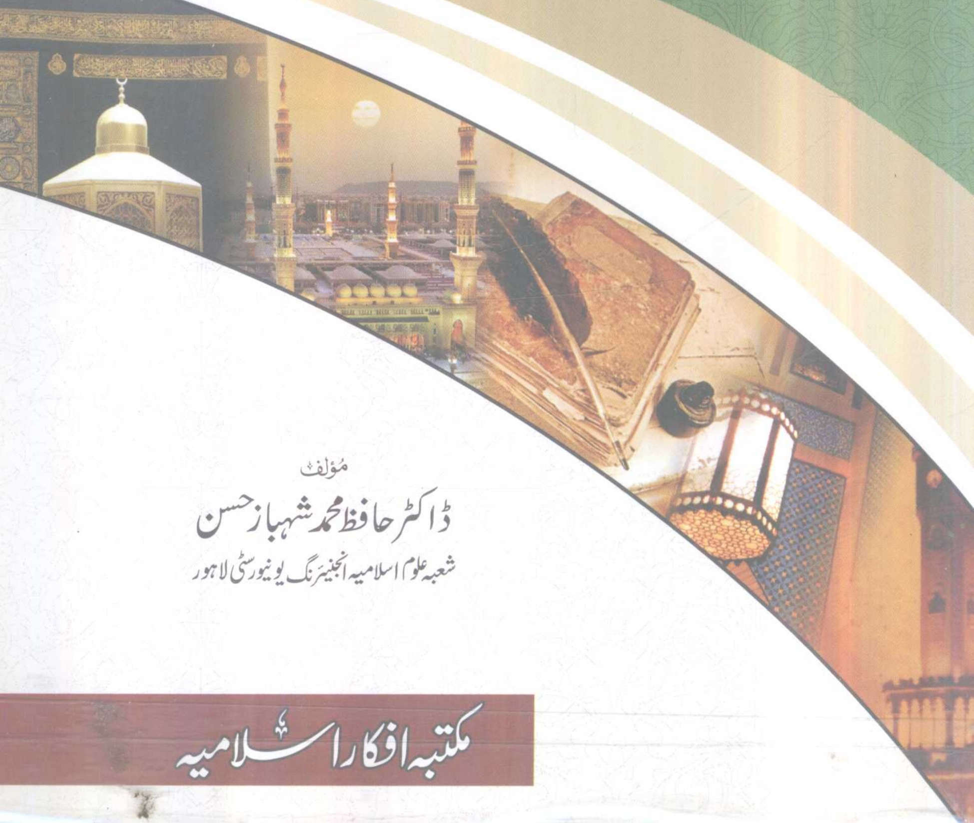

مؤلف
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
شعبہ علوم اسلامیہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

مکتبہ افکار اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پردستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد **(Upload)** کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ **(Download)** کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝ (النحل)

کتاب نمبر

شوقِ عمل

قرآن مجید اور صحیح احادیث کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

مؤلف
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
شعبہ علوم اسلامیہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

مکتبہ افکار اسلامیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب .... شوقِ عمل

ناشر .... مکتبہ افکار اسلامیہ

اشاعت .... ستمبر 2010ء

قیمت ....

www.KitaboSunnat.com

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون:042-37244973

بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد۔ پاکستان فون:041-2631204, 2034256

دار الفکر الاسلامی مین بازار گلی نمبر 3 نواب آباد واہ کینٹ 0321-5216287

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

ابتدائیہ: کیا ضعیف روایت حجت ہے؟ ---------- 5

مقدمہ.....شوقِ عمل اور ضعیف احادیث ---------- 13

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کا شوق ---------- 16

مساجد کی عظمت ---------- 32

مساجد ثلاثہ اور مسجد قبا کی عظمت ---------- 46

طہارت کا شوق ---------- 55

وضو کا شوق ---------- 59

وضو کی دعا پڑھنے کا شوق ---------- 66

اذان کا شوق ---------- 71

اذان کے جواب اور بعد از اذان دعا کا شوق ---------- 78

نماز کا شوق ---------- 82

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا شوق ---------- 100

نماز میں صحیح صف بندی کا شوق ---------- 110

صفِ اول میں نماز پڑھنے کا شوق ---------- 114

جمعۃ المبارک پڑھنے کا شوق ---------- 118

سنت نماز کا شوق ---------- 112

صلاۃ التسبیح کا شوق ---------- 134

نمازِ استخارہ کا شوق ---------- 136

نماز اِشراق/ چاشت/ اوّابین کا شوق ---------- 139

نمازِ جنازہ پڑھنے کا شوق ---------- 142

رمضان المبارک کی عظمت ---------- 148

لیلۃ القدر کی عظمت اور آخری عشرہ ---------- 150

اعتکاف کا شوق ---------- 152

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- روزہ رکھنے کا شوق ---------- 153
- سحری کھانے کا شوق ---------- 160
- سحری کھانے میں تاخیر کا شوق ---------- 161
- افطار میں جلدی کرنے کا شوق ---------- 162
- افطار کروانے کا شوق ---------- 163
- قیام اللیل کا شوق ---------- 165
- نفلی روزوں کا شوق ---------- 172
- زکوۃ کی اہمیت وفضیلت ---------- 178
- بیت اللہ کی برکات ---------- 190
- حج بیت اللہ کا شوق ---------- 193

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ: کیا ضعیف روایت حجت ہے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴾ [1]

''ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی خوب تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو بے علمی کی بنا پر تکلیف پہنچاؤ پھر تم اپنے کیے پر پچھتانے لگو۔''

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ ہر خبر لانے والا سچا نہیں ہوتا بعض خبر لانے والے عادل، بعض فاسق اور بعض کذاب (جھوٹے) ہوتے ہیں۔ لہٰذا جو خبر بھی پہنچے اس کی تحقیق کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ احادیث پہنچانے والے کئی لوگ ہیں، بعض عادل، بعض فاسق اور بعض کذاب ہوتے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ جو قول، فعل یا تقریر☆ آپ ﷺ کی طرف منسوب ہو تو اس کی تحقیق کے لیے محدثین نے کچھ اصول و قواعد وضع کیے ہیں۔ جن کو اصولِ حدیث اور علوم حدیث کہا جاتا ہے۔ محدثین نے اس علم کو کئی قسموں میں تقسیم کیا ہے جن کا جاننا طالبِ حدیث کے لیے ضروری ہے۔

اِن قسموں میں سے پہلی اور بڑی اہم قسم کا تذکرہ کرتے ہیں جس کا نام الصحیح ہے۔

1 صحیح حدیث

صحیح حدیث کی تعریف یہ ہے:

فَهُوَ الْحَدِيْثُ الْمُسْنَدُ يَتَّصِلُ إِسْنَادُهُ بِنَقْلِ الْعَدَلِ الضَّابِطِ عَنِ الْعَدَلِ الضَّابِطِ إِلَى مُنْتَهَاهُ وَلَا يَكُوْنُ شَاذاً وَلَا مُعَلَّلاً۔ [2]

''صحیح حدیث وہ ہے جس کی سند متصل ہو، اس طرح کہ عادل سے تام الضبط راوی اپنے جیسے عادل تام الضبط سے بیان کرے، شروع سے لے کر آخر

[1] ٤٩/ الحجرات: ٦۔ ☆ کوئی کام نبی اکرم ﷺ کے سامنے ہوا، آپ نے اسے برقرار رکھا تو وہ تقریر کہلاتا ہے۔ [2] تدریب الراوی ص: ٦٨، مقدمۃ ابن صلاح ص: ٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک، اور وہ شاذ اور معلول بھی نہ ہو۔"

صحیح حدیث کی اس تعریف سے معلوم ہوا کہ صحیح حدیث کے لیے پانچ شرطیں ہیں:

(i) اتصال سند (ii) عدالۃ (iii) ضبط تام (iv) معلول نہ ہو (v) شاذ نہ ہو۔

ان کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

(i) اتصال سند

هُوَ اَنْ يَّكُوْنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ رُّوَاةِ الْحَدِيْثِ قَدْ سَمِعَهٗ مِمَّنْ فَوْقَهٗ۔ [1]

اِس حدیث کے راویوں میں سے ہر ایک راوی کا اپنے شیخ سے سماع ثابت ہو، سماع کے ساتھ ملاقات کا ہونا بھی ضروری ہے۔

(ii) عدالۃ الرواۃ

دوسری شرط حدیث کے صحیح ہونے کے لیے یہ ہے کہ اس کے راوی عادل ہوں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ عدالۃ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مَلَكَةٌ فِيْ الْاِنْسَانِ تَحْمِلُهٗ عَلَى الْمُرُوْءَةِ وَمُدَاوَمَةِ التَّقْوٰى۔ [2]

"یہ آدمی میں ایک ملکہ (قوت) ہے جو آدمی کو مروت پر ابھارتا ہے اور تقویٰ پر ہمیشہ لگائے رکھتا ہے۔"

وہ ایسی بات اور ایسا کام نہیں کرتا جو تقویٰ کے مقام سے گرا ہوا ہو، وہ راوی نیک، صالح، متقی اور سچا آدمی ہو تو وہ عادل ہے۔

(iii) ضبطِ تام

تیسری شرط صحتِ حدیث کے لیے یہ ہے کہ اس روایت کو بیان کرنے والے کا حافظہ تام الضبط ہونا ضروری ہے۔

ضبط یہ ہے: هُوَ اَنْ يَّحْفَظَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ رُّوَاةِ الْحَدِيْثِ اِمَّا فِي

---

[1] ارشاد طلاب الحقائق للامام النووی ص: ۵۷۔ [2] شرح نخبة الفكر ص: ۴۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَدْرِہٖ وَاِمَّا فِیْ کِتَابِہٖ ثُمَّ یَسْتَحْضِرُہٗ عِنْدَ الْاَدَآءِ۔ ❶

''ضبط کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کے تمام راویوں میں سے ہر ایک راوی اس حدیث کو محفوظ رکھے، چاہے سینے میں یا کتاب میں یعنی ان دونوں میں سے کسی ایک میں یا دونوں میں محفوظ رکھے۔ پھر جب اس سے اس حدیث کے سنانے کا مطالبہ کیا جائے تو وہ اس کے سنانے کی طاقت رکھتا ہو۔''

تمام رواۃِ حدیث کا حافظہ درست ہو یہ نہ ہو کہ وہ بات بات پر بھولنے والے ہوں۔

(iv) شاذ نہ ہو

شاذ کی تعریف یہ ہے:

اَلشَّاذُ مَا رَوَاہُ الْمَقْبُوْلُ مُخَالِفًا لِمَنْ ھُوَ اَوْلٰی مِنْہُ۔ ❷

''شاذ وہ حدیث ہے جس میں ثقہ راوی اپنے اَولیٰ کی روایت کرنے میں مخالفت کرے۔''

بذاتِ خود یہ راوی ثقہ ہوتا ہے لیکن روایت کرنے میں اپنے سے زیادہ ثقہ کی مخالفت کرتا ہے تو وہ روایت شاذ بن جاتی ہے، لیکن صحیح وہ ہے جس میں شذوذ نہ پایا جائے۔

(v) معلول نہ ہو

ھُوَ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ اطَّلَعَ فِیْہِ عَلٰی عِلَّۃٍ تَقْدَحُ فِیْ صِحَّتِہٖ مَعَ اَنَّ الظَّاھِرَ السَّلَامَۃُ مِنْہُ۔ ❸

''معلول حدیث وہ ہے جس میں ایسی مخفی علت پائی جاتی ہو جس کی وجہ سے اس روایت کی صحت مجروح ہوتی ہو لیکن بظاہر وہ درست نظر آتی ہو۔''

مخفی طور پر اس میں ایسی علت پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کی صحت میں عیب پایا جاتا ہے۔ بظاہر تو اس روایت کا متن اور سند صحیح نظر آتی ہے لیکن کوئی مخفی علت پائی جائے جو

❶ ارشاد طلاب الحقائق لامام نووی ص: ۵۷۔ ❷ شرح نخبۃ الفکر ص: ۶۳۔
❸ التمہید والایضاح ص: ۱۱۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعف وکمزوری کا موجب بن جائے۔ جس میں یہ پانچ شرطیں پائی جائیں وہ حدیث صحیح کہلاتی ہے۔ صحیح کے بعد حسن کا مرتبہ ہے۔

2 حدیثِ حسن

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حدیث حسن کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فَإِنْ خَفَّ الضَّبْطُ مَعَ بَقِيَّةِ الشُّرُوْطِ الْمُتَقَدِّمَةِ حَدَّ الصَّحِيْحِ فَهُوَ الْحَسَنُ۔ [1]

"حسن وہ حدیث ہے جس میں صحیح کی تمام شرطیں پائی جائیں مگر اس میں راوی کا ضبط خفیف ہو۔"

صحیح حدیث کے لیے شرط تھی کہ ضبط تام ہو اور حسن میں راوی کا ضبط خفیف ہوتا ہے۔ محدثین کے نزدیک حسن کی تعریف یوں ہوگی کہ حسن حدیث وہ ہے جس کے راوی عادل خفیف الضبط ہوں اور سند متصل ہو، وہ معلول اور شاذ بھی نہ ہو۔

3 ضعیف روایت

كُلُّ حَدِيْثٍ لَمْ يَجْتَمِعْ فِيْهِ صِفَاتُ الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ وَلَا صِفَاتُ الْحَدِيْثِ الْحَسَنِ الْمَذْكُوْرَاتِ فِيْمَا تَقَدَّمَ فَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ۔ [2]

"ضعیف حدیث وہ ہے جس میں صحیح اور حسن کی صفات نہ پائی جائیں، جن کا تذکرہ پہلے کیا گیا ہے۔"

اس حدیث کی سند متصل نہ ہو اور اس کے راوی عادل تام الضبط نہ ہوں اور وہ شاذ اور معلول بھی ہو۔

ضعیف روایت کا حکم

لَا يَجُوْزُ اَنْ يُعْتَمَدَ فِي الشَّرِيْعَةِ عَلَى الْاَحَادِيْثِ الضَّعِيْفَةِ الَّتِيْ

[1] شرح نخبة الفكر ص: ۵۳۔

[2] مقدمه ابن صلاح ص: ۲۰، الباعث الحثیث ص: ۵۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَيْسَتْ صَحِيْحَةً وَلَا حَسَنَةً۔ ❶

''شریعت میں ایسی ضعیف احادیث جو نہ صحیح ہوں اور نہ حسن، قابل اعتماد نہیں ہیں۔'' اس لیے جو روایت نہ صحیح کے مرتبہ تک پہنچے اور نہ حسن کے مرتبہ تک تو وہ روایت حجت نہیں ہے۔

احناف کے ایک عالم نے لکھا ہے: ضعیف روایت کو مطلق طور پر جن اماموں نے قبول نہیں کیا وہ یہ ہیں: امام بخاری، امام مسلم، امام ابوبکر بن العربی مالکی، امام ابوشامہ مقدسی شافعی، امام ابن حزم ظاہری اور امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہم ❷

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے جلیل القدر آئمہ ضعیف روایت کو مطلق طور پر قبول نہیں کرتے تھے۔ آخر کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ضعیف روایت میں شبہہ ہوتا ہے۔ اس لیے وہ قابل قبول نہیں اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہونے میں شبہہ آ گیا ہے کہ یہ روایت ثابت بھی ہے کہ نہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ﴾ ❸

''جس چیز کا آپ کو علم نہیں (شبہہ پڑ گیا ہے) اس کو چھوڑ دو۔''

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

((فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَ عِرْضِهٖ)) ❹

''جو شخص شبہات سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت محفوظ کر لی۔''

چونکہ ضعیف روایت میں شبہہ آ گیا، اس لیے اس سے کوئی عمل اور کوئی حکم ثابت نہیں ہو سکتا، اس سے معلوم ہوا کہ ضعیف روایت سے کلی طور پر اجتناب ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ)) ❺

''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

❶ قاعدة جليلة فى التوسل والوسيلة ص: ١١٢۔ ❷ مقالات کوثری ص: ٤٥۔

❸ ١٧/ بنی اسرائیل: ٣٦۔ ❹ مسلم، ح: ١٥٩٩۔ ❺ بخاری ح: ١٠٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بات بھی آپ ﷺ کی طرف منسوب ہو، اس کی تحقیق کرنے کی اشد ضرورت ہے، اس کی سند کو شروع سے لے کر آخر تک ہر ایک راوی کے حالات اسماء الرجال کی کتب سے تلاش کر کے ان کی ثقاہت وضعف کو دیکھا جائے کہ کہیں کوئی راوی کذاب نہ ہو اور اس نے اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر آپ ﷺ کی طرف منسوب کر دی ہو، جو آدمی تحقیق نہیں کرے گا وہ بھی اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دے گا اس لیے تحقیق ضروری ہے۔ آج کل کے اکثر خطباء وواعظین اپنی تقاریر میں موضوع (من گھڑت) اور شدید قسم کی ضعیف روایات بیان کرتے ہیں، ان کو اللہ سے ڈرنا چاہیے کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کر دیتے ہیں۔ یقیناً آج اگر محدثین موجود ہوتے تو اِن خطباء واعظین کو، جو کہ ضعیف روایات کثرت سے بیان کرتے ہیں، کذابین (جھوٹوں) میں شمار کرتے جو کہ جرح کا سب سے بڑا صیغہ ہے۔ لہٰذا نبی ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے سے بچیں، اور حقیقی عالم وہی ہے جو تحقیق سے بات کرتا ہے جیسا کہ امام ابو عبداللہ حاکم اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث میں لکھتے ہیں:

وَقَالَ الْإِمَامَانِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ وَاِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْه: اِنَّ الْعَالِمَ اِذَا لَمْ يَعْرِفِ الصَّحِيْحَ مِنَ السَّقِيْمِ وَالنَّاسِخَ وَالْمَنْسُوْخَ مِنَ الْحَدِيْثِ لَا يُسَمّٰى عَالِمًا۔ [1]

"اور دو اماموں، امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے فرمایا: عالم جب تک حدیث میں صحیح، ضعیف اور ناسخ ومنسوخ کو نہیں پہچانتا وہ عالم نہیں ہے۔"

جو شخص عالم بننے کی طلب رکھتا ہے وہ حدیث کی تحقیق کرنا شروع کر دے، اگر خود تحقیق نہیں کر سکتا تو کسی محقق کی تحقیق سے استفادہ کرے لیکن ضعیف اور موضوع (من گھڑت) روایات بیان کرنے اور لکھنے سے گریز کرے۔

فضائل اعمال میں ضعیف روایت کا حکم

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ بات مشہور ہے کہ اہل علم فضائل میں

[1] معرفة علوم الحديث ص: ٦٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف روایات لانے میں تساہل سے کام لیتے ہیں، مناسب یہ ہے کہ عالم اس روایت کے ضعیف ہونے کا عقیدہ رکھے۔ اس کو مشہور نہ کرے تا کہ کوئی آدمی ضعیف روایت پر عمل نہ کرے اور جو چیز شرع نہیں ہے اسے شرع سمجھ بیٹھے یا بعض جاہل قسم کے لوگ اسے عمل کرتا دیکھ کر یہ گمان کر لیں کہ یہ سنت صحیحہ ہے، اس کی تصریح شیخ ابو محمد بن سلام ودیگر نے کی ہے۔ آدمی کو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے تحت آنے سے ڈرنا چاہیے کہ جس نے مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جس کے بارے میں وہ سمجھتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو جو اس پر عمل کر لیتا ہے وہ کیسا ہوگا؟ حدیث پر عمل کرتے ہوئے احکام یا فضائل کا فرق نہیں ہے اس لیے کہ یہ تمام شرع ہے۔ [1]

حدیث، احکام کے باب میں ہو یا فضائل میں، شریعت ہے اور شریعت کمزور دلائل سے ثابت نہیں ہوتی، نبی کی طرف وہی چیز منسوب ہونی چاہیے جو صحیح ثابت ہو۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَا يَجُوزُ الِاحْتِجَاجُ فِي اَحْكَامِ الشَّرِيعَةِ اِلَّا بِحَدِيثِ الصَّدُوقِ الْعَاقِلِ۔ [2]

"احکام شریعت میں صدوق وعاقل کی حدیث کے سوا حجت پکڑنا جائز نہیں۔"

نیز فرماتے ہیں:

لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُولَ قَالَ رَسُولُ اللهِ اِلَّا بَعْدَ التَّثَبُّتِ وَالْعِلْمِ بِهٖ كَمَا لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُولَ فِي كِتَابِ اللهِ بِرَاْيِهٖ اِلَّا بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ بِهٖ وَسَمَاعٍ مِمَّنْ يَعْرِفُهٗ۔ [3]

"کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ یہ کہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، مگر اس روایت کے ثابت ہونے اور اس کے علم کے بعد جیسا کہ کسی کے لیے حلال نہیں کہ وہ اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے بات کرے مگر اس بات کی

---

[1] تبیین العجب بما ورد فی فضائل رجب لابن حجر ص: ۷۲۔

[2] جزء الحویباری ص: ۲۳۷۔ [3] جزء الحویباری ص: ۲۲۷۔۲۲۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرفت اور جن لوگوں کو جاننا ہے ان سے سننے کے بعد۔"

لہٰذا فضائلِ اعمال میں بھی احادیث صحیحہ واخبارِ حسنہ کو بیان کرنا چاہیے۔

فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے جواز کا موقف غلط اور محدثین کے خلاف ہے، قرطبی نے کیا خوب لکھا ہے: لوگوں پر ضروری ہے کہ وہ دین کے معاملہ میں اس طرح غور وفکر کریں جیسا کہ وہ اپنے مالوں میں کرتے ہیں اور بیچتے وقت عیب دار (کھوٹے) سکے نہیں لیتے، وہ صحیح اور بہترین سکے لیتے ہیں۔ اسی طرح روایات میں بھی وہ روایات لینی چاہئیں جو رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت ہوں تاکہ وہ رسول ﷺ پر جھوٹ بولنے والوں میں شامل نہ ہو جائیں۔ [1]

اَمَّا الْعَمَلُ بِالضَّعِيفِ فِيْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ فَدَعْوَى الْاِتِّفَاقِ فِيْهِ بَاطِلَةٌ۔ نَعَمْ هُوَ مَذْهَبُ الْجَمْهُوْرِ لٰكِنْ مَشْرُوْطٌ بِاَنْ لَّا يَكُوْنَ الْحَدِيْثُ ضَعِيْفًا شَدِيْدَ الضُّعْفِ فَاِنْ كَانَ كَذَالِكَ لَمْ يُقْبَلْ فِي الْفَضَائِلِ اَيْضًا۔ [2]

"فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کے متعلق اجماع کا دعویٰ باطل ہے اگرچہ جمہور کا مذہب یہی ہے مگر مشروط ہے کہ روایت شدید ضعیف نہ ہو، ہاں البتہ اگر روایت سخت ضعیف ہو تو تب فضائل میں بھی قبول نہیں کی جائے گی۔"

خلاصہ یہ ہے کہ ضعیف روایت، جب اس میں ضعف شدید ہو تو، مطلق طور پر حجت نہیں۔ اگر ضعف خفیف ہو تو شرائط کے ساتھ بیان کر سکتے ہیں لیکن بہتری اسی میں ہے کہ ضعیف روایت بیان کرنے، لکھنے سے بچنا چاہیے، کیونکہ احکام وفضائل سب شریعت ہیں اور شریعت کو قوی دلیلوں سے ہی ثابت کرنا چاہیے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔

(مولانا ابومعاویہ منشاء)

[1] تفسیر قرطبی ج: ۷/ آیت نمبر ۵۶ سورۃ الاحزاب۔

[2] الآثار المرفوعۃ ص: ۷۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

شوقِ عمل اور ضعیف احادیث

اللہ رب العالمین ہر چیز کا خالق ہے، وہ ہر شے کی حاجات وضروریات، طبائع اور مصالح کا خوب خوب علم رکھتا ہے۔ اس نے اپنے بندوں کی طباع کو ملحوظ رکھ کر کمال مہربانی کرتے ہوئے اعمال کے فضائل اور جزاء کو بیان فرمایا ہے۔ اگر فضائل اور جزاء کو نہ بھی بیان کیا جاتا تو تب بھی ہم اللہ تعالیٰ کے ارشاد کو ماننے کے مکلّف ہوتے۔ تاہم ترغیب وتحریض سے اعمال کی بجا آوری میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ نیک اعمال کرنے پر لوگوں کو ابھارنے اور شوق دلانے کی تلقین خود ربّ کائنات نے کی ہے۔ مثلاً جہاد کے بارے میں فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ﴾ ❶

"اے نبی! ایمان والوں کو جہاد کا شوق دلاؤ۔"

اعمال صالحہ کی جزاء اور ثواب کا تذکرہ کرنے سے بھی یہی مقصود ہے کہ لوگ عملی زندگی اپنائیں اور نیک کام کرنے میں تندہی دکھائیں کہ ان کے اعمال رائیگاں نہیں جائیں گے۔ بلکہ انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، نہ صرف آخرت میں بلکہ دنیا میں بھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ...... ﴾ ❷

"جس دن ہر شخص اپنی کی ہوئی نیکیوں کو موجود پائے گا......"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴾ ❸

"تو جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا......"

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ﴾ ❹

❶ ٨/ الانفال:٦٥۔ ❷ ٣/ آل عمران: ٣٠۔

❸ ٩٩/ الزلزال: ٧۔ ❹ ٣/ آل عمران: ١٤٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ نے ان (مجاہدین) کو دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی۔''

اعمال کے فضائل ترغیب دلانے کے لئے ہیں۔ترغیب جب اصل بنیادوں سے ہٹ کر افراط وتفریط کا شکار ہو جاتی ہے تو اصل مقاصد تک رسائی ناممکن ہونے کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت ساری قباحتوں کا سبب بن جاتی ہے۔مزید برآں فضائل کا معاملہ تو خالصتاً شرعی دلیل کا محتاج ہے، احکام میں تو اجتہاد یا قیاس واستنباط کی گنجائش موجود ہے لیکن فضائل معلوم کرنے کے لئے کوئی ایسا ذریعہ موجود نہیں۔اور اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی بات منسوب کرنا بہت بڑا ظلم اور گناہ کبیرہ ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا﴾ ❶

''اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔''

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) ❷

''جو قصداً مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔''

لہٰذا کسی بھی مسئلے میں، خواہ وہ فضائل سے متعلق ہی کیوں نہ ہو، تحقیق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنا چاہیے اور ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ارشاد نبوی ہے:

((كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ)) ❸

''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو (بغیر تحقیق کے) بیان کرے۔''

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام مسائل میں صحت کی پابندی کرنا ضروری ہے بالخصوص احادیث کے معاملے میں۔

فضائل میں ضعیف احادیث کو بیان کرنے کے بارے میں محدثین میں قدرے اختلاف پایا جاتا ہے۔جمہور علماء محدثین کے نزدیک فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل جائز تو

❶ ۱۰/ یونس: ۱۷۔ ❷ صحاح ستہ۔یہ حدیث متواتر ہے اور ستر سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے روایت کیا ہے۔ ❸ مسلم، المقدمة، النهي عن الحديث بكل ما سمع، ح: ۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، لیکن چند شرائط کے ساتھ۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مندرجہ ذیل تین شرائط ہیں:

۱) حدیث سخت ضعیف نہ ہو (واضح رہے کہ معلق، منقطع، مرسل، متروک، منکر، معضل اور موضوع سب ضعیف حدیث کی اقسام ہیں۔ بعض محدثین موضوع حدیث کو ایک الگ قسم شمار کرتے ہیں)

۲) حدیث کسی ثابت شدہ عمل کے بارے میں ہو۔

۳) اس پر عمل احتیاط کا اعتقاد رکھ کر کیا جائے۔ [1]

واضح رہے کہ کتاب ہذا میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کی گئی جو علی اتفاق المحدثین ضعیف ہو، تاہم کوئی ایسی روایت اس کتاب میں پائی جاسکتی ہے جسے بعض محدثین نے ضعیف اور بعض نے صحیح اور قابل عمل قرار دیا ہو۔ البتہ اپنی معلومات کی حد تک کوئی ایسی روایت درج نہیں کی گئی جس کی بنیاد کسی صحیح حدیث میں موجود نہ ہو۔ واللہ اعلم۔

[1] دیکھیے تدریب الراوی، بحوالہ تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ: ٦٤، ٦٥ از الدکتور محمود الطحان، دار الکتب العربیۃ پشاور۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کا شوق

انسانی زندگی کے شروع سے ہی تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کو اس عقیدہ توحید کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ رب کائنات فرماتے ہیں:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴾ 1

''ہم نے تجھ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا اس پر یہی وحی کرتے رہے کہ میرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو تم صرف میری عبادت کرو۔''

سورۃ النحل میں فرمایا:

﴿ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴾ 2

اس سلسلے میں بعض انبیاء علیہم السلام کے الگ الگ پیغامات بھی قرآن حکیم میں ملتے ہیں مثلاً سیدنا نوح، ھود، صالح اور شعیب علیہم السلام نے اپنی اپنی قوم سے کہا: ﴿ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ﴾ 3 ''میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی الٰہ نہیں۔'' یونس علیہ السلام نے کہا: ﴿ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ﴾ 4 ''(اللہ!) تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں۔'' اسی طرح خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی لا الہ الا اللہ کا پیغام دیتے ہوئے فرمایا: ﴿ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ﴾ 5 ''کہہ دیجیے اللہ ہی میرا رب ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔'' ایک اور جگہ فرمایا: ﴿ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ 6 سورۃ الانبیاء میں فرمایا: ﴿ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ 7 نیز دیکھیے الکھف آیت ۱۱۰- ایک جگہ یوں فرمایا: ﴿ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ 8 بلکہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت خود رب العالمین نے دی ہے اور اس کی مخلوق میں سے ملائکہ

---

1 ۲۱/ الانبیاء: ۲۵۔ 2 ۱۶/ النحل: ۲۔ 3 ۷/ الاعراف: ۵۹، ۶۵، ۷۳، ۸۵۔
4 ۲۱/ الانبیاء: ۸۷۔ 5 ۱۳/ الرعد: ۳۰۔ 6 ۶/ الانعام: ۱۹۔
7 ۲۱/ الانبیاء: ۱۰۸۔ 8 ۳۸/ ص: ۶۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اہل علم بھی اس پر گواہ ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴾ [1]

غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کے لیے بھی سب سے پہلے اسی کلمہ توحید لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی دعوت دی جاتی ہے نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا کہ سب سے پہلے کلمہ لا الہ الا اللہ (توحید) کی دعوت دینا۔ارشاد نبوی ہے:

((إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ)) [2]

نبی ﷺ نے اپنے ایک چچا سے فرمایا: چچا! لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلو، مگر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی اسے کہنے لگے: أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ (کیا تو عبدالمطلب کے مذہب سے کنارہ کشی کرلے گا؟ اسی طرح بات چلتی رہی۔ نبی ﷺ نے بہت اصرار کیا لیکن چچا نے کلمہ پڑھنے سے انکار کردیا۔حدیث کے الفاظ ہیں: ((أَبٰى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) [3]

حدیث مذکور سے اس بات کا اندازہ بھی ہوتا ہے کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ سے مسلم اور غیر مسلم میں زمین وآسمان کا فرق واقع ہو جاتا ہے۔کفار جو کہ کلمہ پڑھنے سے انکاری تھے، ان کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ یَسْتَكْبِرُوْنَ ۙ وَیَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴾ [4]

---

[1] ۳/ آل عمرٰن:۱۸۔ [2] بخاری، الزکوه، وجوب الزکوة، ح: ۱۳۹۵، التوحید، ما جاء فی دعاء النبی ﷺ امته الی توحید الله تبارك وتعالی، ح: ۷۳۷۲؛ مسلم، الایمان، الامر بالایمان بالله ورسوله و شرائع الاسلام، ح: ۱۹۔

[3] مسلم، الایمان، الدلیل علی صحة اسلام من حضره الموت مالم یشرع الی النزع وهو الغرغرة، بخاری، الجنائز، اذا قال المشرك عند الموت: لا اله الا الله، ح: ۱۳۶۰۔

[4] ۳۷/ الصّٰفّٰت: ۳۵-۳۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ لا الہ الا اللہ (کہو) تو اکڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟“

وہی جسے صادق وامین کہتے تھے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی دعوت کی وجہ سے شاعر و مجنون کہنے لگے۔ دیکھیں صالح علیہ السلام کو قوم کیا جواب دیتی ہے جب انہوں نے لوگوں کو لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی طرف بلایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا﴾ [1]

”کہنے لگے: صالح! تو اس سے پہلے ہم میں بڑا ہونہار (جس پر امیدیں لگائی گئی ہوں) سمجھا جاتا تھا۔ بھلا یہ کیا بات ہے کہ تو ہمیں ان چیزوں کو پوجنے سے روکتا ہے جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے آئے۔“

صالح علیہ السلام نے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کا بانگ دہل اعلان کر کے ان کی ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔۔۔ کفار کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے چڑ اس لئے تھی کہ وہ جانتے تھے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اقرار سے ان کو اپنے آبائی شرکیہ اور باطل نظریات و معتقدات سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ ورنہ محض زبان سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا تو ان کے لیے کوئی مشکل کام نہ تھا۔

قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں کلمہ طیبہ کے فضائل بکثرت بیان کیے گئے ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں:

1 سدا بہار درخت کی طرح: کلمہ طیبہ کی مثال اس پاکیزہ، پختہ، بلند و بالا اور پھلدار درخت کی طرح ہے جو ہر وقت پھل دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ [2]

---

[1] ١١/ هود: ٦٢۔ [2] ١٤/ ابراهيم: ٢٤، ٢٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی، مثل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں۔ جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت اپنے پھل لاتا ہے، اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔''

2 ایمان کی افضل ترین شاخ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنے کا اجر وثواب تمام نیک اعمال میں سرفہرست ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

((اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْبِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ)) 1

''ایمان کی ستر سے زیادہ یا ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں، ان میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے، اور سب سے آخری درجہ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کا حصہ ہے۔''

ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

((يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَمِنَ الْحَسَنَاتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ هِيَ اَحْسَنُ الْحَسَنَاتِ)) 2

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (پڑھنا) بھی نیکی ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ یہ تو تمام نیکیوں سے احسن (افضل) ہے۔''

3 تجدید ایمان کا آلہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((جَدِّدُوْا اِيْمَانَكُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ نُجَدِّدُ اِيْمَانَنَا قَالَ اَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) 3

''اپنے ایمان کی تجدید کرو! عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی کیسے

---

1 بخاری، الایمان، امور الایمان، ح: ۹؛ مسلم، الایمان، بیان عدد شعب الایمان وافضلها وادنا ها……، ح: ۳۵؛ ابو داود، السنة، فی ردالارجاء، ح: ٤٦٧٦۔

2 مسند احمد، رقم: ۲/ ۲۰۵۔ 3 مسند احمد ۲/ ۳۵۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجدید کریں؟ آپ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ زیادہ سے زیادہ کہو۔“

4 افضل الذکر: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُلِلّٰهِ)) 1

”سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور سب سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔“

وزنی ترین کلمہ: جب انسانوں کے اعمال تولے جائیں گے تو سب سے زیادہ وزنی کلمہ لا الہ الا اللہ ہوگا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَآ اُخْبِرُكُمْ بِوَصِيَّةِ نُوحٍ ابْنَهُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَوْصٰى نُوْحٌ ابْنَهُ فَقَالَ لِابْنِهِ يَابُنَيَّ اِنِّيْ اُوْصِيْكَ بِاثْنَتَيْنِ وَاَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ اُوْصِيْكَ بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهَا لَوْ وُضِعَتْ فِيْ كَفَّةٍ وَوُضِعَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ فِيْ كَفَّةٍ لَرَجَّحَتْ بِهِنَّ وَلَوْ كَانَتْ حَلَقَةً لَقَصَمَتْهُنَّ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَى اللّٰهِ......)) 2

”کیا میں تمہیں نوح (علیہ السلام) کی اپنے بیٹے کے نام وصیت نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: ”حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ”میرے پیارے بیٹے! میں تمہیں دو کاموں کا حکم دیتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں لا الہ الا اللہ کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اگر یہ ایک کلمہ ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور آسمان و زمین دوسرے پلڑے میں رکھ دیے جائیں تو یہ ان سے وزنی ہو جائے گا اور اگر (یہ آسمان و زمین) گول دائرے کی طرح بھی ہوں تو یہ انہیں چیرتا ہوا سیدھا اللہ کی طرف چلا جائے گا......“

اس حدیث کو امام حاکم نے بھی ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے۔ البتہ اس کے الفاظ

1 ابن ماجہ، الادب، فضل الحامدین، ح: ۳۸۰۰، ابن حبان: ۲/ ۱۰۴، حاکم: ۱/ ۵۰۳۔ 2 مسند بزار (کشف الاستار) ۴/ ۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہیں:

((وَاٰمُرُكُمَا بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِمَا لَوْ وُضِعَتْ فِيْ كَفَّةٍ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِي الْكَفَّةِ الْاُخْرٰى كَانَتْ اَرْجَحُ مِنْهُمَا وَلَوْ اَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِمَا كَانَتْ حَلَقَةً فَوُضِعَتْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِمَا لَقَصَمَتْهُمَا وَاٰمُرُكُمَا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فَاِنَّهَا صَلَاةُ كُلِّ شَيْءٍ وَبِهَا يُرْزَقُ كُلُّ شَيْءٍ)) ❶

''میں تم دونوں کو لا الہ الا اللہ کہنے کا حکم دیتا ہوں، اگر آسمان وزمین اور جو کچھ ان دونوں میں موجود ہے، ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں، لا الہ الا اللہ کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو یہ ان دونوں سے وزنی ہوگا اور اگر آسمان وزمین اور جو کچھ ان دونوں میں موجود ہے گول دائرے کی شکل میں ہوں اور لا الہ الا اللہ کو ان کے اوپر رکھ دیا جائے تو یہ انہیں چیر کر گزر جائے گا اور میں تمہیں سبحان اللہ وبحمدہ کہنے کا حکم دیتا ہوں۔ یہ الفاظ ہر چیز کی نماز ہے اور انہی کی بدولت ہر چیز کو رزق ملتا ہے۔''

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

((يَا رَبِّ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهٖ وَاَدْعُوْكَ بِهٖ قَالَ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهٖ قَالَ يَا مُوْسٰى لَوْ اَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ فِيْ كَفَّةٍ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كَفَّةٍ مَالَتْ بِهِنَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) ❷

''میرے رب! مجھے ایسا کلمہ سکھا دے جس کے ذریعے میں تجھے یاد کروں

❶ مستدرک حاکم ۱/ ۵۳۹۔ ❷ عمل الیوم واللیلۃ از نسائی ص ۴۸۲، ابن حبان: ۸/ ۳۵، حاکم ۱/ ۵۲۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تجھ سے دعا کروں۔ اللہ نے فرمایا: کہہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ. انہوں نے کہا میرے رب! یہ کلمہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔انہوں نے عرض کیا میرے رب! میں ایسا کلمہ چاہتا ہوں جو میرے ساتھ مخصوص ہو۔ اللہ نے فرمایا: موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں ہوں اور لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرے پلڑے میں تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ان سے بھاری ہو جائے گا۔''

حدیث بطاقہ روایت کرتے ہوئے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰـهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِيْ الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَقَالَ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ فَاِنَّكَ لَا تُظْلَمُ۔ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ)) [1]

''اللہ قیامت کے دن پوری مخلوقات کے سامنے میری امت کے ایک آدمی کو نکالے گا اور اس کے سامنے ننانوے رجسٹر پھیلا دے گا، ہر رجسٹر حد نگاہ

[1] ترمذی، الایمان، ما جاء فیمن یموت وهو یشهد ان لااله الا الله، ح: ۲۶۳۹؛ ابن ماجه، الزهد، ما یرجی من رحمة الله یوم القیامة، ح: ۴۳۰۰؛ صحیح ابن حبان ۱/ ۲۲۴، حاکم ۱/ ۲۵۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچ رہا ہوگا۔ پھر فرمائے گا: کیا تو اس میں سے کسی چیز کا انکار کرسکتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ وہ کہے گا نہیں میرے رب! اللہ فرمائے گا: کیا تیرے پاس عذر ہے؟ وہ کہے گا میرے رب نہیں۔ اللہ فرمائے گا: ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پر ذرہ بھر ظلم نہیں ہوگا۔ ایک کارڈ نکالا جائے گا جس میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَـمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ لکھا ہوگا۔ اللہ فرمائے گا: اپنے (اعمال کے) وزن کے قریب آ۔ وہ کہے گا: میرے رب! ان رجسٹروں کے ساتھ یہ کارڈ کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اللہ فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور کارڈ دوسرے پلڑے میں۔ رجسٹر ابھر کر اوپر اٹھ جائیں گے اور کارڈ بھاری ہو جائے گا۔ اللہ کے نام سے کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی۔“

5 دوزخ سے آزادی: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کا تذکرہ کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ)) [1] ”جس شخص نے یہ شہادت دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اللہ اس کے لیے دوزخ حرام کردے گا۔“

ایک حدیث مبارکہ میں یوں ارشاد ہوا: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)) [2]

کلمہ طیبہ کی برکت سے لوگوں کو جہنم سے نکال لیا جائے گا۔ ارشاد نبوی ہے:

((يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِيْرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ

---

[1] بخاری، العلم، من خص بالعلم قوما دون قوم، ح: ۱۲۹، مسلم، الایمان، الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ قطعا، ح: ۳۲۔ [2] ایضًا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ)) ❶

''جس نے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر خیر (ایمان) ہو تو وہ (ایک نہ ایک دن) دوزخ سے نکال لیا جائے گا، اور جس نے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھلائی ہو، وہ (آخر کار) جہنم سے نکال لیا جائے گا، اور جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور اس کے دل میں ذرے (چھوٹی چیونٹی) برابر نیکی ہو وہ (ایک نہ ایک دن ضرور) دوزخ سے نکلے گا۔''

ایک حدیث میں ''خیر'' کی جگہ ''ایمان'' کا لفظ ہے۔ ❷ ترجمے میں ہم نے اس طرف اشارہ کر دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خیر (بھلائی) سے مراد ایمان ہے۔

❻ **جنت کا وعدہ۔ مغفرت کا ذریعہ:** یعلی بن شداد بیان کرتے ہیں: عبادہ بن صامت کی موجودگی اور تصدیق کے ساتھ میرے باپ شداد بن اوس نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ ہم نبی ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

((هَلْ فِيكُمْ غَرِيبٌ يَعْنِي اَهْلَ الْكِتَابِ قُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ وَقَالَ ارْفَعُوا اَيْدِيَكُمْ وَقُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَرَفَعْنَا اَيْدِيَنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ بَعَثْتَنِي بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَبْشِرُوا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ)) ❸

''کیا تم میں سے کوئی اجنبی آدمی ہے؟ آپ کا مقصد یہ تھا کوئی اہل کتاب۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نہیں۔ پھر آپ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور کہو لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ہم نے پل بھر کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ کا شکر ہے، اے اللہ! تو نے مجھے

❶ بخاری، الایمان، زیادۃ الایمان ونقصانہ، ح: ٤٤ نیز دیکھیے کتاب التوحید، قول اللہ: وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربها ناظرۃ، ح: ٧٤٣٩ اور کلام الرب عزوجل یوم القیامة مع الانبیاء وغیرهم، ح: ٧٥١٠۔ ❷ ایضًا۔ ❸ مسند احمد ٤/ ١٢٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کلمہ دے کر بھیجا اور تُو نے اس کے عوض مجھ سے جنت کا وعدہ کیا۔ تُو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ پھر فرمایا لوگو! تمہیں بشارت ہو اللہ نے تمہیں بخش دیا ہے۔"

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اور بھی بہت سے فضائل احادیث نبویہ میں موجود ہیں۔ اور اس پر مستقل کتب تالیف کی جا چکی ہیں۔ ابن رجب حنبلی نے ایک کتابچہ "کلمة الاخلاص" کے نام سے ترتیب دیا ہے۔ جس میں کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کی فضیلت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں یہ فضیلت اور وزن اس لیے ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار ہے۔ صرف اسی کی عبادت و بندگی کرنے، اس کے حکموں پر چلنے اور اسی سے لو لگانے کا فیصلہ اور معاہدہ ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شرائط

اگر کوئی شخص زبان سے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ بھی پڑھتا ہے اور ساتھ ساتھ اس کے عقیدے اور عمل میں شرک بھی پایا جاتا ہے تو اس کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اقرار کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی کچھ شرائط ہیں جن کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے:

❶ اس کے مفہوم سے واقفیت کہ اللہ کے علاوہ کسی کو معبود برحق نہ سمجھنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ ❶ "جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں۔" فرمان نبوی ہے: ((مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❷ "جو اس حال میں دنیا سے رخصت ہو کہ وہ یہ جانتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

❷ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ پر ایسا پختہ یقین کہ شک کا شائبہ تک باقی نہ رہے، فرمان الٰہی ہے: ﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا ﴾ ❸ "حقیقت میں تو مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے کوئی شک نہیں کیا۔"

---

❶ ٤٧/ محمد: ١٩۔ ❷ مسلم، الایمان، الدليل على من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا ح: ٢٤۔ ❸ ٤٩/ الحجرات: ١٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نبوی ہے: ((اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ)) ❶ ''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو بندہ بغیر شک کے ان دونوں باتوں کی شہادت دیتے ہوئے اللہ سے جا ملے وہ جنت سے روکا نہیں جا سکتا۔''

دوسری حدیث میں آتا ہے: ((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❷

❸ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے تمام تقاضوں کو دل و جان سے قبول کیا جائے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝ ﴾ ❸

''یہ وہ لوگ تھے جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو یہ گھمنڈ میں آ جاتے اور کہا کرتے تھے: کیا ہم ایک شاعر مجنون کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)) ❹

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں (کفار) سے لڑوں حتی کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ جب وہ یہ کرنے لگیں تو انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا

❶ مسلم، الایمان، الدلیل علی من مات علی التوحید دخل الجنۃ، ح: ۲۷۔

❷ ایضًا، ح: ۲۶۔ ❸ ۳۷/ الصافات: ۳۵، ۳۶۔

❹ بخاری، الایمان، فان تابوا واقاموا الصلاۃ وآتوا الزکاۃ فخلوا سبیلھم، ح: ۲۵؛ مسلم، الایمان، الامر بقتال الناس حتی یقولوا لاالہ الا اللہ......

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا، الا یہ کہ وہ کسی اسلامی حد کی زد میں آ جائیں، اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ اعمال (نماز، زکوٰۃ وغیرہ) ضروری ہیں۔

4 جن چیزوں کی لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ رہنمائی کرتا ہو۔ان کے لئے سر تسلیم خم کر دینا۔

ارشاد ربانی ہے:﴿ وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَہٗ ﴾ 1

"اور پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور مطیع بن جاؤ۔"

5 ایسی تصدیق کہ اس کے بعد تکذیب کا کوئی احتمال نہ رہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ۝ ﴾ 2

"کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ "ہم ایمان لائے" اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔ حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں۔ جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں، اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون؟"

ارشاد نبوی ہے:

((مَا مِنْ اَحَدٍ یَّشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ......)) 3

"جو کوئی سچے دل سے یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس کو جہنم پر حرام کر دے گا۔"

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نعلین دے کر بھیجا اور فرمایا:

((فَمَنْ لَقِیْتَ مِنْ وَّرَآءِ ھٰذَا الْحَآئِطِ یَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

1 ۳۹/ الزمر: ۵۴۔ 2 ۲۹/ العنکبوت: ۲، ۳۔

3 بخاری، العلم، فی من خص بالعلم قوما دون قوم کراھیۃ ان لا یفھموا......، ح: ۱۲۹؛ مسلم، الایمان، الدلیل علی من مات علی التوحید دخل الجنۃ قطعا، ح: ۳۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) [1]

''اس باغ کی دیوار کے پیچھے جسے تو ملے اور وہ اللہ کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہو اور اس پر دل سے یقین رکھتا ہو تو اسے جنت کی بشارت دے دو۔''

6 اخلاص، یعنی کسی بھی عمل کو اس طرح خلوص نیت سے کرنا کہ اس میں کسی اور کو دکھانا مقصود نہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَآءَ﴾ [2] ''انہیں تو یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں، اپنے دین کو اس کے لئے خالص کر کے، بالکل یکسو ہو کر۔'' ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ کون مستحق ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابو ہریرۃ! مجھے یقین تھا کہ تجھ سے پہلے کوئی یہ بات مجھ سے نہیں پوچھے گا کیونکہ میں دیکھتا ہوں تو حدیث سننے کی بڑی حرص رکھتا ہے (اب سن لے) سب سے زیادہ میری شفاعت کا حق دار وہ شخص ہوگا جس نے اپنے دل کی گہرائیوں سے لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ کہا ہوگا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ((اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ)) [3] ایک حدیث میں ہے:

((مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ''جس شخص نے خلوص سے لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' [4] جو رضائے الٰہی چاہتے ہوئے لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا قائل ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ جہنم حرام قرار دیتا ہے۔ اسی معنی کی صحیح بخاری میں حدیث ہے: ((لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ)) [5] ''جو محض اللہ کی رضا کے لئے کلمہ طیبہ کا اقرار کرنے والا ہوگا قیامت کے روز اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرما دے گا۔''

7 کلمہ توحید کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنے والے اہل ایمان سے محبت کرنا اور اس

[1] مسلم، الایمان، الدلیل علی من مات علی التوحید......، ح: ۳۵۔

[2] ۹۸/ البینۃ: ۵۔ [3] بخاری، العلم، الحرص علی الحدیث، ح: ۹۹۔

[4] علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

[5] الرقاق، العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللہ، ح: ٦٤٢٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے منکرین سے عداوت رکھنا: ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ ﴾ ❶

''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور اہل ایمان اللہ سے بڑی گہری محبت رکھتے ہیں۔''

حدیث مبارکہ میں ہے:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ)) ❷

''تین خصلتیں جس کسی میں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پا لے گا، ایک تو اللہ اور اس کا رسول اسے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو، دوسرا یہ کہ جس کسی سے محبت کرے وہ صرف اللہ کے لئے کرے۔ تیسرا یہ کہ ہدایت کے بعد کفر کرنا اتنا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالا جانا۔''

اللہ اور اہلِ ایمان کے دشمنوں سے دوستی کرنا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کے تقاضوں کے منافی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان سے دوستی نہ کرو: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ ﴾ ❸. ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ ﴾ ❹. ﴿ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ ﴾ ❺

❶ ۲/ البقرۃ: ۱۶۵۔ ❷ بخاری، الایمان، من کرہ ان یعود فی الکفر کما یکرہ ان یلقی فی النار من الایمان، ح: ۲۱؛ مسلم، الایمان، بیان خصال من اتصف بھن وجد حلاوۃ الایمان، ح: ۴۳۔ ❸ ۶۰/ الممتحنۃ: ۱۔ ❹ ۵/ المائدۃ: ۵۷ نیز دیکھئے آیت ۵۱۔
❺ ۳/ آل عمرٰن: ۲۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مسلمان، مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے تو اسے اللہ سے کچھ تعلق نہیں رہا۔''

8 طاغوتوں اور معبودان باطلہ کا انکار کرے اور اللہ ہی کو برحق الٰہ تسلیم کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا﴾ [1]

''تو جو کوئی طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا۔ اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾ [2]

''ہم ہر امت میں ایک رسول مبعوث کر چکے ہیں (یہ حکم دے کر) کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے کنارہ کش رہو۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ)) [3]

''جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور اس نے اللہ کے علاوہ معبودوں کی تکذیب کی۔ اس کا مال اور خون قابل حرمت ہو گیا اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔''

حدیث مذکور میں ''كَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' کلمہ کے ابتدائی الفاظ لَآ اِلٰهَ کی ہی وضاحت ہے۔

جو شخص لا الہ الا اللہ بھی کہتا رہے اور اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک بھی کرتا رہے وہ جنتی کیا، اسے جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی۔ جنت اس پر حرام ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

---

[1] ٢/ البقرة:٢٥٦۔ [2] ١٦/ النحل: ٣٦۔ [3] مسلم، الایمان، الامر بقتال الناس حتى يقولوا لا اله الا الله محمد رسول الله، ح: ١٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ ربانی ہے:

﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴾ [1]

”جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو اس پر اللہ جنت کو حرام کر چکا۔ اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں (مشرکوں) کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔“

البتہ دنیا میں اسے بھی لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہنے کا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جس طرح کہ منافقین دنیا میں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کی بہت سی برکات سے مستفید ہوتے رہے ہیں۔ کیونکہ زبان سے کلمہ طیبہ کا اقرار کرنے والے کو مسلمان تصور کیا جائے گا اور اسے مسلمانوں جیسے حقوق دیئے جائیں گے۔

دنیا میں کسی کے دل کا حال معلوم نہیں کیا جا سکتا۔ دلوں کی کھوٹ اور نیتوں کی خرابیوں کو جاننے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لہٰذا اس کے ہاں وہی سرخرو ہوگا جو خلوص نیت سے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ پڑھنے والا ہو، تہہ دل سے اس کی تصدیق کرنے والا اور اپنے کردار و عمل سے اس کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہوگا۔ وفقنا الله جميعا۔

www.KitaboSunnat.com

[1] ٥/ المائدة: ٧٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مساجد کی عظمت

مساجد دین اسلام میں ایک عظیم دینی شعار اور درخشاں علامت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ روئے زمین کا سب سے بہتر ٹکڑا ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کا مرکزی مقام اور ہیڈکوارٹر یہی مسجدیں ہیں۔ مسجد سے قلبی لگاؤ اور پابندی کے ساتھ اس کی حاضری ایمان کی نشانی ہے۔ مساجد روزِ اوّل سے رشد و ہدایت، اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور ملی جدوجہد کا مرکز رہی ہیں۔ یہیں سے پیغامِ اسلام ساری دنیا میں نشر ہوتا ہے۔ ملت اسلامیہ کی علمی، ثقافتی اور روحانی قوتوں کا یہی سرچشمہ ہیں۔ یہیں سے امت محمدیہ نے ماضی میں بھی اسلام کا سبق لیا تھا اور آئندہ بھی سب سے بڑا علمی اور ثقافتی مرکز مساجد ہی رہیں گی۔ ان شاءاللہ!

مگر افسوس! مسلمانوں کے ملی انحطاط اور تنزلی سے مساجد بھی متاثر ہوئی ہیں۔ مسجدیں اپنے شرعی مقاصد اور روح سے خالی ہوتی جارہی ہیں۔ دین سے جاہل، دنیوی جاہ وجلال اور ٹھاٹھ باٹھ کے پجاری متولیان کی اجارہ داری کے سبب مساجد کا ماحول بے روح، وحشت ناک اور خستہ ہوتا جارہا ہے۔ جس سے ملت اسلامیہ کی تربیت اور نشوونما پر بھی برا اثر پڑ رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مساجد کا حقیقی مقام اور اصلی حیثیت بحال کی جائے۔

1 مسجد کی تعمیر کا بنیادی مقصد: تعمیرِ مسجد کا اولین مقصد اللہ رب العالمین کی عبادت ہے۔ اسی کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا۔ گویا انسان کے مقصدِ حیات کی تکمیل کے لئے مسجد معرضِ وجود میں لائی جاتی ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۟ۙ﴾ [1]

”اور بلاشبہ مساجد اللہ کے لئے ہیں۔ لہٰذا تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو۔“

اسی غرض کے لئے بیت اللہ کی تعمیر کی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝﴾ [2]

---

[1] ٧٢/ الجن: ١٨۔ [2] ٢٢/ الحج: ٢٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جب ہم نے ابراہیم کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کر دی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف، قیام اور رکوع کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا۔''

2 ذکر الٰہی اور مساجد: بعض آیات کریمہ میں ذکر کی نسبت مساجد کی طرف کی گئی ہے، کہ جس میں عبادت اور اطاعت الٰہی کی بہت سی صورتیں شامل ہیں۔ قرآن کریم میں ہے:
﴿وَّمَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًا﴾ 1 ''اور مساجد (بھی ڈھادی جاتیں) جہاں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے۔'' دوسری جگہ فرمایا: ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا﴾ 2 ''اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟ جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے ذکر کیے جانے کو روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے۔''
ایک اور جگہ فرمایا: ﴿فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ﴾ 3 ''ان گھروں (مساجد) میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ نے حکم دیا ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ)) 4

''جو لوگ بھی اللہ عزوجل کو یاد کرنے کے لیے بیٹھیں ان کو فرشتے گھیرے میں لے لیتے ہیں، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ اور ان پر تسکین (اطمینان اور دل کی خوشی) اترتی ہے اور اللہ فرشتوں میں ان کا تذکرہ کرتا ہے۔''

ایک حدیث میں مسجد میں بیٹھنے کا تذکرہ ہے اور اس میں یُبَاهِیْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ ''اللہ فرشتوں کے سامنے تمہاری فضیلت بیان کرتا ہے۔'' کے الفاظ آتے ہیں 5 جبکہ ایک اور حدیث میں ((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ......)) (جو لوگ اللہ کے کسی

1 ٢٢/ الحج: ٤٠۔ 2 ٢/ البقرة: ١١٤۔ 3 ٢٤/ النور: ٣٦۔ 4 مسلم، الذكر والدعاء، فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ح: ٢٧٠٠۔ 5 ایضًا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر میں بیٹھتے ہیں......) کے الفاظ موجود ہیں۔ ❶

❸ **محبوب ترین جگہ:** اللہ کو تمام جگہوں سے مساجد زیادہ محبوب ہیں۔ ارشاد نبوی ہے:

((اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا)) ❷

''جگہوں میں اللہ کے نزدیک سب سے پیاری جگہ مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہ اللہ کے نزدیک بازار ہیں۔''

بازاروں میں شیاطین کا جھنڈا لہرا رہا ہوتا ہے، فسق و فجور کا زور رہتا ہے۔ حرص، جھوٹ، جھوٹی قسمیں، لین دین میں ہیرا پھیری اور فریب کاری کا دور دورہ ہوتا ہے جبکہ مساجد میں ذکر اللہ، خشیت الٰہی، نماز اور زہد و عبادت کا چرچا رہتا ہے۔

❹ **ایمان کا سرٹیفکیٹ:** مسجد کی خبر گیری اور اس کی تعمیر و ترقی کے لیے کوشاں رہنے والے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ))

''جب تم کسی آدمی کو بار بار مسجد جاتے اور آتے دیکھو تو اس کے مومن ہونے کی شہادت دو۔'' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ۝۱۸ ﴾ ❸

''اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہوں۔ نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہوں اور اللہ کے سوا کسی سے ڈرتے نہ ہوں۔ توقع ہے کہ یہی لوگ یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔'' ❹

آباد کرنے اور خبر گیری کرنے میں مساجد کی تعمیر کرنا، ان کو صاف ستھرا رکھنا، معطر کرنا، ان میں روشنی، پانی اور گیس کا انتظام کرنا (بلوں کی ادائیگی کرنا)، ان کی مرمت وغیرہ

---

❶ ايضًا، ح: ٢٦٩٩؛ ابو داود، الوتر، فى ثواب قراءة القرآن، ح: ١٤٥٥۔

❷ مسلم، المساجد، فضل الجلوس فى مصلاه بعد الصبح وفضل المساجد، ح: ٦٧١۔

❸ ٩/ التوبة: ١٨۔ ❹ ترمذى، تفسير سورة التوبة: ١٨ ح: ٣٠٩٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا خیال رکھنا، نیز مسجد کے راستوں کو سہل الوصول بنانا شامل ہے۔

مساجد کی حقیقی آبادی اور خبر گیری یہ ہے کہ ان میں بروقت اذان ہو اور نماز پنجگانہ اوقات مقررہ پر بلکہ افضل وقت میں باجماعت ادا کی جائے۔ نہ کہ یہ صورتِ حال کہ۔

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے

من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں سے نمازی بن نہ سکا

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ مسجدوں پر فخر کریں گے مگر ان کو آباد کم رکھیں گے۔ ❶

❺ ''میرا گھر'' ہاؤسنگ سکیم: بہت سی احادیث مبارکہ میں مساجد تعمیر کرنے کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں، جو شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بناتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ)) ❷ ''جو شخص اللہ (کی رضا) کے لئے مسجد بنائے تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر ویسا ہی بنائے گا۔'' ایک اور حدیث میں ہے: ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ، بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ)) ❸ ''جو شخص اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مسجد بنائے تو اللہ ویسا ہی گھر اس کے لئے جنت میں بنائے گا۔''

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لَا يُرِيْدُ بِهٖ رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) ❹

''جس نے کوئی مسجد بنائی، اس کا مقصود ریا کاری اور نمود و نمائش نہ ہو، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔''

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ مسجد بنانے کی غرض رضائے الٰہی کا حصول ہونا چاہیے۔ خلوص کا ہونا شرط ہے ورنہ ریا کاری سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ''يُصَلّٰى فِيْهِ'' (جس میں نماز پڑھی جاتی ہے) جبکہ دوسری حدیث میں يُذْكَرُ فِيْهِ (جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے) کے الفاظ آتے ہیں۔ مسند احمد اور

❶ بخاری، الصلاة، بنیان المسجد، قبل از حدیث: ٤٤٦۔

❷ مسلم، المساجد، فضل بناء المساجد والحث علیها، ح: ٥٣٣۔

❸ بخاری، الصلاة، من بنی مسجدا، ح: ٤٥٠۔ ❹ صحیح الترغیب: ٢٧٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبرانی کی ایک حدیث میں ہے: ((مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا یُصَلّٰی فِیْهِ بَنَی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ اَفْضَلَ مِنْهُ)) ❶ ''جس نے ایسی مسجد بنائی جس میں نماز پڑھی جاتی ہو، اس کے لئے اللہ جنت میں اس سے بھی عالیشان گھر بناتا ہے۔'' ایک حدیث میں ہے:

((مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا یُذْکَرُ فِیْهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ)) ❷

''جس کسی نے مسجد بنائی کہ جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔''

یہ گھر کیسا ہوگا؟ مِثْلَهٗ (اس جیسا) کے الفاظ پیچھے گزر چکے ہیں۔ پچھلے پیراگراف میں حدیث کے الفاظ اَفْضَلَ مِنْهُ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ گھر اس گھر سے (جو اس نے بنایا ہے) زیادہ اعلیٰ ہوگا۔ جبکہ ایک حدیث میں اَوْسَعَ مِنْهُ (اس مسجد سے زیادہ وسیع) کے الفاظ آتے ہیں: ((مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ اَوْسَعَ مِنْهُ)) ❸

''جس کسی نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد تعمیر کی، اللہ اس کے لئے جنت میں اس مسجد سے بھی زیادہ وسیع گھر تعمیر فرماتا ہے۔''

مِثْلَهٗ (اس جیسا)، اَفْضَلَ مِنْهُ (اس سے بہتر) اور اَوْسَعَ مِنْهُ (اس سے زیادہ کھلا) کے الفاظ جَزَآء مِنْ جِنْسِ العمل کو بیان کرنے کے لیے ہیں یعنی اس کو بدلہ بھی اسی نوعیت کا دیا جائے گا نہ کہ مقابلتاً اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ جنت کی ایک بالشت جگہ بھی دنیا و مافیھا سے بدرجہا بہتر ہے تو جنت کے گھر کی کیفیت، حسن و جمال اور شان و شوکت کے کیا ہی کہنے!

یہ بھی ضروری نہیں کہ بہت بڑی مسجد ہی تعمیر کریں تو تب یہ فضیلت حاصل ہوگی، مسجد خواہ چھوٹی بھی ہو تب بھی اللہ رحیم و کریم اسی اجر و ثواب سے نوازتے ہیں حتی کہ ایک حدیث میں تو یہ ہے کہ جو شخص قِطًا (کبوتر کی طرح کا ایک پرندہ) کے گھونسلے کے برابر بھی مسجد تعمیر کرتا ہے، اس کے لئے بھی جنت میں گھر کی بشارت ہے۔ حدیث میں ہے:

((مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا قَدْرَ مَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ)) ❹

---

❶ صحیح الترغیب: ۲۷۱۔ ❷ مسند احمد ٤/ ١١٣۔

❸ صحیح الترغیب: ۲۷۰۔ ❹ صحیح الترغیب: ۲۵۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو قطا کے آشیانے کے بقدر بھی مسجد بنائے گا۔ اللہ اس کے لئے (بھی) جنت میں گھر بنائے گا۔'' مسند احمد میں فرمانِ نبوی ہے: ((مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ لِبَيْضِهَا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) [1] ''جس کسی نے مسجد تعمیر کی اگر چہ اسی قدر ہی ہو جس قدر قطا انڈے دینے کے لئے گھونسلا بناتا ہے، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔'' ایک حدیث میں تو اس سے بھی چھوٹی مسجد پر جنت میں گھر کی بشارت سنائی گئی ہے۔ حدیث نبوی ہے: ((مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ اَوْ اَصْغَرَ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) [2] ''جو کوئی اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنائے اگر چہ وہ قطا کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو؟ اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔''

علماء کی ایک کثیر تعداد نے آشیانے کے ذکر کو مبالغہ پر محمول کیا ہے کیونکہ گھونسلے کی جگہ تو اتنی بھی نہیں ہوتی کہ ایک شخص بھی اس قدر جگہ پر نماز ادا کر سکے۔ گھونسلے کا تذکرہ برائے مبالغہ ہونے کی تائید مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے جس میں اَوْ اَصْغَرَ (یا اس سے بھی چھوٹی) کے الفاظ موجود ہیں۔

اگر اس حدیث کا ظاہری معنی اور مفہوم بھی مراد لیا جائے تو بھی کوئی اشکال نہیں کہ کہیں مسجد میں اتنی ہی ضرورت تھی تو وہ پوری کر دی گئی یا چند افراد یا پوری جماعت مل کر ایک مسجد تعمیر کرتی ہے تو یہ ہر ایک کے حصہ میں پوری مسجد سے اتنی ہی جگہ کا تعمیر کرنا آیا کہ جس قدر قطا کا گھونسلہ ہوتا ہے، تب بھی اللہ کریم اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

جنت میں گھر ملنے کا واضح مطلب جنت کی ضمانت ہے کیونکہ وہی اس گھر میں داخل ہوگا جو جنت میں جائے گا۔ بالفاظ دیگر یہ کہا جا رہا ہے جو اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائے گا وہ جنت میں جائے گا۔ وفقنا الله!

6 تعمیر مسجد میں تعاون: نبی اکرم ﷺ مہاجر بن کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے، مدینہ میں آپ ﷺ نے مسجد بنانے کا حکم دیا تو بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا، ان سے فرمایا:

((ثَامِنُوْنِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا)) [3] ''تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے چکا لو!''

---

[1] صحیح الترغیب: ۱۱۲۹۔ [2] ابن ماجہ: ۷۳۸، نیز دیکھیے صحیح الجامع: ۲۱۶۸۔

[3] بخاری، الصلاۃ، ھل ینبش قبور مشرکی الجاھلیۃ ویتخذ مکانھا مساجد، ح: ۴۲۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے عرض کیا: لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ [1] ”نہیں! اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت اللہ سے ہی لیں گے...... جب مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو صحابہ شعر پڑھ پڑھ کر (بڑے جوش وخروش اور ولولے کے ساتھ) پتھر ڈھو رہے تھے۔ نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرَ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

”فائدہ جو کچھ کہ ہے آخرت کا فائدہ ہے۔ اللہ! انصار ومہاجرین کو بخش دے۔“

مذکورہ حدیث نبوی سے معلوم ہوا کہ مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نبی ﷺ کی خیر وبرکت بھری دعاؤں کے مستحق ہیں۔

7 صدقہ جاریہ: مسجد تعمیر کرنا یا اس کی تعمیر میں حصہ ڈالنا صدقہ جاریہ ہے۔ آدمی کی وفات کے بعد بھی اس کا اجر وثواب اسے ملتا رہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهَرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ يَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ)) [2]

”مومن آدمی کے مرنے کے بعد جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب ملتا رہتا ہے اس میں وہ علم ہے جو اس نے لوگوں کو سکھلایا اور پھیلایا، نیک اولاد ہے جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑی، قرآن کی تعلیم ہے جو اس نے لوگوں کو دی، مسجد ہے جو تعمیر کرائی، مسافر خانہ ہے جو بنوایا اور وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنے مال سے بحالت صحت اپنی زندگی میں نکالا۔ ان سب اعمال کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔“

8 مسجد کی صفائی: رسول اللہ ﷺ نے مساجد کو پاک صاف رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ((اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ

[1] ایضاً۔ [2] صحیح سنن ابن ماجة، السنة، ثواب معلم الناس الخیر، ج ۱، ح: ۱۹۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْ تُنَظَّفَ وَاَنْ تُطَيَّبَ)) ❶ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں محلوں میں مساجد بنانے کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ انہیں پاک صاف رکھا جائے اور انہیں خوشبو سے معطر کیا جائے۔''

ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا:

﴿ وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴾ ❷

''میرے گھر کو طواف، قیام، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک و صاف رکھنا۔''

دوسری جگہ آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام دونوں کو حکم دیا:

﴿ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴾ ❸

''ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔'' بعض احادیث سے مسجد کی صفائی کا اہتمام کرنے والے کے مقام و مرتبے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، اس کی وفات ہوگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب اس کو غائب پایا تو) اس کے بارے میں لوگوں سے دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس کی وفات ہوگئی ہے (انہوں نے اس کو معمولی خیال کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے بغیر دفنا دیا، مزید برآں اس کی وفات رات کو ہوئی تھی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے آرام کرنا مناسب نہیں سمجھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہ خبر دی! چلو اب اس کی قبر بتاؤ: ((فَصَلّٰى عَلَيْهَا)) ❹ ''اور اس پر نماز جنازہ پڑھی۔''

اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ مساجد کی صفائی کرنے والے معمولی لوگ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُوْرُ أُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةِ

❶ ابو داود، الصلوٰة، اتخاذ المساجد فی الدور، ح: ٤٥٥، صحیح ابی داود: ٤٣٦، ترمذی، الصلوٰة، ما ذکر فی تطییب المساجد، ح: ٥٩٤، صحیح ترمذی: ٤٨٧، ابن ماجه، المساجد، تطهیر المساجد وتطییبها، ح: ٧٥٨۔ ❷ ٢٢/ الحج: ٢٦۔ ❸ ٢/ البقرة: ١٢٥۔

❹ بخاری، الصلاة، کنس المسجد والتقاط الخرق والقذی والعیدان، ح: ٤٥٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ)) ❶ ''مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کیے گئے حتی کہ آدمی کا مسجد سے تنکا (وغیرہ) نکالنے کا عمل بھی پیش کیا گیا۔'' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کی صفائی کرنے کا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک نظر انداز نہیں کیا جاتا۔

سابقہ امتوں میں اللہ کے گھروں کی تکریم و تعظیم کے لیے خدمت گار مقرر کیے جاتے تھے حتی کہ بعض نے تو اپنی اولاد کو اس خدمت کے لیے اللہ کی نذر کر دیا تھا جیسا کہ عمران کی بیوی نے اللہ کے نام کی نذر مانی تھی: ﴿رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا﴾ ❷ ''میرے رب! جو میرے پیٹ میں ہے میں اسے آزاد کر کے تیری نذر کر چکی ہوں۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

((نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا :لِلْمَسْجِدِ یَخْدُمُهُ)) ❸

''میں نے اپنے پیٹ کا بچہ تیری نذر کیا محرر کر کے تا کہ مسجد کی خدمت کرے۔''

❾ **جنت کا مہمان:** ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ)) ❹

''جو کوئی صبح و شام (دن رات) مسجد کو (نماز کے لیے) جائے۔ وہ جب صبح و شام کو جائے گا اللہ جنت میں اس کی مہمانی کا سامان کرے گا۔''

مساجد سے وابستہ رہنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان قرار پاتے ہیں۔

❿ **بلند درجات:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُهُ اِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ)) ❺

---

❶ ابو داود، الصلاة، كنس المسجد، ح: ٤٦١؛ ترمذی، فضائل القرآن، لم ارذنبا اعظم من سورة اوتیها رجل ثم نسیها، ح: ٢٩١٦، صححه ابن خزیمة، ح: ١٢٩٧۔

❷ ٣/ آل عمرٰن: ٣٥۔ ❸ بخاری، الصلاة، الخدم للمسجد، قبل از، ح: ٤٦٠۔

❹ بخاری، الاذان، فضل من غدا الی المسجد ومن راح، ح: ٦٦٢، مسلم، المساجد، المشی الی الصلاة تمحی به الخطایا وترفع به الدرجات، ح: ٦٦٩۔

❺ بخاری، الاذان، فضل صلاة الجماعة، ح: ٦٤٧

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں جانے کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور صرف نماز ہی کی نیت سے نکلتا ہے تو جو قدم بھی رکھتا ہے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔''

دوسری حدیث میں ہے:

((فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ)) [1]

''تم میں سے جب کوئی اچھی طرح وضو کرے اور مسجد میں نماز ہی کے قصد سے جائے تو مسجد میں پہنچنے تک ہر قدم پر اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور اس کا ایک گناہ معاف کر دے گا۔''

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَضٰى إِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطُوَاتُهُ إِحْدَاهَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً)) [2]

''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرتا ہے پھر اللہ کے گھروں (ان مساجد) سے کسی گھر (مسجد) کی طرف چل پڑتا ہے تا کہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ فرائض میں سے ایک فریضہ (نماز) ادا کرے تو اس کے ایک قدم کے بدلے اس کا ایک گناہ مٹایا جاتا ہے اور دوسرے کے بدلے ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔''

11 قدم قدم پر رحمتیں نفس نفس پر برکتیں: بنو سلمہ کے گھر مسجد سے دور تھے، انہوں نے چاہا کہ اپنے گھروں کو فروخت کر کے مسجد کے قریب گھر لے لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: ((يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ

---

[1] ایضاً، الصلاة، الصلاة فی مسجد السوق، ح: ٤٧٧۔

[2] مسلم، المساجد، المشی الی الصلاة تمحی به الخطایا وترفع به الدرجات، ح: ٦٦٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَثَــارُكُـمْ)) ❶ ''بنوسلمہ اپنے گھروں میں ہی (رہائش پذیر) رہو! تمہارے قدموں کے نشانات بھی شمار کیے جاتے ہیں، تمہارے پیروں کا اجر بھی لکھا جاتا ہے''۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ((يَـا بَنِي سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ)) ❷ ''بنوسلمہ! کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے ہو؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلَاةِ اَبْعَدُهُمْ اِلَيْهَا مَمْشًى فَاَبْعَدُهُمْ)) ❸ ''نماز کا سب سے زیادہ اجر اسے دیا جاتا ہے جسے نماز کے لیے زیادہ چلنا پڑتا ہے۔'' تو معلوم ہوا کہ نماز کے لیے مسجد آتے ہوئے نمازی کا ایک ایک قدم اس کے نامہ اعمال میں نیکی شمار کیا جاتا ہے۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی تھا میں نہیں سمجھتا کہ کوئی مسجد سے اس سے بھی زیادہ فاصلے پر رہتا ہوگا۔ اس کی کوئی نماز نہیں چھوٹتی تھی، اس سے کہا گیا اگر آپ گدھا خرید لیں اور اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر چلے جایا کریں۔ اس نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد سے قریب ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف جانا اور مسجد سے گھر آنا میرے نامہ اعمال میں درج کیا جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ)) ❹ ''اللہ نے تیرے لیے یہ سارا کچھ جمع کر دیا ہے۔''

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ صحابی کتنے اہتمام اور شوق کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے حاضر ہوتا ہے۔ وہ گرمی کی پروا کرتا ہے نہ اندھیرے کی اور نہ گھر کی دوری کی۔ ہم بھی اپنے کردار کا جائزہ لیں۔ ہمارا گھر اگر مسجد سے تھوڑا سا دور ہو تو مسجد میں آنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتے۔ بلکہ بعض تو مسجد کے ہمسائے ہونے کے باوجود بھی مسجد میں حاضری سے محروم ہی رہتے ہیں۔

❶ بخاری، الاذان، احتساب الاثار، ح: ٦٥٥؛ مسلم، المساجد، فضل كثرة الخطا الى المساجد، ح: ٦٦٥۔ ❷ بخاری، الاذان، احتساب الاثار، ح: ٦٥٥۔

❸ بخاری، الاذان، فضل صلاة الفجر فی جماعة، ح: ٦٥١، مسلم، الصلاة، فضل كثرة الخطا الى المساجد، ح: ٦٦٢۔

❹ مسلم، المساجد، فضل كثرة الخطا الى المساجد، ح: ٦٦٣

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑫ مسجد میں نماز کے انتظار کی فضیلت: مسجد میں نماز کا انتظار کرنا بہت بڑی خیر و برکت کا باعث ہے۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ مَالَمْ يُحْدِثْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ لَايَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَادَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلَاةُ)) ❶

''تم میں سے کوئی جب تک اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے، یوں کہتے رہتے ہیں: یا اللہ اس کو بخش دے! یا اللہ اس پر رحم کر، اور تم میں سے کوئی جب تک نماز کے لیے رکا رہے تو گویا نماز ہی میں ہے بشرطیکہ اس کو اپنے گھر لوٹ جانے سے نماز کے سوا اور چیز نہ روکتی ہو۔''

ایک حدیث میں اس کے لیے فرشتوں کی یہ دعا ذکر کی گئی ہے: ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَالَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَالَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ)) ❷ ''اللہ! اس پر رحم فرما! اللہ! اسے بخش دے! اللہ! اس کی توبہ قبول فرما! جب تک وہ بے وضو ہو کر فرشتوں کو ایذا نہ دے۔'' مساجد میں دل لگانے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔ارشاد نبوی ہے: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ: اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ......)) ❸ ''سات آدمیوں کو اللہ (قیامت کے دن) اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ملے گا۔ایک تو انصاف کرنے والا حاکم، دوسرے وہ جوان جو جوانی کی امنگ سے رب کی عبادت میں رہا تیسرے وہ جس کا دل مسجد میں لگا رہا......''

ان مذکورہ احادیث کی روشنی میں ہمیں مطلوبہ طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے تاکہ ہم

---

❶ بخاری، الاذان، من جلس فی المسجد ینتظر الصلاة وفضل المساجد، ح: ٦٥٩۔

❷ بخاری، الصلاة، الصلوة فی مسجد السوق، ح: ٤٧٧؛ مسلم، الصلاة، فضل الجماعة وانتظار الصلاة، ح: ٦٤٩۔ ❸ بخاری، الاذان، من جلس فی المسجد ینتظر الصلاة و فضل المساجد، ح: ٦٦٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے مستحق ہوں۔ ہمیں اپنی اصلاح کر لینی چاہیے، خاص کر وہ لوگ اپنے طرزِ عمل کا جائزہ لیں جن کو مسجد میں اگر تھوڑی دیر رکنا پڑ جائے تو تنگ پڑ جاتے ہیں۔ شاید ان کا دھیان اس طرف نہیں جاتا کہ وہ نماز کے انتظار سے کتنی بڑی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہوتے ہیں۔

⑬ **دائیں پاؤں کو مسجد میں پہلے داخل کرنا باعث فضیلت ہے:** اکثر کاموں کو دائیں طرف سے شروع کرنا پسندیدہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ: فِي طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ)) [1] ''نبی ﷺ ہر کام حسب استطاعت دائیں طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے: وضو میں، کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں''۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں جاتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھتے جب نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں نکالتے۔ [2] امام حاکم رحمہ اللہ نے انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب تو مسجد میں جانے لگے تو سنت یہ ہے کہ پہلے دایاں پاؤں رکھے اور جب نکلنے لگے تو پہلے بایاں پاؤں نکالے۔ [3]

⑭ **رب کی رحمت کے در کھلتے ہیں:** مسجد میں داخل ہونے والے کو نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ کہے: ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) [4] ''اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' بعض احادیث میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) [5] ''اللہ کے نام سے، اور سلام ہو رسول اللہ پر۔ اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے در کھول دے۔''

اس کے علاوہ دیگر دعائیں بھی بعض احادیث میں ملتی ہیں۔

[1] بخاري، الصلاة، التيمن في دخول المسجد وغيره، ح: ٤٢٦۔ [2] باب ايضًا۔

[3] بحواله تيسير الباري ١/ ٣٠٠۔ [4] مسلم، صلاة المسافرين، مايقول اذا دخل المسجد، ح: ٧١٣۔ [5] ابن ماجة، المساجد، الدعاء عند دخول المسجد، ح: ٧٧١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15 **الٰہی فضل کے طالب:** نبی ﷺ نے فرمایا:

اور جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلے تو یہ دعا مانگے: ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) 1 ''اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوالی ہوں!'' خیر و برکت اور رحمت کی مذکورہ بالا اور دیگر دعائیں مانگنے میں کوتاہی اور لاپروائی نہیں کرنی چاہیے۔

16 **تحیۃ المسجد کی عظمت:** جب انسان مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا کرلے۔ ارشاد نبوی ہے: ((اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ)) 2 حتی کہ اگر امام خطبہ بھی دے رہا ہو تو تب بھی دو رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھنا چاہیے جیسے کہ آپ ﷺ نے ایک صحابی کو دوران خطبہ میں دو رکعت پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں گیا، رسول اللہ ﷺ لوگوں میں تشریف فرما تھے تو میں بھی بیٹھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم نے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں ادا نہیں کیں؟ تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ کو بیٹھے دیکھا اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے لہٰذا میں بھی بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ)) 3

''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو تب تک نہ بیٹھے جب تک وہ دو رکعتیں (تحیۃ المسجد) نہ پڑھ لے۔''

مذکورہ بالا احادیث سے تحیۃ المسجد کی فضیلت کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مسجد میں آتے ہی بیٹھ جانا اور پھر کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنا درست نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لی جائیں۔

---

1 مسلم، ایضاً۔ 2 بخاری، الصلوة، اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین، ح: ٤٤٤، مسلم، صلاة المسافرین، استحباب تحیة المسجد برکعتین، ح: ٧١٤۔

3 بخاری، الصلاة، اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین، ح: ٤٤٤، مسلم، صلاة المسافرین، استحباب تحیة المسجد برکعتین و کراهة الجلوس قبل صلاتهما وانها مشروعة فی جمیع الاوقات، ح: ٧١٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مساجد ثلاثہ اور مسجد قبا کی عظمت

قرآن و حدیث میں مساجدِ ثلاثہ (مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ) کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اس قدر فضیلت کسی اور مسجد کو حاصل نہیں۔ ان کی عظمت اور برکت کے پیش نظر ان کی زیارت اور ان کی طرف سفر مشروع قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَۃِ مَسَاجِدَ: اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا)) [1] ''تین مساجد کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف (بغرض تقرب) سفر نہ کیا جائے، ایک مسجد حرام، دوسری مسجد اقصیٰ اور تیسری میری یہ مسجد (مسجد نبوی)۔'' ان تین جگہوں کے علاوہ زمین کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں جس کو یہ فضیلت حاصل ہو کہ اس کی عظمت کے پیش نظر اس کی طرف سفر اختیار کیا جائے۔

[1] **مسجد حرام کی فضیلت:** مسجد حرام دنیا کی سب سے پہلی مسجد ہے۔ [2] اس کا احترام خیر و برکت کا باعث ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ ﴾ [3]

''یہی حکم ہے اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اس کے لیے اس کے رب کے پاس بہتری ہے۔'' مسجد حرام کے احترام کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس لڑائی کرنے سے منع کیا ہے۔ الا یہ کہ کفار باز نہ آئیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تُقٰتِلُوْھُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ ﴾ [4]

''اور مسجد حرام کے پاس ان سے لڑائی نہ کرو جب تک کہ وہ خود تم سے نہ لڑیں۔''

---

[1] بخاری، فضل الصلوۃ فی مسجد مکۃ والمدینہ، فضل الصلوۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، ح: ۱۱۸۹، مسلم، الحج، فضل المساجد الثلاثۃ، ح: ۱۳۹۷، ابو داود، المناسک فی اتیان المدینۃ، ح: ۲۰۳۳، ابن ماجۃ: ۱۴۰۹۔ [2] نسائی، المساجد، ذکر ای مسجد وضع اولا۔

[3] ۲۲/ الحج: ۳۰۔ [4] ۲/ البقرۃ: ۱۹۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد حرام کے پاس کیے گئے معاہدوں کی بطور خاص پاسداری کرنے کا حکم دیا گیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾ [1]

''مشرکوں کا عہد اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کیسے رہ سکتا ہے سوائے ان کے جن سے تم نے عہد و پیماں مسجد حرام کے پاس کیا ہے، جب تک وہ لوگ تم سے معاہدہ نبھائیں تم بھی قائم رہو، اللہ متقیوں سے محبت رکھتا ہے۔''

مسجد حرام میں (بلکہ پورے حرم میں) مشرکین کے داخلے پر پابندی ہے کیونکہ وہ ناپاک ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ ﴾ [2]

''ایمان والو! بے شک مشرک بالکل ہی ناپاک ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں۔''

مسجد حرام سے لوگوں کو روکنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ ۢبِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۤ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ ﴾ [3]

''اور اللہ کی راہ سے روکنا، اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔''

مسجد حرام سے لوگوں کو روکنا اور اس کی بے حرمتی عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[1] ۹/ التوبۃ: ۷۔ [2] ایضًا: ۲۸۔ [3] ۲/ البقرۃ: ۲۱۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ ﴾ [1]

''اوران میں کیا بات ہے کہ ان کو اللہ سزا نہ دے، حالانکہ وہ لوگ مسجد حرام سے روکتے ہیں جبکہ وہ لوگ اس مسجد کے متولی نہیں۔ اس کے متولی تو صرف متقی ہیں لیکن ان میں اکثر لوگ علم نہیں رکھتے اوران کی نماز کعبہ کے پاس صرف سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا تھی، سو اپنے کفر کے سبب اس عذاب کا مزہ چکھو۔''

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ ﴾ [2]

''جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکنے لگے اور اس حرمت والی مسجد سے بھی جسے ہم نے تمام لوگوں کے لیے مساوی کردیا ہے، وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے۔''

مسجد حرام کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی حدود میں کسی گناہ کا محض ارادہ کرنا بھی قابل مؤاخذہ جرم ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ ۢبِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ ﴾ [3]

''اور جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔''

حج وعمرہ کرنے کی غرض سے جانے والے ہر مسلمان کو اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ جیسے مسجد حرام میں نیکی کرنے کا اجر وثواب بیش بہا ہے۔ اسی طرح اس کی حدود میں گناہ

[1] ۸/ الانفال: ۳۴۔۳۵۔ [2] ۲۲/ الحج: ۲۵۔ [3] ۲۲/ الحج: ۲۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے بلکہ گناہ کا ارادہ کرنے کی سزا بھی بڑی سخت ہے۔ اور یہ سزا جسے اللہ تعالیٰ نے ''عذاب الیم'' کہا ہے، دنیا میں ہی انسان کو مل جاتی ہے، لہٰذا حدود حرم میں گناہ سے اجتناب اور ظلم وزیادتی سے پرہیز کرنا از حد ضروری ہے۔

مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا اجر وثواب زمین کی تمام مساجد سے زیادہ ہے، کس قدر زیادہ ہے؟ ارشاد نبوی ہے: ((وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ)) 1 ''مسجد حرام کی ایک نماز ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔''

ایک حدیث میں ہے: ((وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِي مَسْجِدِي)) 2 ''مسجد حرام کی ایک نماز مسجد نبوی کی سو نمازوں سے افضل ہے۔''

2 **مسجد اقصیٰ کی فضیلت:** مسجد اقصیٰ اہلِ اسلام کا قبلہ اول ہے (کہ جس کی آزادی مسلمانوں کے ذمے قرض ہے) یہ بہت سے جلیل القدر انبیاء سیدنا موسیٰ، سیدنا داؤد اور سیدنا سلیمان علیہم السلام کی یادگار، نبی اکرم ﷺ کی معراج کی پہلی منزل اور نشانات الٰہیہ کا مرکز ہے جس کے بارے میں خالق ارض وسماء نے فرمایا:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ 3

''پاک ہے وہ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں، یقیناً اللہ ہی خوب سننے والا دیکھنے والا ہے۔''

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد اقصیٰ میں پڑھی ہوئی نماز دیگر عام مساجد میں پڑھی گئی پانچ سو نمازوں سے بھی افضل ہے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((فَضْلُ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَلٰى غَيْرِهٖ مِائَةَ أَلْفِ صَلَاةٍ وَفِي

1 مسند احمد ۳/ ۳۴۳، ابن ماجه، اقامة الصلاة والسنة فيها ما جاء فی فضل الصلاة فی المسجد الحرام ومسجد النبی ﷺ۔ 2 مسند احمد۔ 3 ۱۷/ الاسراء: ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسْجِدِیْ اَلْفُ صَلَاۃٍ وَفِیْ مَسْجِدِ بَیْتِ الْمَقْدِسِ خَمْسُ مِائَۃِ صَلَاۃٍ)) ❶

''مسجد حرام کی نماز باقی مساجد کی نماز سے ایک لاکھ درجہ فضیلت رکھتی ہے اور میری مسجد کی نماز ہزار (درجہ) اور مسجد اقصیٰ کی نماز پانچ سو (درجہ)''

بلکہ بعض احادیث میں ہے کہ مسجد اقصیٰ میں ایک نماز ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ ❷

حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرنے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمَّا فَرَغَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ مِنْ بِنَاءِ بَیْتِ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ حُکْمًا یُصَادِفُ حُکْمَہٗ وَمُلْکًا لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ وَاَنَّہٗ لَایَاْتِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدَ اَحَدٌ لَا یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلَاۃَ فِیْہِ اِلَّا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَمَّا اثْنَتَانِ فَقَدْ اُعْطِیَہُمَا وَاَرْجُوْ اَنْ یَکُوْنَ قَدْ اُعْطِیَ الثَّالِثَۃَ)) ❸

''جب سلیمان بن داود علیہما السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ عزوجل سے تین چیزیں مانگیں، ایسا فیصلہ جو اللہ کے فیصلے کے مطابق ہو، ایسی حکومت جو ان کے بعد کسی کو نہ ملے اور اس مسجد (مسجد اقصیٰ) میں نماز کے لیے جو شخص آئے اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے جیسے اس دن تھا جس دن اسے اس کی ماں نے جنا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو چیزیں تو انہیں مل چکی ہیں، میرا خیال ہے کہ تیسری بھی انہیں مل گئی ہوگی۔''

❸ **مسجد نبوی کی فضیلت:** مسجد نبوی آخری نبی کی آخری مسجد ہے، اس کی فضیلت دنیا کی تمام مساجد (سوائے مسجد حرام) سے زیادہ ہے، مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک ہزار

---

❶ مسند بزار (کشف الاستار) ۱/ ۲۱۳۔

❷ ابن ماجۃ، اقامۃ الصلاۃ، ماجاء فی الصلوۃ فی مسجد بیت المقدس، ح: ۱۴۰۷۔

❸ مسند احمد ۲/ ۱۷۶، نسائی، المساجد، فضل المسجد الاقصیٰ والصلاۃ فیہ، ابن ماجہ، اقامۃ الصلاۃ، ماجاء فی مسجد بیت المقدس، ح: ۱۴۰۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازوں سے بھی زیادہ ملتا ہے۔ مسجد نبوی کی ایک نماز باقی مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے بعض میں ''خیر'' (زیادہ بہتر) کے الفاظ بھی ملتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)) 1 ایک اور حدیث نبوی ہے: ((صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ)) 2 ''انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَنْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِيْ أَرْبَعِيْنَ صَلَاةً لَا تَفُوْتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَبَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ)) 3 ''جو آدمی میری مسجد میں مسلسل چالیس نمازیں ادا کرے اس کے لیے آگ اور عذاب سے براءت لکھ دی جاتی ہے اور وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔''

مسجد نبوی کی عظمت کی ایک وجہ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ بھی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ)) 4 ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔''

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں بیان فرماتے ہیں: یہ جگہ نزول رحمت اور حصول سعادت کے لیے جنت کی مانند ہے یا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پر ذکر کرنا جنت کے حصول کا ذریعہ ہے یا یہ کہ روز قیامت یہ جگہ جنت میں شامل ہو جائے گی۔ 5

4 مسجد قبا کی فضیلت: مذکورہ تین مساجد کے علاوہ مسجد قبا کی فضیلت بھی قرآن وحدیث میں بیان ہوئی ہے یہ مسجد نبوی سے تقریباً چار میل دور واقع ہے، تاریخ اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے۔ داعی حق سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنا گھر بار اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ یثرب

1 مسلم، الحج، فضل الصلاة مسجدی مکة والمدینة، ح: ١٣٩٤۔

2 بخاری، فضل الصلوة فی مکة والمدینة، فضل الصلوة فی مسجد مکة والمدینة، ح: ١١٩٠، مؤطا، القبلة، ماجاء فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ح: ٩۔ 3 مسند احمد ٣/ ١٥٥۔

4 بخاری، فضل الصلوة فی مکة والمدینة، فضل مابین القبر والمنبر، ح: ١١٩٦، مسلم ما بین القبر والمنبر روضة من ریاض الجنة، ح: ٥٠٢۔ 5 دیکھئے فتح الباری ٤/ ١٠٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مدینہ) سے ایک منزل پہلے قبا کی بستی والوں نے اس قافلہ کو اپنا مہمان بنایا۔ یہاں چند روزہ قیام میں رسول اکرم ﷺ نے عبادت کے لیے پہلی مسجد کی بنیاد رکھی جس کو مسجد قبا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، قیام مدینہ کے دوران بھی نبی اکرم ﷺ مسجد قبا آیا کرتے تھے، لہٰذا جو لوگ مدینے میں ہوں ان کو چاہیے کہ وہ آپ ﷺ کی سنت پر عمل کریں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ)) ❶

''رسول اللہ ﷺ سوار بھی اور پیدل بھی مسجد قبا آیا کرتے تھے، آپ ﷺ مسجد میں دو رکعتیں ادا کیا کرتے تھے۔''

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے: ((إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِيْ قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِيْهِ كُلَّ سَبْتٍ)) ❷

''عبداللہ بن عمر ہر ہفتے کو مسجد قبا آتے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ہر ہفتہ کو مسجد قبا آتے تھے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا جذبۂ اتباع سنت بہت مشہور ہے، جس کا اظہار اس حدیث سے بھی ہو رہا ہے۔

مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَأْتِيَ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيْهِ كَانَ لَهٗ عِدْلُ عُمْرَةٍ)) ❸ ''جو آدمی (اپنے گھر سے) نکل کر اس مسجد قباء میں آئے اور اس میں نماز پڑھے تو یہ نماز اس کے لیے عمرہ (کے اجر) کے برابر ہوگی۔'' ایک حدیث میں ہے: ((اَلصَّلَاةُ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ)) ❹ مسجد قبا میں ایک نماز ادا کرنا ایک عمرے کے برابر ہے۔''

---

❶ بخاری، فضل الصلوة فی مكة والمدينة، اتيان مسجد قباء راكبا وماشيا، ح: ١١٩٤، التفسير، ح: ٤٩٤٢، مسلم، الحج، فضل مسجد قباء و فضل الصلاة فيه وزيارته، ح: ١٣٩٩۔ ❷ ایضاً۔ ❸ نسائی، المساجد، فضل مسجد قباء والصلاة فيه۔

❹ ترمذی، الصلوة، ماجاء فی الصلاة فی مسجد قباء، ح: ٣٢٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری حدیث میں ہے:

((مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهِ ثُمَّ اَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيْهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ كَاَجْرِ عُمْرَةٍ)) 1

''جو آدمی اپنے گھر میں وضو کرے پھر مسجد قبا میں آئے اور اس میں نماز پڑھے اسے عمرہ کرنے کے بقدر اجر ملتا ہے۔''

مسجد قبا کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ﴾ 2

''البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد اول دن سے تقوی پر رکھی گئی ہے وہ زیادہ حق رکھتی ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں، اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں کو دوست رکھتا ہے، پھر ایسا شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے پر اور اس کی خوشنودی پر رکھی ہو یا وہ شخص کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی گھاٹی کے کنارے پر، جو کہ گرنے ہی کو ہو، رکھی ہو، پھر وہ اس کو لے کر جہنم کی آتش میں گر پڑے اور اللہ ایسے ظالموں کو سمجھ ہی نہیں دیتا۔''

مذکورہ آیات میں (مسجد ضرار کی مذمت کے بعد) جس مسجد کی تعریف کی ہے وہ مسجد قبا ہے۔ مسجد نبوی بھی اسی تعریف میں شامل ہے کیونکہ اس کی بنیاد بھی تقویٰ اور نیکی پر رکھی گئی تھی۔

ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے المسجد الذی اسس علی التقوی مسجد نبوی کو قرار دیا ہے۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میرے پاس سے عبدالرحمٰن بن ابوسعید

1 مسند احمد ۳/ ٤٨٧، نسائی، ایضاً۔ 2 ۹/ التوبة: ۱۰۸۔۱۰۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدری گزرے تو میں نے ان سے پوچھا: وہ مسجد جس کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی ہے تم نے اپنے باپ سے کیسے اس کا تذکرہ سنا، انہوں نے جواب دیا میرے باپ نے مجھے کہا:

((دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ بَیْتِ بَعْضِ نِسَآئِہٖ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْمَسْجِدَیْنِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی قَالَ فَاَخَذَ کَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِہِ الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ: ھُوَ مَسْجِدُکُمْ ھٰذَا......)) [1]

''میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کی ازواج میں سے کسی ایک کے گھر میں داخل ہوا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ کون سی مسجد ہے جس کی بنیاد (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) تقوی پر رکھی گئی ہے؟ تو آپ نے ایک مٹھی کنکریاں لیں اور زمین پر ماریں، پھر فرمایا: وہ یہی تمہاری (مدینہ کی) مسجد ہے۔ تو میں نے کہا میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی تمھارے باپ سے اس مسجد کا ایسا ہی تذکرہ سنا ہے۔''

زمین پر کنکریاں مارنا تاکید کے لیے تھا کہ سامع کو اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے اور خوب یقین آجائے کہ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی یہی مسجد ہے۔ تاہم مسجد قبا بھی اسی آیت کریمہ کا مصداق ہے۔

[1] مسلم، الحج، بیان المسجد الذی اسس علی التقوی هو مسجد النبی ﷺ بالمدینة، ح: ۳۳۸۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طہارت کا شوق

اسلام میں صفائی کو بڑا مقام حاصل ہے حتی کہ طہارت کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ)) ❶

پاک صاف رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنا دوست رکھتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴾ ❷

''اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ يَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴾ ❸

''تم سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے، حالتِ حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ، ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ، جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے، اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

روحانی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ اسلام نے جسمانی صفائی پر بھی بہت زور دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ ﴾ ❹ ''اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور ناپاکی سے دور رہو۔'' بارش کا ایک مقصد حصول طہارت بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ ﴾ ❺ ''اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا کہ اس پانی کے ذریعے تم کو پاک کر دے۔''

غسل، وضو اور تیمم کے مسائل بیان کرنے کے بعد فرمایا:

❶ مسلم، الطهارة، فضل الوضوء، ح: ٢٢٣۔ ❷ ٩/ التوبة: ١٠٨۔

❸ ٢/ البقرة: ٢٢٢۔ ❹ ٧٤/ المدثر: ٤، ٥۔ ❺ ٨/ الانفال: ١١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ ﴾ ❶

''اللہ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں ڈالنا چاہتا بلکہ اس کا ارادہ ہے کہ وہ تمہیں پاک کر دے۔''

طہارت اور وضو کے بغیر نماز ادا نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث نبوی میں ہے: ((لَاتُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ)) ❷ ''بے وضو نماز قبول نہیں ہوتی۔'' ایک اور حدیث میں ہے: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ)) ❸ ''جب تم میں سے کسی کا وضو ٹوٹ جائے (یا وضو نہ ہو) تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی تاوقتیکہ وہ وضو کر لے۔'' جبکہ صحیح بخاری میں یہ الفاظ آئے ہیں: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ)) ❹ ''جس شخص کو حدث ہوا ہو جب تک وضو نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔''

قرآن حکیم میں وضو کی مشروعیت اور فرضیت یوں بیان کی گئی ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾ ❺

''ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لیا کرو، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو۔''

وضو کے دیگر فرائض و سنن کی تفاصیل احادیث میں ملتی ہیں۔

مسواک کرنے کا شوق

شریعت مطہرہ میں مسواک کرنے کی بہت تاکید آئی ہے۔ خاص کر وضو سے پہلے۔ ارشاد نبوی ہے:

((لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ)) ❻

''اگر میری امت پر دشوار نہ گزرتا تو میں (ہر وضو کے وقت) انہیں مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

---

❶ ٥/ المائدة:٦۔ ❷ مسلم، الطهارة، وجوب الطهارة للصلاة، ح: ٥٣٥۔

❸ ايضا، ح: ٥٣٧۔ ❹ الوضوء، لاتقبل صلاة بغير طهور، ح: ١٣٥۔

❺ ٥/ المائدة:٦۔ ❻ موطا امام مالك، الطهارة، ماجاء فى السواك، ح: ١١٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں:

((لَوْلَا اَنْ يَّشُقَّ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَاَمَرَهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ)) ❶

جبکہ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ((لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ……)) کے الفاظ آئے ہیں۔ ❷ جبکہ ایک حدیث میں امّتِیْ ہے۔ ❸

جمعہ کے دن مسواک کرنے کی تاکید عام دنوں سے بڑھ کر ہے۔ آپ ﷺ نے ایک روز خطبہ جمعہ میں فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ)) ❹

نبی اکرم ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو خوب مسواک کرتے: ((اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ)) ❺

جب آپ ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو پہلا کام مسواک کرنا ہوتا تھا۔ ❻

مسواک نبی اکرم ﷺ کو کس قدر پسند تھی۔ اس کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے جس میں آتا ہے کہ آپ ﷺ خواب میں بھی مسواک کیا کرتے تھے۔ ارشاد نبوی ہے:

((اَرَانِيْ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَآءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا)) ❼

"(خواب میں) میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسواک کر رہا ہوں۔ اتنے میں دو شخص میرے پاس آئے۔ ایک عمر میں دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی، تب مجھے کہا گیا: پہلے بڑے کو دیں۔ میں نے بڑے کو دے دی۔"

مسواک کرنا آپ کو اتنا اچھا لگتا تھا کہ زندگی کے آخری لمحات میں بھی خوب اچھے

❶ ایضا: ١١٥۔ ❷ الطهارة، السواك، ح: ٥٨٩۔ ❸ ایضا۔

❹ موطا امام مالك، الطهارة، ماجاء فی السواك، ح: ١١٣۔

❺ بخاری، الوضوء، السواك، ح: ٢٤٥۔ ❻ مسلم، الطهارة، السواك، ح: ٥٩٠۔

❼ بخاری، الوضوء، دفع السواك الى الاكبر، ح: ٢٤٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقے سے مسواک کی کہ اس سے بڑھ کر احسن طریقے سے کبھی آپ نے مسواک نہیں کی تھی۔
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ)) ❶

مسواک کی اس قدر اہمیت ہے کہ اس کو امور فطرت میں سے قرار دیا گیا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں، ان میں سے ایک مسواک بھی ہے۔ ❷

مسواک کرنا اتنا پسندیدہ عمل ہے کہ اس سے رب تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

((اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ)) ❸ ''مسواک منہ کے لئے طہارت کا ذریعہ ہے اور رب کی خوشنودی کا سبب ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سب سے بڑی چیز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ﴾ ❹

حدیث میں آتا ہے کہ جنت کی تمام نعمتوں کے بعد اہلِ جنت کو سب سے بڑی نعمت رضائے الٰہی کی صورت میں ملے گی۔ ❺

مسواک کا متبادل تو کوئی چیز نہیں ہوسکتی تاہم دانتوں کی صفائی کے لئے برش، ٹوتھ پیسٹ اور منجن وغیرہ سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔

---

❶ بخاری، المغازی، مرض النبی ﷺ ووفاته ـــ، ح: ٤٤٣٨۔
❷ مسلم، الطهارة، خصال الفطرة، ح: ٢٦١۔
❸ بخاری، تعليقا، ح: ١٩٣٤؛ نسائی، الطهارة، الترغيب فی السواك، ح: ٥۔
❹ ٩/ التوبة: ٧٢۔ ❺ بخاری، الرقاق، صفة الجنة والنار، ح: ٦٥٤٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو کا شوق

وضو کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ جس طریقے سے نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اسی طریقے سے وضو بجالانا ضروری اور باعث فضیلت ہے۔

وضو کو دائیں طرف سے شروع کرنا پسندیدہ ہے۔ جو اعضاء دو دو ہیں ان کو دھوتے وقت پہلے دایاں عضو دھویا جائے۔ حدیث میں ہے کہ جب عورتیں آپ ﷺ کی لختِ جگر (زینب رضی اللہ عنہا) کو غسل دینے لگیں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

((اِبْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا)) [1] ''داہنی طرف سے اور وضو کے مقامات سے ان کا غسل شروع کرو۔'' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ وَفِيْ شَانِهِ كُلِّهِ)) [2]

''نبی ﷺ جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے اور اپنے تمام دوسرے کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔''

وضو کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ)) [3]

''میری امت کے لوگ قیامت کے دن اس حال میں بلائے جائیں گے کہ وضو کے نشانات سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے تو تم میں سے جو کوئی اپنی سفیدی بڑھانا چاہے بڑھا لے۔''

ہاتھوں کو کندھوں تک اور پیروں کو گھٹنوں تک دھونا سفیدی بڑھانا ہے۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ بغلوں تک دھولیا کرتے تھے۔ پوچھنے پر فرماتے: ''میں نے اپنے حبیب (ﷺ)

---

[1] بخاری، الوضوء، التیمن فی الوضوء والغسل، ح: ١٦٧۔

[2] ایضا، ح: ١٦٨۔ [3] ایضا، فضل الوضوء......، ح: ١٣٦ نیز دیکھئے مسلم، الطهارة، استحباب اطالة الغرة والتحجیل فی الوضوء، ح: ٢٤٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے: ((تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ)) [1] ''مومن کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے۔'' جبکہ مسند احمد کی ایک صحیح حدیث میں ہے کہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بازو کہنیوں سے اوپر تک دھو لئے اور جب پاؤں دھوئے تو پنڈلیاں بھی دھو ڈالیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ یہ کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: هٰذَا مَبْلَغُ الْحِلْيَةِ۔ ''یہ زیور کی جگہ ہے۔''

وضو کرنے سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ)) [2]

''جو شخص (مسنون طریقے کے ساتھ) اچھی طرح وضو کرے اس کے جسم کی تمام خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔''

بعض احادیث مبارکہ میں گناہ دھلنے کی تفصیلات بھی ذکر ہوئی ہیں۔ عبداللہ الصنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَّجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَّدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَّاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِّجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ)) [3]

''جب مومن بندہ وضو کرتے ہوئے کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل

---

[1] مسلم، الطهارة، تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء، ح: ٢٥٠۔

[2] مسلم، الطهارة، خروج الخطايا مع ماء الوضوء، ح: ٢٤٥۔ [3] مؤطا امام مالك، الطهارة، جامع الوضوء، ح: ٣٠؛ نسائی، الطهارة، مسح الاذنين مع الرأس۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں۔ جب وہ ناک میں پانی چڑھا کر جھاڑتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ بازو دھوتا ہے تو اس کے بازوؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے اندر سے گناہ گرتے ہیں۔ جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ جھڑتے ہیں یہاں تک کہ اس کے کانوں سے گناہ گرتے ہیں۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔''

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ)) [1]

''جب کوئی مسلم بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی تمام خطائیں مٹ جاتی ہیں جو وہ اپنی آنکھوں سے کرتا ہے۔ جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں جو اس کے ہاتھوں نے پکڑنے سے کئے۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جن کی طرف وہ چل کر گیا۔ یہاں تک کہ وہ شخص تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔''

[1] مسلم، الطهارة، خروج الخطايا مع ماء الوضوء، ح: ٢٤٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل وقت میں بھی سنوار کر وضو کرنے کا شوق: سخت سردی کے موسم میں جب گرم پانی میسر نہ ہو یا سخت گرمی کے موسم میں کہ جب ٹھنڈا پانی موجود نہ ہو عموماً انسان ہلکے پھلکے وضو پر ہی اکتفا کر لیتا ہے۔ خوب مل کر اچھے طریقے سے وضو کرنے سے کتراتا ہے تو ایسی دقت کے وقت بھی سنوار کر وضو کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاۃِ بَعْدَ الصَّلَاۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ)) [1]

''میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں کہ جس سے اللہ غلطیوں کو معاف فرماتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں اللہ کے رسول! (فرمائیے!) آپ نے فرمایا: مشکل وقت میں مکمل سنوار کر وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا اور (ایک) نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا۔ یہ تو ''رباط'' ہے۔''

نوٹ: رباط سے مراد اللہ کی راہ میں پہرہ دینا ہے۔

چند اور ایسے مواقع ہیں کہ جب وضو کرنا باعث فضیلت ہوتا ہے۔

ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنے کا شوق: اگر چہ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنا، جب پہلا وضو برقرار ہو، ضروری نہیں۔ حدیث میں ہے:

((اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّی الصَّلَوَاتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْیَوْمَ شَیْئًا لَمْ تَکُنْ تَصْنَعُہٗ؟ قَالَ: عَمَدًا صَنَعْتُہٗ یَا عُمَرُ)) [2]

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں اور

---

[1] مسلم، الطھارۃ، فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ، ح: ٥٨٧۔

[2] مسلم، الطھارۃ، جواز الصلوات کلھا بوضوء واحد، ح: ٦٤٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موزوں پر مسح کیا تو عمر نے آپ سے استفسار کیا کہ آج آپ نے ایسا کام کیا ہے جو پہلے نہیں کرتے تھے تو آپ نے جواب دیا: عمر! میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔"

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے عصر اور مغرب کی نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں ❶ لیکن ہر نماز کے لئے تازہ وضو کر لیا جائے تو افضل ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)) ❷ "نبی ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔" عمرو بن عامر نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ((كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟)) "تم لوگ کیا کرتے تھے؟" تو انہوں نے جواب دیا: ((يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَالَمْ يُحْدِثْ)) "ہم کو تو ایک ہی وضو کافی ہوتا جب تک حدث نہ ہوتا" ❸ ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو کرنے کی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل حدیث سے لگایا جا سکتا ہے۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ بِوُضُوءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضُوءٍ بِسِوَاكٍ)) ❹ "میں اگر اپنی امت پر باعث مشقت نہ سمجھتا تو انہیں حکم دے دیتا کہ وہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور وضو کے ساتھ مسواک کیا کریں۔"

باوضو ہو کر ذکر کرنے کا شوق: ناپاکی اور بے وضو ہونے کی حالت میں بھی ذکر جائز ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ)) ❺ "نبی ﷺ تمام اوقات میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔"

لیکن باوضو ہو کر ذکر کرنا باعث فضیلت ہے۔ یا پھر فوری ضرورت کے وقت مسح کر کے طہارت حاصل کر لی جائے۔ ایک آدمی نے کہ رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے جواب دینے سے پہلے ایک دیوار سے ہاتھوں اور چہرے کا مسح کیا اور پھر سلام کا جواب دیا۔ ❻

❶ بخاری، الوضوء، الوضوء من غير حدث، ح: ٢١٤۔ ❷ ایضاً۔ ❸ ایضاً۔
❹ رواہ احمد بسند حسن دیکھئے فقہ السنۃ از سید سابق عنوان: تجديد الوضوء لكل صلاة۔
❺ مسلم، الحيض، ذكر الله تعالى في حال الجنابة وغيرها، ح: ٣٧٣۔
❻ بخاری، التيمم، التيمم في الحضر اذا لم يجد الماء...... ، ح: ٣٣٧؛ ابو داود، الطهارة، التيمم في الحضر، ح: ٣٢٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا حدیث سے ایک اور بات بھی معلوم ہوئی وہ یہ کہ السلام علیکم بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور کیونکہ نہ ہو جبکہ ''السلام'' تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ ﴾ ❶

حالت جنابت میں وضو: حالت جنابت میں اگر آدمی کچھ کھانا پینا چاہتا ہو، آرام کرنا چاہتا یا سونا چاہتا ہو تو وضو کر لے، یہی سنت نبوی ہے۔ ❷

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهٗ وَتَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ)) ❸

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو استنجا کرتے اور نماز کا سا وضو کر لیتے۔''

امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی شخص جنابت میں سو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ)) ❹ ''ہاں جب وضو کر لے۔''

ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ)) ❺ ''استنجا اور وضو کر لو پھر سو رہو۔''

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَخَّصَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ اَوْ يَنَامَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ)) ❻

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو رعایت دی ہے کہ جب وہ کھانا، پینا یا سونا چاہتا ہو تو نماز کا سا وضو کر لے (غسل بعد میں کر لے۔)''

باوضو سونے کا شوق: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

❶ ۵۹/ الحشر: ۲۳۔ ❷ بخاری، الغسل، کینونة الجنب فی البیت اذا توضأ، ح: ۲۸۶۔
❸ ایضًا، الجنب یتوضأ ثم ینام، ح: ۲۸۸۔ ❹ ایضا، ح: ۲۸۹۔
❺ ایضًا، ح: ۲۹۰ نیز دیکھیے باب نوم الجنب۔ ❻ ترمذی، السفر، ما ذکر فی الرخصة للجنب فی الاکل والنوم اذا توضأ، ح: ۶۱۱۔۶۱۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے فرمایا:

((اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّكَ الْأَيْمَنِ))

''جب تو اپنے سونے کی جگہ (بستر) پر آئے تو نماز کا سا وضو کر لے پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ۔''

پھر یوں دعا کرو:

((اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ))

''اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور اپنا کام تجھے کو سونپ دیا۔ تیری محبت اور خوف کے ساتھ تجھ پر ہی بھروسا کیا۔ تجھ سے بھاگ کر صرف تیرے ہی پاس پناہ اور نجات کی جگہ ہے۔ اللہ! تو نے جو کتاب اتاری اور جو نبی بھیجا میں اس پر ایمان لایا۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَاَنْتَ عَلَی الْفِطْرَةِ)) [1]

''تو اگر تو اسی رات فوت ہو جائے تو فطرت (اسلام) پر ہو گا۔''

[1] بخاری، الوضوء، فضل من بات علی الوضوء، ح: ۲۴۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو کی دعا پڑھنے کا شوق

وضو کے بعد دعا کا تذکرہ کرنے سے پہلے ذکر و دعا کے سلسلے میں یہاں ایک دو باتوں کا تذکرہ ضروری ہے۔ ایک تو وضو شروع کرتے ہوئے بسم اللہ کا پڑھنا، دوم دورانِ وضو میں دعا کرنا۔ وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کے ساتھ الرحمن الرحیم پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ وضو شروع کرتے وقت جان بوجھ کر کبھی بھی بسم اللہ پڑھنا نہ بھولئے ورنہ وضو نہیں ہوگا۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)) [1]

''اس شخص کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں اور اس کا وضو نہیں جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔''

دورانِ وضو میں دعا: وضو کے دوران میں مختلف اعضاء دھوتے وقت مختلف دعائیں یا اذکار سنت سے ثابت نہیں ہیں۔ کبار محدثین نے ان کو لا اصل قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں صرف ایک حدیث ہے جو صحیح سند سے ثابت ہے۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ)) ''اللہ! مجھے بخش دے۔ میرے گھر میں کشائش فرما اور میرے رزق میں برکت عطا کر۔'' امام نسائی اور ابن السنی رحمہما اللہ نے اس کو صحیح سند سے روایت کیا ہے۔ لیکن امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو وضو کے بعد کی دعاؤں میں شمار کیا ہے جیسا ان کی

---

[1] ابو داود، الطهارة، فی التسمية على الوضوء، ح: ١٠١؛ ابن ماجه، الطهارة، ما جاء فی التسمية على الوضوء، ح: ٣٩٩، نیز دیکھئے: ح: ٣٩٧۔
شیخ البانی اور حافظ عراقی کے نزدیک یہ حدیث حسن ہے۔ امام منذری، ابنِ حجر، ابنِ الصلاح اور ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک قوی ہے۔ یہی حدیث ترمذی، ابنِ ماجہ اور مسند احمد میں سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اسحاق بن راہویہ نے اس حدیث کو صحیح تر اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] البانی نے قوی قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ ذیل تبویب سے ظاہر ہوتا ہے:
باب ما یقول بعد الفراغ مِن الوضوء۔ (وضو سے فارغ ہو کر کیا پڑھا جائے؟)
لیکن ابن السنی کی تبویب سے اس دعا کا وضو کے دوران کی دعا ہونا معلوم ہوتا ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے دونوں مواقع کے لئے ہونے کا امکان ہے۔

وضو کے بعد ذکر و دعا کا شوق: مسنون طریقہ سے وضو مکمل کر چکنے کے بعد اس عظیم ذکر کو ہرگز نہ بھولیں کہ جس کے پڑھنے سے بندے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ)) [1]

''جو شخص تم میں سے اچھی طرح سے وضو کرے اور پھر یہ کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں)۔ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔''

قارئین محترم! غور فرمائیں کتنے عظیم کلمات ہیں کہ جن کے پڑھنے والوں کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے کہ وہ اللہ ملك الملوك اور احکم الحاکمین کے دربار میں آئیں اور وہ ان کے لئے اپنے محل کے دروازے کھول دے۔ ان کی پکار سنے اور ان کا آنا قبول فرمائے۔

سنن ترمذی میں مذکورہ کلمات کے بعد یہ دعا بھی موجود ہے:

---

[1] مسلم، الطهارة، الذكر المستحب عقب الوضوء، ح: ۲۳٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ)) [1] ''اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کر اور مجھے پاک رہنے کی توفیق دے''۔ یہ اضافہ بھی صحیح ہے۔لہٰذا کلمہ شہادت کے بعد یہ دعا بھی پڑھ لینی چاہیے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو کرے اور یہ دعا پڑھے:((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)) ''اللہ! تو پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔'' ((كُتِبَ فِيْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِيْ طَابِعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) ''اسے ایک کاغذ پر لکھ کر مہر لگا دی جاتی ہے تو اسے تا روز قیامت کھولا نہیں جائے گا۔'' [2]

تحیۃ الوضوء کا شوق: وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا کتنا بڑا کار ثواب ہے۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے (پانی کا) برتن منگوایا۔ اپنی دونوں ہتھیلیوں پر تین بار پانی ڈال کر ان کو دھویا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا، کلی کی اور ناک سنکی۔ پھر اپنا چہرا تین بار دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے۔ پھر سر پر مسح کیا۔ پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) [3]

''جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضوء) پڑھے کہ ان کے دوران پریشان خیالی میں مبتلا نہ ہو تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

---

[1] ترمذی، الطھارۃ، ما یقال بعد الوضوء، ح: ٥٥، صحیح ترمذی ١/ ٨، بعض علماء نے ترمذی میں آنے والے ان دعائیہ الفاظ کو ضعیف بھی قرار دیا ہے۔ [2] اس حدیث کو طبرانی نے الاوسط میں روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ فقہ السنۃ از سید سابق ١/ ٤٧۔

[3] بخاری، الوضوء، الوضوء ثلاثا ثلاثا، ح: ١٥٩، مسلم، الطھارۃ، صفۃ الوضوء وکمالہ، ح: ٢٢٦، ابو داود، الطھارۃ، صفۃ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ح: ١٠٦؛ نسائی، ح: ٨٤، ٨٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ ایک حدیث میں غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ کی بجائے غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ "اللہ اس کے پہلے گناہ بخش دے گا" کے الفاظ آئے ہیں۔ ❶

ایک اور حدیث میں ہے:

((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) ❷

"جب کوئی مسلمان اچھی طرح سے وضو کرتا ہے۔ پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں قلبی توجہ اور یکسوئی سے ادا کرتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔"

ایک روز نمازِ فجر کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر پوچھا:

((حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَإِنِّيْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) ❸

"مجھے بتاؤ تم نے مسلمان ہو کر وہ کون سا (نفلی) کام کیا ہے جس کے اجر و ثواب کی تمہیں سب سے زیادہ امید ہو، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔"

بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

((مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجٰى عِنْدِيْ مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّيْ لَا أَتَطَهَّرُ طُهُوْرًا تَامًّا فِيْ سَاعَةٍ فِيْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ))

"مجھے اپنے اعمال میں سے سب سے زیادہ فائدے کی امید اس سے ہے کہ میں نے رات یا دن کے کسی بھی وقت جب بھی وضو کیا تو اس وضو سے جتنی نماز کی مجھے اللہ کی طرف سے توفیق ملی، پڑھی۔"

❶ بخاري، الوضوء، المضمضة في الوضوء، ح: ١٦٤۔

❷ مسلم، الطهارة، الذكر المستحب عقب الوضوء، ح: ٢٣٤۔

❸ بخاري، التهجد، فضل الطهور بالليل والنهار، ح: ١١٤٩، مسلم، الفضائل، فضائل ام سليم وبلال، ح: ٢٤٥٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض احادیث میں دو رکعتوں کا بھی ذکر ہے۔

جنت میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے آگے آگے بلال رضی اللہ عنہ کے جوتوں کی چاپ کئی دفعہ سنی ہے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اُرِیْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَیْتُ امْرَاَةَ اَبِیْ طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِیْ فَاِذَا بِلَالٌ)) ❶

''مجھے (خواب میں) جنت دکھائی گئی تو میں نے جنت میں ابوطلحہ کی بیوی (ام سلیم) کو دیکھا۔ پھر میں نے اپنے آگے کسی کے چلنے کی آواز سنی (دیکھا) تو وہ بلال تھے۔''

بلکہ ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی آپ ﷺ کو جنت دکھائی گئی، ایسا ہی ہوا۔ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا:

((یَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِیْ اِلَی الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِیْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِیْ)) ❷

''بلال! کس عمل کی وجہ سے تم جنت میں جانے میں مجھ سے سبقت لے گئے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی۔ گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو تمہاری چاپ اپنے آگے سنی۔''

حدیث لمبی ہے، اس میں یہ بھی ذکر ہے کہ نبی ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کا جنت میں محل دیکھا اور بلال رضی اللہ عنہ کا جواب ذکر ہوا ہے جس کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ اس میں مزید تحیۃ الاذان کی دو رکعت کا بھی ذکر موجود ہے۔

مذکورہ احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تحیۃ الوضوء کی دو رکعتوں کی کتنی بڑی فضیلت ہے۔ اخروی سعادت کا یہ عالم ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان دو رکعتوں کی پابندی سے یہ رتبۂ بلند پایا۔ وفقنا اللہ!

---

❶ ایضاً۔ ❷ ترمذی، المناقب، مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ ح: ۳۶۸۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اذان کا شوق

اذان شعائرِ اسلام میں سے ہے۔ نیز بنیادی اسلامی عقائد پر مشتمل ہے جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی کبریائی، الوہیت اور ردِ شرک سے ہوتا ہے۔ پھر رسالت محمدیہ کی گواہی کے بعد صلاۃ و جماعت اور فلاح وصلاح کی طرف دعوت ہے۔

شریعت اسلامیہ میں اذان کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اگر اکیلا شخص بھی اذان دے کر نماز پڑھے تو اس کے عمل کو نبی اکرم ﷺ نے پسند کیا ہے۔ دو شخص ہوں تو ان کو حکم ہے ایک اذان دے اور بڑا جماعت کروائے۔ اگر کسی بستی وغیرہ میں تین اشخاص بھی ہوں تو وہ اذان دے کر با جماعت نماز ادا نہ کریں تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔

مذکورہ بالا احکام سے اذان کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

قرآن مجید میں دو مقامات پر واضح طور پر اذان کا تذکرہ ملتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ فَٱسْعَوْا۟ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ وَذَرُوا۟ ٱلْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ [1]

”ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔“

دوسرے مقام پر فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ ٱتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴾ [2]

”اور جب تم نماز کے لئے پکارتے ہو (اذان دیتے ہو) تو وہ اسے ہنسی کھیل ٹھہرا لیتے ہیں یہ اس واسطے کہ وہ بے عقل ہیں۔“

اذان اور اذان دینے والوں کی فضیلت میں کئی احادیث نبویہ کتب حدیث میں ملتی

[1] ٦٢/ الجمعة: ٩۔ [2] ٥/ المائدة: ٥٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، ان کی روشنی میں اذان کی فضیلت مندرجہ عنوانات کے تحت بیان کی جاتی ہے:

1 مؤذن کے حق میں شہادتیں ملیں گی: موذن کے لیے قیامت کے دن ہر وہ چیز گواہی دے گی جس نے اذان سنی ہوگی۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ابوصعصعہ سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریاں چرانا اور جنگل میں رہنا بہت پسند ہے۔ تم اپنی بکریوں کے ساتھ جنگل میں ہوتے ہو تو نماز کے لیے اذان کہو تو بلند آواز سے اذان کہو:

((فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ)) [1]

"کیونکہ جن وانس اور ہر وہ چیز جو اذان کی آواز سنتی ہے قیامت کے دن موذن کے لیے گواہی دے گی۔ ابوسعید (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔"

جہاں اس حدیث سے اذان دینے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے وہاں یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اذان بلند آواز سے کہنی چاہیے حتی کہ ایسی جگہ پر بھی با آواز بلند اذان دینی چاہیے جہاں آبادی نہ ہو۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ یہاں کونسا کسی نے اذان کی آواز سن کر نماز کے لیے آنا ہے۔ اذان سننے والی مخلوقات کی تعداد جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر موذن کے گواہوں کی تعداد بھی زیادہ ہوگی۔ مذکورہ حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جن وانس کے علاوہ حیوانات، نباتات اور جمادات بھی انسان کے حق میں گواہی دیں گے، ہر خشک وتر چیز موذن کے لیے شہادت دے گی، اللہ تعالیٰ ان اشیاء کو قوت گویائی عطا فرمائے گا جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت عطا کی ہے۔

2 بخشش ومغفرت کی دعاؤں کے حصول کا ذریعہ: ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ)) [2]

[1] بخاری، الاذان، رفع الصوت بالنداء، ح: ٦٠٩۔

[2] ابو داود، الصلاة، رفع الصوت بالاذان، ح: ٥١٥، نسائی، الاذان، رفع الصوت بالاذان، ح: ٦٤١، ابن ماجة، الاذان، فضل الاذان وثواب المؤذنين، ح: ٧٢٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''موذن کے لیے اس کی اذان پہنچنے تک کی تمام چیزیں بخشش طلب کرتی ہیں، اور خشک وتر چیز اس کی گواہ بن جاتی ہے۔''

ایک حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((يُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مُنْتَهٰى اَذَانِهٖ وَيَسْتَغْفِرُلَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ)) [1]

''موذن کو اس کی اذان کی پہنچ تک بخش دیا جاتا ہے اور ہر خشک وتر چیز اس کے لیے استغفار کرتی ہے۔''

اس پر مستزاد یہ کہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موذنوں کے لیے مغفرت کی دعا کی ہے:

((اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ)) [2]

''اللہ! اماموں کو رشد وہدایت پر رکھ اور موذنوں کو بخش دے۔''

3 جنت کا پروانہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے:

((يُعْجِبُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَّاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ)) [3]

''جب بکریوں کا چرواہا پہاڑ کی اوٹ میں نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اللہ خوش ہو کر فرماتے ہیں: میرے اس بندے کو دیکھو یہ اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے، یہ مجھ سے ڈرتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور جنت میں داخل کر دیا۔''

معلوم ہوا کہ جنت میں داخل کرنے والے اعمال میں سے ایک عمل اذان بھی ہے۔

4 تمام نمازیوں کے برابر اجر: موذن کی اذان سن کر جتنے لوگ نماز کے لیے حاضر

---

[1] مسند احمد ۲/ ۱۳۶۔ [2] ابو داود، الصلاة، ما يجب على المؤذن من تعاهدالوقت، ح: ۵۱۷، ترمذی، الصلوة، ماجاء ان الامام ضامن والمؤذن مؤتمن، ح: ۲۰۷۔

[3] ابو داود، صلاة السفر، الاذان فی السفر، ح ۱۲۰۳، نسائی، الاذن، الاذان لمن يصلی وحده، ح: ٦٦٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں، جتنا اجر وثواب ان سب کو ملتا ہے اتنا اجرا کیلے موذن کو ملتا ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُلَهُ مَدٰى صَوْتِهٖ وَصَدَّقَهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَّطْبٍ وَيَابِسٍ وَلَهُ (مِثْلَ) اَجْرَمَنْ صَلّٰى مَعَهُ)) ❶

''اللہ اگلی صف پر رحمتیں نازل کرتا ہے۔ اللہ کے فرشتے پہلی صف کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور موذن کو اس کی آواز پہنچنے تک بخش دیا جاتا ہے۔ اور اسے سننے والی ہر خشک اور تر چیز اس کی تصدیق کرتی ہے اور اسے اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔''

❺ اگر لوگوں کو خبر ہو! اذان دینے کا جو عظیم اجر ہے اگر لوگوں کو اس کا علم ہو جائے تو ہر ایک کی خواہش ہو کہ وہ اذان کہے۔ حتی کہ ان کے درمیان نزاع پیدا ہو جائے۔ اس نزاع کو ختم کرنے کے لیے قرعہ اندازی کی نوبت آ جائے۔ لیکن انہیں اس کے اجر وثواب کا علم نہیں کہ کتنا ہے۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا)) ❷ ''اگر لوگ اس فضیلت کو جان لیں جو اذان دینے اور پہلی صف میں ہے۔ پھر وہ اس پر قرعہ اندازی کے بغیر کوئی چارہ نہ پائیں تو وہ اس پر قرعہ اندازی کریں۔''

قادسیہ میں اذان کے بارے میں بعض لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وہاں کے حاکم تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے پر ان لوگوں میں اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کی۔

((وَيُذْكَرُ اَنَّ اَقْوَامًا اخْتَلَفُوْا فِي الْاَذَانِ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ)) ❸

❻ موذن امین ہوتا ہے: ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ مسند احمد ٤/ ٢٨٤ ، سنن نسائی ، الاذان ، رفع الصوت بالاذان۔

❷ بخاری ، الاذان ، الاستهام فی الاذان ، ح: ٦١٥۔ ❸ ایضًا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: ((اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ)) ❶ ''امام تو ضامن ہے اور موذن امین ہے۔'' ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا: ((الْمُؤَذِّنُونَ أُمَنَاءُ وَالْأَئِمَّةُ ضُمَنَاءُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ وَسَدِّدِ الْأَئِمَّةَ)) ❷ ''موذن امین اور امام ضامن ہوتے ہیں۔ اللہ! موذنوں کی مغفرت فرما اور اماموں کو راہ راست پر رکھ''

❼ اذان روزِ قیامت امتیازی شان کا باعث: موذن قیامت کے دن ممتاز نظر آئیں گے، ان کی گردنیں لمبی ہوں گی جو حسن و وقار اور قیادت و سیادت کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ((الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❸
''قیامت کے دن موذن سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔''

❽ شیطان کے وارنٹ: حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى)) ❹

''جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور دبر سے آواز نکالتا ہے تاکہ اذان نہ سنے، جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے، جب نماز کی اقامت ہوتی ہے تو پھر پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے، جب تکبیر ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے۔ اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے، کہتا ہے فلاں کام یاد کر، فلاں بات یاد کر، شیطان وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نمازی کو یاد ہی نہ تھیں آخر کار وہ بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔''

---

❶ ابو داود، الصلاۃ، مایجب علی الموذن من تعاھدالوقت، ح: ٥١٧، ترمذی، الصلوۃ، ماجاء ان الامام ضامن والمؤذن مؤتمن، ح: ٢٠٧۔ ❷ صحیح ابن خزیمہ ٣/ ١٥۔
❸ مسلم، الصلاۃ، فضل الاذان وھرب الشیطان عند سماعہ، ح: ٣٨٧۔
❹ بخاری، الاذان، فضل التاذین، ح: ٦٠٨، مسلم، الاذان، فضل التاذین، ح: ٣٨٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث مبارکہ میں اس فاصلے کا تذکرہ بھی ملتا ہے جو شیطان بھاگ کر طے کرتا ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَاءِ)) 1

''شیطان جب اذان سنتا ہے تو چلا جاتا ہے یہاں تک کہ روحاء تک پہنچ جاتا ہے۔''

روحاء مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔ 2

9 **دنیوی عذابوں سے بچنے کا نسخہ:** اذان دنیوی عذابوں سے محفوظ و مامون رہنے کا بھی ذریعہ ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر کسی قوم سے جہاد کرتے تو صبح ہونے تک ہمیں حملہ کرنے کا حکم نہ دیتے۔ صبح کے وقت اگر اذان کی آواز آتی تو ان پر حملہ نہ کرتے اور اگر اذان کی آواز نہ آتی تو ان پر حملہ کر دیتے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر کی طرف روانہ ہوئے، رات کو وہاں پہنچے، جب صبح ہوئی اذان کی آواز آپ نے نہیں سنی تو سوار ہوئے، میں بھی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ گیا۔ میرا پاؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے چھو جاتا۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خیبر والے یہودی اپنی ٹوکریاں اور کدالیں لے کر نکلے تھے۔ جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو چلا اٹھے: محمد! اللہ کی قسم! محمد اپنے لشکر سمیت آپہنچے! جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا:

((اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ: اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاۤءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ)) 3

''اللہ اکبر! اللہ اکبر! خیبر ویران ہوا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اتر آئیں تو جو لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح بری ہوتی ہے۔''

---

1 مسلم، الصلاۃ، فضل الاذان وھرب الشیطان عند سماعه۔ 2 ایضًا۔

3 بخاري، الاذان، ما يحقن بالاذان من الدماء، ح: ٦١٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث مبارکہ میں مندرجہ ذیل آیت کریمہ کا مضمون بیان کیا گیا ہے:

﴿فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ﴾ [1]

''تو جب وہ ان کے میدان میں اترے گا تو جنہیں ڈر سنایا گیا تھا ان کے لیے برا دن ہوگا۔''

⑩ اخروی عذابوں سے بچاؤ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: دورانِ سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا تو فرمایا:

عَلَى الْفِطْرَةِ (یہ شخص فطرت پر ہے یعنی مسلمان ہے)

پھر اس نے کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ (تو آگ سے آزاد ہو گیا۔)

لوگ جلدی سے اس آدمی کی طرف گئے، دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا وہ کھڑا ہو کر اذان کہہ رہا تھا۔ [2]

www.KitaboSunnat.com

[1] ٣٧/ الصّٰفّٰت: ١٧٧۔ [2] مسلم، الصلاة، الامساك عن الاغارة على قوم فى دار الكفر اذا سمع فيهم الاذان، ح: ٨٤٧؛ ترمذى، السير، ماجاء فى وصية النبى ﷺ فى القتال، ح: ١٦١٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان کے جواب اور
بعد از اذان دعا کا شوق

اذان کا جواب دینے اور اذان کے بعد دعا کرنے کے بہت سے فضائل احادیث نبویہ میں بیان ہوئے ہیں۔ چند فضائل مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت ذکر کیے جاتے ہیں:

1 جنت کا داخلہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب موذن الله اکبر الله اکبر کہے تو تم میں سے سننے والا جواب میں الله اکبر الله اکبر کہے۔ جب وہ اشهد ان لا اله الا الله کہے تو وہ بھی اشهد ان لا اله الا الله کہے، جب وہ اشهد ان محمدا رسول الله کہے تو یہ اشهد ان محمدا رسول الله کہے، جب وہ حی علی الصلاة کہے تو یہ لا حول ولا قوة الا بالله کہے۔ جب وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لا حول ولا قوة الا بالله کہے۔ جب وہ الله اکبر الله اکبر کہے تو یہ الله اکبر الله اکبر کہے۔ پھر وہ لا اله الا الله کہے اور یہ لا اله الا الله یقین کے ساتھ کہے تو جنت میں داخل ہوگا'' [1]

واضح رہے مذکورہ بالا فضیلت اسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جو اذان کا جواب علیٰ وجہ البصیرت دے، اس پر ایمان رکھے اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل بھی کرے۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں بھی یہ خوشخبری سنائی گئی ہے۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان شروع کردی۔ جب وہ خاموش ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ هٰذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) [2] ''جو شخص یقین کے ساتھ ایسے کہے جیسے اس (موذن) نے کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

2 جو مانگے ملے: اذان کا جواب دینے کے بعد اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگی جائے اللہ تعالیٰ

---

[1] مسلم، الصلاة، استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، ح: ٣٨٥۔

[2] نسائی، الاذان، القول مثل ما يقول المؤذن وثواب ذلك، ابن حبان (الاحسان) ٣/ ٨٩، حاکم ١/ ٢٠٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کرتے ہیں۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! اِنَّ الْمُؤَذِّنِیْنَ یَفْضُلُوْنَنَا ''موذن تو ہم سے ثواب میں بڑھ جائیں گے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ((قُلْ کَمَا یَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَھَیْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ)) ❶
''اس طرح کہو جیسے وہ (موذن) کہہ رہے ہوں پھر مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔''

اذان کے بعد اقامت تک قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا یُرَدُّ)) ❷
''اذان اور تکبیر کے درمیان دعا مسترد نہیں ہوتی۔''

اقامت کا وقت بھی قبولیتِ دعا کا وقت ہے۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((سَاعَتَانِ لَا یُرَدُّ عَلٰی دَاعٍ دَعْوَتَهٗ حِیْنَ تُقَامُ الصَّلَاةُ وَفِی الصَّفِّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)) ❸ ''دو اوقات میں دعا کرنے والے کی دعا مسترد نہیں کی جاتی، جب نماز کے لیے اقامت ہو رہی ہو اور جب جہاد کے لیے صف بندی کی جا رہی ہو۔''

❸ مل گئی شفاعت سید الانبیاء کی: جہاں بعض دیگر اعمال کرنے والے رسولِ رحمت کی دعا کے حق دار ٹھہرتے ہیں وہاں اذان سن کر اذان کی دعا پڑھنے والے بھی نبی اکرم ﷺ کی دعا کے مستحق ہیں۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الدُّعَاءَ: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ۔ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) ❹

''جو شخص اذان سن کر یوں دعا کرے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِهِ الدَّعْوَةِ .... الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ (اللہ! اس مکمل پکار کے رب اور قائم رہنے والی نماز کے

---

❶ ابو داود، الصلاۃ، ما یقول اذا سمع المؤذن، ح: ٥٢٤؛ مسند احمد، ٢/ ١٧٢۔

❷ ابو داود، الصلاۃ، ما جاء فی الدعاء بین الاذان والاقامۃ، ح: ٥٢١، ترمذی، الصلاۃ، ما جاء فی ان الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ، ح: ٢١٢۔

❸ صحیح ابن حبان ٣/ ١٢٨، ح: ١٧١٧، ١٧٦١، ابو داود، الجهاد، الدعاء عند اللقاء، ح: ٢٥٤٠؛ حاکم، ١/ ١٩٨۔ ❹ بخاری، الاذان، الدعاء عندالنداء، ح: ٦١٤، ابوداود، الصلاۃ، ما جاء فی الدعاء عند الاذان، ح: ٥٢٩، ترمذی، الصلوۃ، ح: ٢١١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب! محمد کو وسیلہ (جنت کا ایک مقام) اور بڑا مرتبہ عطا کر اور انہیں مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔) اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

4 رحمتوں کی برسات: اذان کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم بھی بعض احادیث میں ملتا ہے۔عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّی اللّٰهُ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ)) [1]

''جب موذن کی اذان سنو تو تم بھی وہی کہو جو موذن کہتا ہے☆ پھر مجھ پر درود پڑھو، جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے۔اس کے بعد اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، وسیلہ دراصل جنت میں ایک مقام ہے، جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں (محمد) ہوں گا تو جو کوئی میرے لیے اللہ سے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

5 گناہوں کی معافی کا ذریعہ: اذان کی دعا کرنے والے کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

---

[1] مسلم، الصلاۃ، استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم یصلی علی النبی ﷺ ثم یسئل له الوسیلة، ح: ۳۸٤۔

☆ البتہ حیعلتین یعنی حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا جائے گا جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَلَهُ مِنْ ذَنْبِهٖ)) [1]

''موذن کی اذان سن کر جو شخص یہ دعا کرے: اَشْهَدُ اَنَّ............ دِيْنًا ''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کی ربوبیت، محمد کی رسالت اور دین اسلام سے خوش ہوں۔'' تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

ملحوظہ: مذکورہ بالا حدیثِ نبوی میں جن گناہوں کی معافی کا ذکر ہے وہ صغیرہ گناہ ہیں کیونکہ کبیرہ گناہ استغفار و توبہ سے معاف ہوتے ہیں اگرچہ اس حدیث میں اس بات کی صراحت نہیں ہے۔

[1] ایضًا، ح: ۳۸٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کا شوق

نماز اسلام کا رکن ہے۔عبادات میں اس کو جو مقام حاصل ہے دوسری کسی عبادت کو حاصل نہیں، تمام قدیم شرائع میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو نماز کی ادائیگی کا حکم اور تاکید تھی، سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی آل و اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا دے۔ (1) ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام اپنے اہل خانہ کو نماز کی پابندی کرنے کا حکم دیتے۔ (2) بنی اسرائیل (آل یعقوب علیہ السلام) سے اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا عہد و پیمان لیا اور ان کو نماز قائم کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ (3) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے نماز قائم کرنے کا حکم ہوا۔ (4) حضرت مریم بنت عمران کو نماز کی ادائیگی کا حکم الٰہی ہوا۔ (5) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ وہ تادم زیست نماز کی پابندی کریں۔ (6) حضرت زکریا علیہ السلام کے نماز پڑھنے کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ (7) حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نماز قائم کرنے کی وصیت کی۔ (8) اسی طرح خاتم النبیین والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حکم ہوا کہ: ﴿ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط ﴾ (9) ”اور اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دیں اور خود بھی اس پر قائم رہیں۔“

نماز کے منکر، تارک اور اس کی ادائیگی میں سستی و غفلت کرنے والوں کے لیے سخت وعیدیں قرآن و حدیث میں وارد ہیں۔نماز کے بارے میں مجرمانہ غفلت اختیار کرنے والوں کو توبہ تائب ہو کر صحیح مسلمان بن جانا چاہیے، حقیقت یہ ہے کہ نماز سے دور رہنا کفار و مشرکین اور منکرین آخرت کا طرز عمل اور شیوہ ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ ﴾ (10) ”نہ اس نے تصدیق کی نہ نماز پڑھی بلکہ تکذیب کی اور منہ موڑا۔“ دوسری جگہ فرمایا: ﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ﴾ (11) ”نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔“ نماز کے لیے بلائے

(1) ۱٤/ ابراهيم: ٤٠۔ (2) ۱۹/ مريم: ٥٥۔ (3) ۲/ البقرة: ٤٣، ٤٥، ٨٣۔
(4) ۲۰/ طٰهٰ: ١٤۔ (5) ۳/ اٰل عمرٰن: ٤٢۔ (6) ۱۹/ مريم: ٣١۔
(7) ۳/ اٰل عمرٰن: ٣٩۔ (8) ۳۱/ لقمٰن: ١٧۔
(9) ۲۰/ طٰهٰ: ١٣٢۔ (10) ۷۵/ القيامة: ٣١۔٣٢۔ (11) ۳۰/ الروم: ٣١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے کے باوجود نماز نہ پڑھنے والے مجرموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ۝ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۝ ﴾ ❶

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو (نماز پڑھو) تو وہ رکوع نہیں کرتے (نماز نہیں پڑھتے) اس دن (قیامت کو) جھٹلانے والوں کے لیے ویل ہوگی۔''

واضح رہے کہ ویل جہنم کی ایک شدید گرم وادی ہے جو جہنمیوں کی پیپ سے بہتی ہے۔

نماز کو ضائع کرنے والوں کے لیے جہنم کی وعید سناتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۝ ﴾ ❷

''پھر ایسے ناخلف لوگ ان کے جانشین بنے جنھوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی وہ عنقریب غی میں داخل ہوں گے۔'' غـــــــــیّ جہنم کی ایک گہری اور سخت عذاب والی وادی کا نام ہے۔ جہنمی اپنے جہنم میں جانے کا ایک سبب یوں بیان کریں گے: ﴿ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ۝ ﴾ ❸ ''کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔'' مزید برآں نماز کی پابندی نہ کرنے والوں کا حشر قارون، ہامان، فرعون اور ابی بن خلف جیسے بدنام زمانہ لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ ❹ اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرماتے ہیں: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝ ﴾ ❺ ''ایمان والو! تمھارے مال اور تمھاری اولاد تمھیں اللہ کے ذکر (نماز) سے غافل نہ کر دے، تو جو کوئی غفلت کرے گا تو ایسے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔''

ایک طرف مذکورہ بالا وعیدیں اور نقصانات جبکہ دوسری طرف نماز کی پابندی کرنے والوں کے لیے بشارتیں ہی بشارتیں ہیں۔ بے شمار فوائد و انعامات کا وعدہ ہے۔ نماز کے فضائل اور برکات کو مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت ذکر کیا جاتا ہے:

❶ **نماز کو ایمان قرار دیا گیا:** نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے، سولہ سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے مگر آپ کی تمنا تھی

---

❶ ۷۷/ المرسلات: ۴۸-۴۹۔ ❷ ۱۹/ مریم: ۵۹۔ ❸ ۷۴/ المدثر: ۴۳۔
❹ صحیح ابن حبان ۲۵۴۔ ❺ ۶۳/ المنافقون: ۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تحویل قبلہ کا حکم دے دیا۔ آپ ﷺ اور اہل ایمان کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے۔ بعض لوگوں کے ذہن میں خیال آیا کہ جو لوگ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے ہیں ان کی یہ نمازیں تو رائیگاں جائیں گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [1]

''اللہ تمہارے ایمان (نمازیں) قطعاً ضائع نہ کرے گا اللہ تو لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو ایمان سے تعبیر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے بغیر ایمان کی کوئی حیثیت نہیں۔

2 جان و مال محفوظ کرنے کا ایک ذریعہ: نماز ان اسباب میں سے ایک سبب ہے جن کی وجہ سے کسی کا خون اور مال محفوظ ہو جاتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَآءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)) [2]

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے قتال کرتا رہوں جب تک کہ وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اگر وہ یہ کر لیں تو انہوں نے اپنی جانیں اور مال مجھ سے محفوظ کر لیے، سوائے حقِ اسلام کے اور ان کا حساب اللہ کے حوالے ہے۔''

3 سچے مسلمان کی پہچان: کلمہ پڑھنے کے بعد مسلمان کی سب سے بڑی پہچان نماز کی پابندی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جو مسلمان تو ہو مگر نماز نہ پڑھتا ہو بلکہ وہاں تو صورت حال یہ تھی کہ منافقین بھی چار و ناچار نماز

---

[1] ٢/ البقرة: ١٤٣۔ [2] بخاری، الايمان، ح: ٢٥، مسلم، الايمان، ح: ٢٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باجماعت میں حاضر ہوتے، ہاں اگر اس بات کا امکان ہوتا کہ ان کے نماز چھوڑنے کا علم دیگر مسلمانوں کو نہیں ہوگا تو تب وہ ڈنڈی مارتے تھے جیسے عشاء اور فجر کی نماز (جو کہ اندھیرے میں پڑھی جانے والی نمازیں ہیں) میں کیا کرتے تھے۔

دیگر لوگ اگر نماز قائم نہیں کرتے تو وہ اسلامی برادری میں شامل نہیں ہو سکتے، مسلمانوں کا بھائی بننے کے لیے نماز کی پابندی لازمی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ﴾ [1]

''پھر اگر یہ توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔''

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ ﴾ [2]

''مومن تو وہ ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو یہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں وہ اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہیں۔ وہ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو مال ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں یہی سچے مومن ہیں۔ ان کے لیے پروردگار کے ہاں بڑے بڑے درجے، مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔''

آیات بالا میں حقیقی مومن بننے کے لیے نماز کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

4 عزت کا رزق: حقیقی مومنوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں رزق کریم (عزت کی روزی) بھی عطا کرے گا جیسا کہ سورۃ الانفال کی مذکورہ آیات کے حوالے سے اوپر گزرا ہے۔

[1] ۹/ التوبۃ: ۱۱۔ [2] ۸/ الانفال: ۲۔۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5 **مغفرت و بخشش کا وعدہ:** مذکورہ آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش کا وعدہ بھی کیا ہے۔ بعض احادیث مبارکہ میں بھی نمازیوں کے لیے مغفرت و بخشش کی بشارت سنائی گئی ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَلَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ)) [1]

"اللہ عزوجل نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جس نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور ان کو وقت پر ادا کیا۔ ان کا رکوع پورا کیا اور خشوع سے (یعنی دل لگا کر) پڑھا، تو اس کا اللہ پر عہد ہوگا کہ وہ اسے بخش دے اور جو ایسا نہ کرے اس کا اللہ پر عہد نہیں ہوگا، چاہے اس کو بخشے، چاہے عذاب دے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، کہنے لگا: میں نے حد کا ایک گناہ کیا ہے مجھے حد لگائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ نہیں پوچھا (کہ کون سا گناہ کیا ہے) اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو پھر وہ شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک گناہ کیا ہے۔ کتاب اللہ کے موافق مجھے سزا دیجیے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ((اَلَيْسَ مَا صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَكَ ذَنْبَكَ اَوْ قَالَ حَدَّكَ)) [2] "تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ وہ کہنے لگا جی ہاں پڑھی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: بس اللہ نے تیرے گناہ یا تیری سزا کو معاف کر دیا۔"

سبحان اللہ! کیا برکتیں ہیں نماز کی!

---

[1] ابو داود، الصلاة، المحافظة على الصلوات: ٤٢٥، مسند احمد، ٥/ ٣١٧۔

[2] بخاری، المحاربين، اذا اقر بالحد و لم يبين هل للامام ان يستر عليه، ح: ٦٨٢٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6 گناہوں کا صفایا: قرآن وحدیث میں نماز کو گناہوں کا کفارہ قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴾ [1]

''اور دن کے دونوں سروں پر نماز قائم رکھ اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرِ)) [2] ''پانچ نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو ان کے درمیان ہوئے ہوں، جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔'' ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے: ((اِنَّ كُلَّ صَلٰوةٍ تَحُطُّ مَابَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ خَطِيْئَةٍ)) [3] ''بے شک ہر نماز اپنے سے پہلے کئے گئے گناہوں کو مٹا ڈالتی ہے۔''

نمازوں کی محافظت سے نمازی کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے ایک عمدہ مثال سے سمجھایا:

((اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَراً بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ: فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)) [4] ''تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر نہر (بہ رہی) ہو جس سے وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل رہے گی؟ صحابہ نے عرض کیا: اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا: ایسے ہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ ان کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا ڈالتا ہے۔'' بعض احادیث مبارکہ میں درختوں کے پتے جھڑنے

---

[1] ١١/ هود: ١١٤۔ [2] مسلم الطهارة، الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة و رمضان الى رمضان مكفرات ح: ٢٣٣۔ [3] صحيح الجامع ١/ ٢٢٦۔

[4] بخاری، الصلاة، الصلوات الخمس كفارة، ح: ٥٢٨، مسلم، المساجد، المشى الى الصلاة تمحى به الخطايا و ترفع به الدرجات ح: ٦٦٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مثال دی گئی ہے۔ابو عثمان کا بیان ہے کہ میں سلمان کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے ایک خشک ٹہنی پکڑی اور اسے اس قدر ہلایا کہ اس کے تمام پتے گر گئے، پھر کہنے لگے: ابوعثمان! تم نے مجھ سے پوچھا کیوں نہیں کہ میں نے ایسے کیوں کیا؟ میں نے کہا: آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ کہنے لگے: میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے بھی اسی طرح اس کی خشک ٹہنی پکڑی اور اسے ہلایا۔ یہاں تک کہ اس کے تمام پتے گر گئے، پھر فرمایا: سلمان! تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں کہ میں نے ایسے کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا: آپ نے ایسے کیوں کیا؟ فرمانے لگے:

((اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هٰذَا الْوَرَقُ وَقَالَ تَعَالٰى:
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ)) [1]

"ایک مسلمان جب اچھی طرح وضو کرے اور پانچ نمازیں ادا کرے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ .... ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ [2]

"اور دن کے دونوں سروں (صبح وشام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔کچھ شک نہیں کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔"

نمازیں گناہوں کا صفایا اس وقت کرتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ادا کی گئی ہوں۔ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی ﷺ سردی کے موسم میں باہر نکلے۔درختوں کے پتے گر رہے تھے، آپ نے درخت کی ایک ٹہنی پکڑی تو اس کے پتے گرنا شروع ہو گئے اور فرمایا: ابوذر! میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا:

[1] مسند احمد ٥/ ٤٣٧، النسائی الکبری، المواعظ۔ [2] ١١/ هود: ١١٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ)) ❶

''ایک مسلمان جب اللہ کو خوش کرنے کے لئے نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے۔''

❼ **جنت میں جلدی پہنچنے کا طریقہ:** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قضاعہ قبیلے کی شاخ بَلِّی سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں نے اسلام قبول کیا، ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا۔ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بعد میں فوت ہونے والے کو شہید سے پہلے جنت میں داخل کر دیا گیا ہے، مجھے اس بات پر تعجب ہوا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ((اَوَلَيْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَهُ رَمَضَانَ وَصَلّٰى سِتَّةَ اٰلَافٍ رَكْعَةً وَكَذَا وَكَذَا رَكْعَةً صَلَاةَ سَنَةٍ)) ❷ ''کیا اس نے اس کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے، چھ ہزار رکعت نہیں پڑھی اور سال بھر اتنی نمازیں نہیں پڑھیں؟'' اس حدیث سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کس قدر و منزلت والا عمل ہے! کاش کہ اہلِ اسلام کو اس کی خبر ہو!

❽ **اللہ تعالیٰ کی مدد کے حصول کا ذریعہ:** نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے۔ مشکلات میں نماز مومن کا سہارا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرماتے ہیں:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴾ ❸

''ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کرو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' یہی حکم اسی سورت میں ان الفاظ میں دیا گیا:

﴿ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴾ ❹

''صبر اور نماز کے ذریعے سے (اللہ کی) مدد طلب کرو۔ اور یہ (نماز کی پابندی) بہت بھاری کام (نظر آتا) ہے۔ مگر عاجزی کرنے والوں کے

---

❶ مسند احمد ٥/ ١٧٩۔ ❷ مسند احمد ١/ ١٦٣۔

❸ ٢/ البقرة: ١٥٣۔ ❹ ایضا: ٤٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے (مشکل نہیں)''

نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے سلسلے میں ہمیں سیرۃ النبی ﷺ سے رہنمائی ملتی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

((کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰی)) [1] ''نبی ﷺ کو جب بھی کوئی اہم کام (مشکل معاملہ) پیش آ جاتا تو آپ نماز ادا کیا کرتے تھے۔''

[9] **روشنی حاصل کرنے کا طریقہ:** نبی اکرم ﷺ نے نماز کو روشنی قرار دیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ((اَلصَّلٰوةُ نُوْرٌ)) [2] ''نماز نور ہے۔'' اس سے اہل ایمان کی بصیرت اور دل روشن ہوتے ہیں، انہیں جلاء ملتی ہے۔ اسی لئے نماز کو پرہیز گاروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کہا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ((جُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیَّ فِی الصَّلَاةِ)) [3] ''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔'' نبی اکرم ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ((یَا بِلَالُ اَقِمِ الصَّلَاةَ وَاَرِحْنَا بِهَا)) [4] ''بلال! نماز قائم کرو اور اس سے ہمیں راحت پہنچاؤ!''

نماز کی نورانی کرنوں سے مستنیر ہو کر زندگی کی تاریکیاں اجالوں میں بدل جاتی ہیں۔ آخرت کی منازل طے کرنے کے لئے اور قیامت کی ظلمتوں میں نماز اہل ایمان کے لئے باعث نور ہو گی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک دن نماز کا تذکرہ فرما رہے تھے تو آپ نے فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ نُوْرٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ)) [5] ''جو شخص اس کی حفاظت کرے گا یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا باعث ہو گی اور جس نے اس کا خیال نہ رکھا اس کے لئے نہ کوئی نور ہو گا، نہ برہان اور نہ نجات۔''

---

[1] مسند احمد ۵/ ۳۸۸۔ [2] مسلم، الطهارة، ح ۲۲۳۔

[3] مسند احمد، ح: ۱۳۵۲۶، نسائی، عشرة النساء ح: ۳۶۸۰-۳۶۸۱۔

[4] ابو داؤد، الادب، فی صلاة العتمة۔ ح: ۴۹۸۵، مسند احمد ۵/ ۳۶۴۔

[5] مسند احمد ۲/ ۱۶۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑩ **اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ:** فرض نماز اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں ہے:((وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ)) ❶ ''میرا بندہ میرا قرب حاصل کرنے کے لئے جو اعمال بجالاتا ہے اس میں میرے نزدیک اس سے محبوب عمل کوئی نہیں جو کہ میں نے اس پر فرض کر دیا ہو۔'' بدنی فرائض میں سے سب سے بڑا فرض نماز ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ ❷ ''سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ۔''

ارشاد نبوی ہے:((اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ)) ❸ ''اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب بندہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے۔لہٰذا (اِس حالت میں) خوب دعا کرو۔''

⑪ **اللہ تعالیٰ کے حوالے:** نمازی اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں ہوتا ہے جیسا کہ ایک حدیث مبارکہ میں صبح کی نماز کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكَ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ يُدْرِكُهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِی نَارِ جَهَنَّمَ)) ❹

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے وہ اللہ کے ذمے (یعنی امان میں) ہو جاتا ہے، کہیں اللہ تم سے اپنی امان کے بارے میں پوچھ نہ لے،جس سے اللہ نے پوچھ لیا اس کی شامت آ جائے گی اور اللہ اسے منہ کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔''

اِس حدیث مبارکہ میں نمازی کی فضیلت اور اس کو نقصان پہنچانے والے کے لئے وعید بیان کی گئی ہے۔

---

❶ بخاری، الرقاق، التواضع، ح: ٦٥٠٢۔ ❷ ٩٦/ العلق: ١٩۔
❸ مسلم، الصلاۃ، ما یقال فی الرکوع والسجود، ح: ٤٨٢۔ ❹ مسلم، المساجد ومواضع الصلوۃ، فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، ح: ٦٥٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑫ **اللہ تعالیٰ سے لَو لگ گئی:** جب کوئی شخص نماز میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر مسلسل اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَخَلَ فِيْ صَلَاتِهٖ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَلَا يَنْصَرِفُ عَنْهُ حَتّٰى يَنْقَلِبَ اَوْ يُحْدِثَ حَدَثَ سُوْءٍ)) [1]

''جب کوئی شخص نماز میں داخل ہوتا ہے تو اللہ اپنے چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اس وقت تک نظرِ کرم نہیں ہٹاتا جب تک کہ وہ نماز سے فارغ نہ ہو جائے یا بے وضو نہ ہو جائے۔''

⑬ **شکر گزاری کا طریقہ:** نماز اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ کا جو ہم پر فضل و کرم ہے اس پر ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ جس پر جتنے زیادہ احسانات ہوں اس کو اسی قدر اللہ تعالیٰ کا زیادہ شکر ادا کرنا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نماز میں بہت زیادہ محنت کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے قدموں پر ورم پڑ جاتے تھے، جب لوگ اس بارے میں استفسار کرتے تو آپ ﷺ فرماتے:

((اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا)) [2] ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔'' تو گویا نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے حکم شکر گزاری کی تعمیل ہوتی ہے۔

⑭ **رحمتِ رب کے نازل ہونے کا سبب:** اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے نزول کے کئی اسباب بیان کیے ہیں، ان میں سے ایک نماز کی پابندی بھی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝﴾ [3]

''اور نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

---

[1] ابن ماجه، اقامة الصلوة، المصلی يتنخم ح: ١٠٢٣۔

[2] بخاری، التهجد، ح: ١١٣٠، التفسير، قوله: ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك، مسلم، المنافقين، اكثار الاعمال والاجتهاد فی العبادة، ح: ٢٨٢٠۔

[3] ٢٤/ النور: ٥٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کے تین اسباب بیان کیے گئے ہیں ان میں سب سے پہلے نماز ہے۔

⑮ اصلاحِ اخلاق و کردار: انسان کی اخلاقی تربیت کے لئے نماز اہم کردار ادا کرتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۝ ﴾ ❶

''بے شک انسان بڑے کچے دل والا بنایا گیا ہے۔جب اس پر مصیبت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے مگر وہ (لوگ اس عیب سے مبرا ہیں) جو نماز پڑھنے والے ہیں جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔''

ایک اور آیت کریمہ میں فرمایا:

﴿ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ۖ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ۝ ﴾ ❷

''اور نماز قائم کر،یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔''

تفسیر احسن البیان میں ہے:''نماز بے حیائی اور برائی کے روکنے کا سبب اور ذریعہ بنتی ہے،جس طرح دواؤں کی مختلف تاثیرات ہیں اور کہا جاتا ہے کہ فلاں دوا فلاں بیماری کو روکتی ہے اور واقعتاً ایسا ہوتا ہے لیکن کب؟ جب دو باتوں کا التزام کیا جائے:ایک یہ کہ دوا کو پابندی کے ساتھ اس طریقے اور شرائط کے ساتھ استعمال کیا جائے جو حکیم اور ڈاکٹر بتلائے۔دوسرا پرہیز،ایسی چیزوں سے اجتناب کیا جائے جو اس دوائی کے اثرات کو زائل کرنے والی ہوں۔اسی طرح نماز کے اندر بھی یقیناً اللہ نے ایسی روحانی تاثیر رکھی ہے کہ یہ انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے لیکن اسی وقت جب نماز کو سنت نبوی کے مطابق ان آداب و شرائط

---

❶ ۷۰/ المعارج: ۱۹-۲۳۔ ❷ ۲۹/ العنکبوت: ۴۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ پڑھا جائے جو اس کی صحت وقبولیت کے لیے ضروری ہیں۔ مثلاً اس کے لیے پہلی چیز اخلاص ہے،

ثانیاً: طہارت قلب، یعنی نماز میں اللہ کے سوا کسی اور کی طرف التفات نہ ہو۔

ثالثاً: باجماعت اوقات مقررہ پر اس کا اہتمام۔

رابعاً: ارکان صلوٰۃ (قراءت، رکوع، قومہ، سجدہ وغیرہ) میں اعتدال واطمینان۔

خامساً: خشوع وخضوع اور رقت کی کیفیت۔

سادساً: مواظبت یعنی پابندی کے ساتھ اس کا التزام۔

سابعاً: رزق حلال کا اہتمام۔

ہماری نمازیں آداب وشرائط سے عاری ہیں، اس لیے ان کے وہ اثرات بھی ہماری زندگی میں ظاہر نہیں ہو رہے ہیں جو قرآن کریم میں بتلائے گئے ہیں۔

بعض نے اس کے معنی امر کے کیے ہیں۔ یعنی نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ بے حیائی کے کاموں سے اور برائی سے رک جائے۔"

16 دوہرا اجر: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ)) [1]

"یہ نماز (عصر) تم سے پہلے لوگوں کو دی گئی لیکن انہوں نے اسے ضائع کر دیا۔ جو شخص اس کا خیال رکھے گا اسے دوگنا اجر دیا جائے گا۔"

17 فرشتوں کی گواہی: نماز کے حق میں فرشتے شہادت دیتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ

[1] مسلم، فضائل القرآن، الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ)) [1]

''کئی فرشتے تمہارے پاس رات کو آتے جاتے ہیں اور کئی دن کو، وہ فجر اور عصر کی نماز کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں جو رات تمہارے ہاں ٹھہرتے ہیں اور ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ تمہیں خوب جانتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں: جب وہ ان کے پاس سے روانہ ہوئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس پہنچے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے۔''

18 **فلاح ونجات:** آخرت کی کامیابی کے منجملہ اسباب میں سے ایک نماز کی پابندی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المومنون کے آغاز میں اہل ایمان کی فلاح کا اعلان کیا ہے۔ پھر ان کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ﴾ [2]

''جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔''

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ﴾ [3]

''جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔''

نبی ﷺ نے نماز کو نجات کا سبب قرار دیا ہے۔ [4]

طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: نجد والوں میں سے ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہم بھن بھن اس کی آواز سنتے تھے اور اس کی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی یہاں تک کہ وہ نزدیک آ پہنچا، تب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ: لَا

[1] بخاری، بدء الخلق، ذکر الملائکۃ، ح: ۳۲۲۳، المواقیت، فضل صلاۃ العصر، ح: ۵۵۵، مسلم، المساجد ومواضع الصلاۃ، فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظۃ علیھما ح: ۶۳۲۔ [2] ۲۳/ المؤمنون: ۲۔ [3] ایضًا: ۹۔
[4] مسند احمد ۲/ ۱۶۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةً قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ)) ❶

''اسلام میں دن رات پانچ نمازیں فرض ہیں۔اس نے کہا: بس اس کے سوا تو اور کوئی نماز مجھ پر نہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں مگر تو نفل پڑھے (تو اور بات ہے)۔آپ نے رمضان کے روزوں کی فرضیت بیان کی۔اس نے کہا: اس کے علاوہ تو اور روزے مجھ پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں مگر تو نفل رکھے (تو علیحدہ بات ہے)۔طلحہ نے کہا: اللہ کے رسول نے اس سے زکوٰۃ کا بیان کیا۔ وہ کہنے لگا: بس اور تو کوئی صدقہ مجھ پر نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں مگر تو نفل صدقہ دے (تو درست ہے)۔ راوی نے کہا: پھر وہ شخص واپس مڑا تو یوں کہتا جاتا تھا: اللہ کی قسم! میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا۔رسول اللہ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو مراد کو پہنچ گیا۔''
یعنی کامران ہو گیا۔

⑲ **جنت میں داخلہ:** نماز کی پابندی کرنے والوں کو رسول اکرم ﷺ نے جنت کی نوید سنائی ہے۔نماز جنت میں داخل کرنے کا سبب ہے۔ایک آدمی نے اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا:

((اَرَاَيْتَ اِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَاَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ اَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا اَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ نَعَمْ: قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا)) ❷

---

❶ بخاری، الایمان، الزکوۃ من الاسلام وقولہ تعالیٰ: وما امروا الا لیعبدوا اللّٰہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلٰوۃ ویوتوا الزکوۃ وذلک دین القیمۃ، ح: ٤٦۔ ❷ مسلم، الایمان، بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ وان من تمسک بما امر بہ دخل الجنۃ، ح: ١١٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر میں فرض نماز ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال سمجھوں اور حرام کو حرام۔ اس سے زیادہ کچھ نہ کروں تو کیا جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہ شخص کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ کچھ نہ کروں گا۔''

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

((اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّةَ قَالَ مَالَهٗ مَالَهٗ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَرَبٌ مَالَهٗ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ)) [1]

''مجھے کوئی ایسا کام بتلایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ لوگ کہنے لگے: اس کو کیا ہوا ہے؟ (اس کے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں ضرورت کیوں نہیں؟ یہ تو بہت ضروری بات ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا) اللہ کی عبادت کرو، نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو۔''

(20) اگر جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتے ہو تو ......: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا:

((دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا)) [2]

''مجھے ایسا کام بتا دیجیے جب میں اسے کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔

[1] بخاری، الزکاۃ، وجوب الزکوۃ وقول اللہ تعالی: واقیموا الصلوۃ اتوا الزکوۃ ح: ۱۳۹۶۔

[2] ایضًا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرتا رہ۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا، فرض نماز درستی سے ادا کرتا رہ، فرض زکوٰۃ دیتا رہ اور رمضان کے روزے رکھتا رہ۔ وہ گنوار کہنے لگا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس میں اضافہ نہیں کروں گا! جب وہ واپس چلا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کو جنتی آدمی دیکھنا اچھا لگتا ہو، تو وہ اس شخص کو دیکھے۔"

21 **جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ)) [1]

"جو بندہ پانچ نمازیں پڑھتا ہے، رمضان کے روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے اور سات بڑے گناہوں سے بچتا ہے اس کے لئے جنت کے (آٹھوں) دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اسے کہا جاتا ہے: سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا۔"

22 **عزت و تکریم کا راز:** نماز کی پابندی کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے عزت و تکریم کا اعلان کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝﴾ [2]

"اور جو اپنی نماز کی خبر رکھتے ہیں یہی جنتوں میں عزت سے ہوں گے۔"

22 **نیک بختی کی ایک دلیل:** ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((صَلَاةٌ فِيْ اِثْرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ)) [3]

"ایک کے بعد دوسری نماز اس حال میں ادا کرنا کہ ان دونوں نمازوں کے مابین کوئی لغو فعل سرزد نہ ہوا ہو، یہ علیین میں نامہ اعمال لکھے جانے کا سبب ہے۔"

علیین ابرار کے اعمال ناموں کا دفتر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] نسائی، الزکاۃ، وجوب الزکاۃ، صحیح ابن خزیمہ: ۱/ ۱۶۳۔

[2] ۷۰/ المعارج: ۳۴-۳۵۔ [3] صحیح ابی داود، ح: ۵۲۲، ۱۱۴۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ۝ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ۝ ﴾ [1]

''یقیناً یقیناً نیکوکاروں کا نامہ اعمال علیین میں ہے۔ تجھے کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ (وہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے۔ مقرب (فرشتے) اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔''

(24) نمازی صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ: ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا:

((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ شَهِدْتُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَاَدَّيْتُ الزَّكَاةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهُ فَمِمَّنْ اَنَا؟ قَالَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ)) [2]

''اللہ کے رسول! اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پانچ نمازیں پڑھوں، زکوٰۃ ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں اور اس کا قیام کروں تو میں کن لوگوں میں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: صدیقوں اور شہیدوں میں۔''

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نماز ان اعمال میں سے ہے جن کے کرنے کی وجہ سے آدمی کو منعم علیہم (انعام یافتہ لوگوں) کا ساتھ نصیب ہوتا ہے۔

وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

---

[1] ٨٣/ المطففين: ١٨-٢١۔

[2] مسند بزار، كشف الاستار، ١/ ٢٢، صحيح ابن حبان، الاحسان، ٥/ ١٨٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا شوق

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔قائم کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کیا جائے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے نماز با جماعت ادا کرنے کا حکم دیا،ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا الزَّكَوٰةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّٰكِعِينَ ۝ ﴾ ❶

''اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی اس قدر اہمیت ہے کہ صلاۃ الخوف کو بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی تعلیم دی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ ﴾ ❷

''جب تم ان میں ہو اور ان کے لئے نماز کھڑی کرو تو چاہئے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے ہتھیار لئے کھڑی ہو۔''

جب حالت جنگ میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی تلقین کی گئی ہے تو عام حالات میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو کیونکر ترک کیا جا سکتا ہے۔جو لوگ نماز کی دعوت (اذان) سن کر بھی جماعت میں شامل نہ ہوں وہ مبتلائے عذاب ہوں گے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَٰشِعَةً أَبْصَٰرُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَٰلِمُونَ ۝ ﴾ ❸

''جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔نگاہیں نیچی ہوں گی اور ان پر ذلت وخواری چھا رہی ہوگی حالانکہ یہ سجدے کے لیے (اس وقت بھی) بلائے جاتے تھے جبکہ

❶ ٢/ البقرة:٤٣۔ ❷ ٤/ النساء: ١٠٢۔ ❸ ٦٨/ القلم: ٤٢، ٤٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح سالم تھے۔"

کسی بھی مسلمان کے لئے جواذان کی آواز سنے، جائز نہیں کہ وہ بلا عذر شرعی جماعت میں حاضر نہ ہو، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی مسجد میں لانے والا نہیں۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی رخصت طلب کی کہ وہ اپنے گھر میں نماز ادا کرلیا کرے۔ آپ نے اسے اجازت دے دی۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ نے اسے بلایا اور اس سے پوچھا: ((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ)) (نماز کی اذان سنتے ہو؟) اس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا: أَجِبْ (اس کو قبول کرو) [1]

مؤذن رسول ابن ام مکتوم سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! مدینے میں کیڑے مکوڑے (سانپ، بچھو وغیرہ) اور درندے بہت ہیں (لہٰذا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت عنایت فرمائیں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا:

((تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَحَيَّهَلًا)) [2] اگر تم حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح سنتے ہو تو مسجد میں آکر نماز پڑھا کرو۔"

قارئین کرام! غور فرمائیں! جب ایک نابینا شخص کو فرض نماز گھر میں ادا کرنے کی شرعاً اجازت نہیں تو پھر ایک تندرست و توانا اور بینا آدمی کو کیونکر ہو سکتی ہے؟

شیطان کے تسلط اور غلبے سے بچانے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ باجماعت نماز ادا کریں۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةِ)) [3]

[1] مسلم، المساجد، يجب اتيان المسجد على من سمع النداء، ح: ٦٥٣۔
[2] ابو داود، الصلاة، باب فى التشديد فى ترك الجماعة، ح: ٥٥٣۔
[3] ايضًا، ح: ٥٤٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جس بستی یا دیہات میں تین آدمی ہوں اگر ان میں با جماعت نماز کا اہتمام نہ کیا جائے تو ان پر یقیناً شیطان غالب آ گیا ہوتا ہے لہٰذا تم جماعت کو لازم پکڑو، یقیناً بھیڑیا اس بکری کو کھا جاتا ہے جو ریوڑ سے دور رہتی ہے۔“

مذکورہ بالا آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ میں ترک جماعت کے بیان کردہ نقصانات اور وعیدوں سے بچنے کے لئے جماعت کی پابندی لازمی امر ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے کئی انعامات کا اعلان کیا ہے۔ چند اہم انعامات اور فضائل کا تذکرہ مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت کیا جاتا ہے:

1 پچیس اور ستائیس گنا اجر وثواب: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اجر اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس اور ستائیس گنا زیادہ ملتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاةٍ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا)) [1]
”آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ (اجر وثواب کا باعث) ہے۔“ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً)) [2]
”جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا بہتر ہے۔“

اگر کسی کو ایک ہزار کی بجائے پچیس یا ستائیس ہزار روپے مل رہے ہوں تو کون عقلمند ہے جو پچیس یا ستائیس ہزار کو چھوڑ کر ایک ہزار روپیہ لے گا۔ لیکن جماعت کے بارے میں ہمارا طرزِ عمل لائق صد افسوس ہے کہ ہم محض سستی اور لاپروائی کی وجہ سے جماعت کو ضائع کر دیتے ہیں۔ الا من رحم ربی۔

مذکورہ بالا احادیث میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب پچیس اور ستائیس گنا بیان ہوا ہے۔ اس کی شارحین حدیث نے کئی توجیہات ذکر کی ہیں جن میں چند اہم مندرجہ

---

[1] بخاری، الاذان، فضل صلاة الفجر فی جماعة، مسلم، المساجد، فضل صلاة الجماعة، ح: ٦٤٩۔ [2] بخاری، الاذان، فضل صلاة الجماعة، ح: ٦٤٥، مسلم، المساجد، فضل صلاة الجماعة، ح: ٦٥٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل ہیں:

i ۔ نمازیوں کے حال میں فرق کی وجہ سے بعض کو پچیس اور بعض کو اخلاص کی وجہ سے ستائیس گنا اجر دیا جاتا ہے۔

ii ۔ سری نمازوں میں پچیس جب کہ جہری نمازوں میں ستائیس گنا اجر دیا جاتا ہے۔

iii ۔ شروع شروع میں پچیس درجہ زیادہ ثواب تھا بعد میں ستائیس درجہ ہو گیا کہ اس امت پر انعامات کی بارش بڑھتی ہی چلی گئی ہے۔

iv ۔ قریب سے آنے والوں کو پچیس جب کہ دور سے آنے والوں کو ستائیس گنا اجر ملتا ہے۔

v ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نمازی کم ہوں تو پچیس جب کہ نمازی زیادہ ہوں تو ستائیس گنا اجر ملے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

2 نمازیوں اور اجر میں اضافہ ساتھ ساتھ: جماعت میں نمازیوں کی تعداد جس قدر زیادہ ہو اسی قدر اجر زیادہ ملتا ہے۔ جوں جوں نمازیوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے توں توں اجر وثواب میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک لمبی حدیث کے آخر میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلَاتَهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَكُلَّمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)) [1]

''ایک شخص کی دوسرے شخص کے ساتھ نماز اکیلے آدمی کی نماز سے افضل ہے، اس کی دو آدمیوں کے ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز سے بہتر ہے اور جتنی تعداد زیادہ ہو اتنی ہی اللہ کو زیادہ محبوب ہوتی ہے۔''

3 سو آدمیوں کی نماز سے افضل: حضرت ثابت بن اشیم لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] مسند احمد٥/ ١٤٠، ابوداود، الصلاة، فی فضل صلاة الجماعة، ح: ٥٥٤، نسائی، الامامة، الجماعة اذا كانوا اثنين۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((صَلَاۃُ الرَّجُلَیْنِ یَؤُمُّ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ اَزْکٰی عِنْدَاللّٰہِ مِنْ صَلَاۃِ اَرْبَعَۃٍ تَتْرٰی وَصَلَاۃُ اَرْبَعَۃٍ اَزْکٰی عِنْدَاللّٰہِ مِنْ صَلَاۃِ ثَمَانِیَۃٍ تَتْرٰی وَصَلَاۃِ ثَمَانِیَۃٍ یَؤُمُّ اَحَدُھُمْ اَزْکٰی عِنْدَاللّٰہِ مِنْ صَلَاۃِ مِائَۃٍ تَتْرٰی)) [1]

''دو آدمیوں کی باجماعت نماز اللہ کے نزدیک چار آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے افضل ہے، چار آدمیوں کی باجماعت نماز آٹھ آدمیوں کی الگ الگ نماز سے افضل ہے اور آٹھ آدمیوں کی باجماعت نماز سو آدمیوں کی انفرادی نماز سے افضل ہے۔''

4 اللہ تعالیٰ کی پسند: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ((اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَیُعْجَبُ مِنَ الصَّلَاۃِ فِی الْجَمْعِ)) [2] ''اللہ تبارک وتعالیٰ نماز باجماعت کو بہت زیادہ پسند کرتے ہیں۔''

ہدایت کی راہیں: ہدایت کی راہوں میں سے ایک راہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

((مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَلْقَی اللّٰہَ تَعَالٰی غَداً مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ، حَیْثُ یُنَادٰی بِھِنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی............)) [3]

''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ کل (قیامت کو) اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ مسلمان ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جب ان کے لئے اذان دی جائے۔ اس لئے کہ اللہ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر فرمائے ہیں۔ اور یہ نمازیں بھی ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اور اگر تم نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو گے جیسے یہ پیچھے

---

[1] مسند بزار، الصلاۃ، فضل الصلاۃ فی الجماعۃ، معجم کبیر طبرانی ۱۹/ ۳۶۔

[2] مسند احمد ۲/ ۵۰۔

[3] مسلم، المساجد، صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی، ح: ٦٥٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو تم اپنے پیغمبر کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے پیغمبر کی سنت چھوڑ دی تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور میں نے تو اپنے لوگوں کا یہ حال دیکھا ہے کہ نماز سے وہی منافق پیچھے رہتا جو کھلم کھلا منافق ہوتا۔ (حقیقی مسلمانوں کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا شوق اس قدر ہوتا کہ مریض قسم کے) آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے سے لایا جاتا اور صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔"

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ)) [1]

"ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ہدایت کے طریقے سکھلائے اور ہدایت کے طریقوں میں سے اس مسجد میں نماز پڑھنا بھی ہے جس میں اذان دی جاتی ہے۔"

5 قبولیتِ دعا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والا جب آمین کہتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے جو وہ سورۃ الفاتحۃ کی صورت میں کر رہا ہوتا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ: غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ)) [2]

"جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی بنایا کرو۔ تم میں ایک شخص امامت کروائے۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔"

6 مغفرت کا ذریعہ: جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے جب سب لوگ آمین کہتے ہیں تو فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر آمین کہتے ہیں، فرشتوں اور نمازیوں کی آمین کی موافقت نمازیوں کے سابقہ صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

[1] ایضاً۔ [2] مسلم، الصلاۃ، التشھد فی الصلاۃ، ح: ٤٠٤، ابوداود، الصلاۃ، التشھد، ح: ٩٧٢، مسند احمد، ٤/ ٤٠٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) [1]

''جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو، جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے مطابق ہوگی اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ دوسری روایت اس طرح ہے: جب کوئی شخص آمین کہے اور فرشتے آسمانوں میں آمین کہیں اور یہ دونوں آمین ایک دوسرے سے مل جائیں تو اس کے پہلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔''

ایک اور حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے مسجد میں جتنے لوگ ہوتے ہیں سب کی مغفرت ہوجاتی ہے ارشاد نبوی ہے:

((وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ كَلَامُهٗ كَلَامَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لِمَنْ فِي الْمَسْجِدِ)) [2] ''جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو! کسی کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے مل جائے تو مسجد میں موجود تمام لوگوں کو بخش دیا جائے گا۔''

نوٹ: اٰمین کا معنی ہے اللہ قبول فرما! الٰہی ایسا ہی کر! ایسا ہی ہو (جیسا کہا گیا ہے)

سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی عالم نزع میں فرمانے لگے: میں تمہیں صرف ثواب کی نیت سے ایک حدیث سناتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، پھر انہوں نے وہ حدیث بیان کی جس میں ہے کہ جب آدمی وضو کر کے مسجد میں نماز کے لئے جاتا ہے تو اس کے ایک ایک قدم کے بدلے نیکی لکھی جاتی ہے اور گناہ معاف کیے جاتے ہیں اس حدیث کے آخر میں ہے:

[1] بخاری، الاذان، جهرالماموم بالتامين، ح: ۷۸۰، مسلم، الصلاة، التسميع والتحميد والتامين، ح: ۴۱۰۔ [2] نسائی، الافتتاح، الامر بالتامين خلف الامام۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((فَلْيُقَرِّبْ اَحَدُكُم اَوْ لِيُبَعِّدْ فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِىْ جَمَاعَةٍ غُفِرَلَهٗ)) ❶

''کوئی شخص نزدیک رہتا ہو یا دور، جب وہ مسجد میں پہنچ کر باجماعت نماز ادا کرے تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔''

❼ **نماز باجماعت ادا کیے بغیر جماعت کا ثواب:** اگر کوئی شخص مسجد میں نماز باجماعت کی نیت سے جائے مگر جب وہ پہنچے تو جماعت ہو چکی ہو تو اس کو اتنا ہی اجر دیا جاتا ہے جتنا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ ایک انصاری صحابی سے مروی مذکورہ حدیث میں غُفِرَلَهٗ کے بعد یہ الفاظ ہیں:

((فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلُّوا بَعْضًا وَبَقِىَ بَعْضٌ صَلّٰى مَا اَدْرَكَ وَاَتَمَّ مَا بَقِىَ كَانَ كَذٰلِكَ فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلُّوْا فَاَتَمَّ الصَّلَاةَ كَانَ كَذٰلِكَ)) ❷

''اگر کچھ نماز پڑھی جانے کے بعد آئے تو جتنی نماز مل جائے ان کے ساتھ پڑھے اور باقی ماندہ کو مکمل کر لے تب بھی ایسے ہی (اسے بخش دیا جاتا ہے) اور اگر پوری نماز مکمل ہونے کے بعد آئے تو وہ نماز پڑھے تب بھی اس کا یہی ثواب ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَجْرِهِمْ شَيْئًا)) ❸

''جو شخص اچھی طرح وضو کرے، مسجد میں جائے اور دیکھے کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں، اللہ اسے ان لوگوں کے برابر اجر دیتا ہے جنھوں نے باجماعت

❶ ابو داود، الصلاة، ماجاء فى الهدى فى المشى الى الصلاة، ح: ٥٦٣۔ ❷ ایضًا۔

❸ ابو داود، الصلاة، فيمن خرج يريد الصلاة فسبق بها، ح: ٥٦٤؛ نسائى، الامامة، حد ادراك الجماعة، ح: ٨٥٦، حاكم ١/ ٢٠٨، ٢٠٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز ادا کی لیکن ان کے ثواب میں اس کی وجہ سے کچھ کمی واقع نہیں ہوتی۔"

8 **مسجد میں جماعت کے انتظار کا اجر:** جماعت کے انتظار میں بیٹھنا بھی بہت زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اور انتظار کرنے والا ایسے ہی ہوتا ہے جیسے ایک آدمی مسلسل حالت نماز میں رہا۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی جماعت آدھی رات تک مؤخر کردی، پھر نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

((صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا)) [1]

"دیگر لوگ تو نماز پڑھ کر سو گئے اور تم جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو برابر نماز کی حالت میں ہو۔"

9 **رات بھر قیام کرنے کے برابر اجر:** عشاء اور فجر کی نماز با جماعت پڑھنے والے کو اجر اتنا ملتا ہے کہ جیسے اس نے ساری رات عبادت کی۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ)) [2]

"جس نے جماعت سے عشاء کی نماز پڑھی تو اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو اس نے گویا ساری رات نماز پڑھی۔"

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ الْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ)) [3]

"جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس کے لئے آدھی رات کے قیام کا ثواب ہے اور جس نے عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو اس کے لئے پوری رات کے قیام کے برابر اجر ہے۔"

---

[1] بخاری، الصلاة، وقت العشاء الى نصف الليل، ح: ٥٧٢ـ [2] مسلم، المساجد، فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، ح: ٦٥٦ـ [3] ترمذی، الصلاة، ح: ٢٢١

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ذوق وشوق سے تھوڑی سی ہمت اور کوشش کی جائے تو بہت بڑا اجر حاصل کیا جاسکتا ہے۔نماز تو ویسے بھی مسلمان نے پڑھنا ہی ہوتی ہے۔

⑩ **اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں:** جو مسلمان فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا محافظ بن جاتا ہے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)) [1]

''جوشخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے وہ اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔''

مگر آج مسلمانوں کی بے حسی اور لاپروائی دیکھئے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اہتمام نہیں کرتے، برطانیہ سے ہمارے دوست (حافظ شاہد محمود باجوہ حفظہ اللہ) نے بتایا کہ ایک آدمی صبح کی نماز پڑھنے کے لئے ایک مسجد میں آتا ہے، اس نے دستک دی تو امام نے مسجد کا دروازہ کھولا اور پوچھا کون ہے تُو؟ اس نے کہا: نماز کے لئے آیا ہوں۔ تو امام نے جواب دیا کہ یہاں تو صبح کی نماز پڑھنے کے لئے آج تک کوئی نہیں آیا، جا آرام کر اور مجھے بھی سونے دے!

مسلم ممالک کے بڑے شہروں میں بھی کچھ ایسی ہی صورت حال دیکھنے کو ملتی ہے کہ فجر کی نماز میں نمازیوں کی تعداد نسبتاً بہت کم ہوتی ہے۔

---

[1] ابن ماجه، الفتن، المسلمون فی ذمة الله عزوجل، ح: ٣٩٤٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں صحیح صف بندی کا شوق

نماز با جماعت کا اجر وثواب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز میں لائنیں درست بنائی جائیں۔ نبی اکرم ﷺ صفیں درست کرنے کا بہت زیادہ اہتمام کرتے اور حکم دیتے۔ نیز غلط صفیں بنانے پر نبی اکرم ﷺ نے کئی وعیدیں بھی بیان کیں۔

ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِي مِنكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) [1]

''برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نہ ہٹو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ نیز میرے قریب وہ کھڑے ہوں جو کہ بہت سمجھدار ہیں، پھر جو ان سے قریب ہوں اور پھر جو ان سے قریب ہوں۔''

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت پڑنے پر خود نبی اکرم ﷺ اپنے دست مبارک سے نمازیوں کی صفیں درست کرتے، اگر کوئی آگے بڑھا ہوا ہوتا تو اس کو کندھے سے پکڑ کر پیچھے کر دیتے اور جو پیچھے ہوتا اسے بھی کندھے سے پکڑ کر صف میں برابر کرتے۔

نعمان بن بشیر فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ)) [2]

''تم ضرور اپنی صفوں کو درست کرو ورنہ اللہ تمہارے چہروں کے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔''

ایک اور حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں برابر کیا کرتے تھے حتی کہ ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ان سے تیر کی لکڑی برابر فرما رہے ہوتے اور یہ سلسلہ جاری رہا تاوقتیکہ آپ نے سمجھا کہ ہم لوگ اس بات کو آپ سے معلوم کر چکے ہیں، پھر ایک روز آپ نکلے تو کھڑے ہو گئے تھے کہ آپ تکبیر کہتے، اتنے میں آپ نے ایک آدمی دیکھا جس کا سینہ صف سے آگے نکلا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا:

---

[1] مسلم، الصلاۃ، تسویۃ الصفوف واقامتها، ح: ٤٣٢۔ [2] بخاری، الاذان، تسویۃ الصفوف عندالاقامۃ، ح: ٧١٧، مسلم، الصلاۃ، تسویۃ الصفوف واقامتها، ح: ٤٣٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ)) ❶

''اللہ کے بندو! تم لوگ ضرور بالضرور اپنی صفیں برابر کرلو گے ورنہ اللہ تمہارے چہروں میں مخالفت ڈال دے گا۔''

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ صفیں سیدھی کرنے کا انتہائی زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے نیز ٹیڑھی صفوں کے روحانی طور پر برے اثرات پر مرتب ہوتے ہیں۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں صفوں کو پختہ دیوار کی طرح باہم ملانے اور سیدھا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَاَرَى الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ)) ❷

''صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہو اور ایک صف دوسری صف سے نزدیک رکھو اور گردنوں کو بھی برابر رکھو قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں دیکھتا ہوں شیطان کو صف کے اندر جو جگہ خالی ہوتی ہے وہاں سے گھس آتا ہے گویا وہ بکری کا بچہ ہے۔''

مذکورہ راوی سے ہی روایت ہے کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

((اَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا)) ❸

''صفوں کو سیدھا کرو اور چونا گچ دیوار کی طرح ہو جاؤ۔''

صفیں سیدھی کرنے اور بنیان مرصوص کی طرح کھڑے ہونے کا جو حکم نبی ﷺ نے دیا تھا اس کی وضاحت یا عملی شکل صحابہ سے یوں ملتی ہے:

((وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ)) ❹

''ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھ والے کے کندھے سے اپنا کندھا اور اس

❶ مسلم ایضًا۔ ❷ ابوداود، الصلاة، تسوية الصفوف، ح: ٦٦٧؛ نسائی، الامامة، حث الامام على رص الصفوف والمقاربة بينها، ح: ٨١٦۔

❸ بخاری، الاذان، الزاق المنكب بالمنكب والقدم بالقدم، ح: ٧٢٥؛ مسلم، الصلوة، تسوية الصفوف واقامتها، ح: ٤٣٤۔ ❹ بخاری، ایضًا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاؤں سے اپنا پاؤں ملاتا تھا۔"

صحیح صف بندی اور اگلی صفوں میں کھڑے ہونے کے بہت سے فضائل احادیث نبویہ میں بیان ہوئے ہیں۔ چند فضائل احادیث صحیحہ کی روشنی میں مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت دیے جاتے ہیں:

❶ **فرشتوں کی رب کے حضور صف بندی سے مشابہت:** حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا:

((اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ)) ❶

"تم لوگ اس طرح صف باندھا کرو جس طرح بارگاہ الٰہی میں فرشتے صف بستہ رہتے ہیں۔ ہم نے پوچھا یارسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے پاس کیسے صفیں باندھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: سب سے پہلے اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔"

عام طور پر اس معاملے میں نمازی بہت بے پروائی کرتے ہیں۔ اگلی صفوں میں جگہ باقی ہوتی ہے اور وہ پچھلی صفوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ الا من ھدی اللہ۔

❷ **کمالِ نماز، جزوِ نماز اور حسنِ نماز:** نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوں کو سیدھا کرنے کو نماز کا حصہ قرار دیا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو نماز ہی ناقص رہتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)) ❷

"اپنی صفیں درست کیا کرو اس لئے کہ صفوں کی درستی کمالِ نماز میں سے ہے۔" ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

((فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ)) ❸

❶ مسلم، الصلاۃ، الامر بالسکون فی الصلاۃ، ح: ۴۳۰۔ ❷ بخاری، الاذان، اقامة الصف من تمام الصلاۃ، ح: ۷۲۳، مسلم، الصلاۃ، تسویة الصفوف واقامتها، ح: ۴۳۳۔
❸ بخاری ایضاً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''صفوں کو درست کرنا نماز قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔''

ایک حدیث مبارکہ میں صفیں سیدھی کرنے کو نماز کا حسن قرار دیا گیا ہے، ارشاد نبوی ہے:

((اَقِیْمُوْا الصَّفَّ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ)) ❶

''نماز میں صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ عمدہ صف بندی نماز کا حسن ہے۔''

❸ **رحمتِ دو عالم کی دعا:** صف سیدھی رکھنے والے کے لئے نبی اکرم ﷺ نے خیر و برکت کی دعا کی ہے۔ جب کہ صفیں خراب کرنے والے اور ان کو سیدھے نہ ہونے دینے والے کے لئے بددعا کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَقِیْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَیْنَ الْمَنَاكِبِ وَسَدِّدُوْا الْخَلَلَ وَلِیْنُوْا بِاَیْدِیْ اِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِّلشَّیْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ)) ❷

''صفوں کو قائم کرو، کندھوں کو برابر کرو، ان جگہوں کو جو خالی رہ جائیں بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے واسطے صفوں کے درمیان میں جگہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف ملا دے گا اللہ بھی اسے (اپنی رحمت سے) ملا دے گا، اور جو صف کو کاٹے گا اللہ بھی (اپنی رحمت سے) اسے کاٹ دے گا۔''

❹ **اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور فرشتوں کی دعائیں:** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ)) ❸

''جو صفیں ملاتے ہیں اللہ ان پر رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔''

کاش! ہم بھی اپنے عمل سے اس رحمت کے مستحق بن جائیں۔

---

❶ بخاری، الاذان، اقامة الصف من تمام الصلاة، ح: ٧٢٢، مسلم، الصلاة، تسوية الصفوف واقامتها، ح: ٤٣٥۔ ❷ ابوداود، الصلاة، تسوية الصفوف، ح: ٦٦٦۔

❸ صحیح ابن خزیمه ٣/ ٢٣، صحیح ابن حبان (الاحسان) ٣/ ٢٩٧، مستدرك حاكم ١/ ٢١٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفِ اول میں نماز پڑھنے کا شوق

صف اول میں نماز پڑھنے کا شوق پیدا کرنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے کئی فرمان جاری کئے۔

❶ **اگلی صفیں اور حصول رحمت ومغفرت:** اگلی صفوں، خاص کر پہلی صف، کی احادیث میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَّاحِيَةٍ يَّمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَكَانَ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ)) [1]

"رسول اللہ ﷺ ایک طرف سے صف کے اندر آتے تھے، اور ہمارے سینوں اور کندھوں کو برابر کرتے تھے اور فرماتے تھے: آگے پیچھے مت ہو، ورنہ تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے اور فرماتے: اللہ عزّ وجل پہلی صفوں پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔"

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَى الثَّانِيْ؟ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ قَالُوْا وَعَلَى الثَّانِيْ؟ قَالَ: وَعَلَى الثَّانِيْ)) [2]

"پہلی صف پر اللہ رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتے اس کے لئے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! دوسری صف کے لئے بھی؟ آپ نے فرمایا: اللہ پہلی صف پر رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتے اس کے لئے رحمت وبخشش کی دعا کرتے ہیں۔ لوگوں نے کہا: دوسری صف پر بھی؟ آپ نے فرمایا: دوسری صف پر بھی۔"

---

[1] ابو داود، الصلاۃ، تسویۃ الصفوف، ح: ٦٦٤۔ [2] مسند احمد ٥/ ٢٦٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلَاثًا وَلِلثَّانِيْ مَرَّةً)) 1

''اللہ کے رسول ﷺ پہلی صف کے لئے تین بار جب کہ دوسری صف کے لئے ایک بار مغفرت کی دعا کرتے تھے۔''

آگے والی صفوں، بالخصوص پہلی اور دوسری صف، میں کھڑے ہونے والوں کو بہت بڑی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

2 **اگر لوگوں کو خبر ہو:** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا)) 2

''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کس قدر اجر و ثواب ہے تو اس کو حاصل کرنے کے لئے ان کو قرعہ اندازی کرنا پڑے تو کریں۔''

3 **سب سے افضل صف:** پہلی صف کی یہ فضیلت مردوں کے لئے ہے، اگر عورتیں بھی مردوں کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہوں تو ان کی افضل صف پیچھے والی صف ہوگی۔ ان کی وہ صف جو مردوں کے قریب ہوگی وہ اجر و ثواب کے اعتبار سے باقی صفوں سے کم تر ہے، جب کہ مردوں کی وہ صف جو عورتوں کی صفوں کے قریب ہو اس میں اگلی (دُور والی) صف کی نسبت اجر کم ملتا ہے۔ جس سے اس بات کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام مرد و زن کے اختلاط کو کس قدر ناپسند کرتا ہے اور مردوں اور عورتوں کو ان کی خیر خواہی کے لئے الگ

---

1 ابن ماجه، اقامة الصلاة والسنة فيها، فضل الصف المقدم، ح: ۹۹٦ نسائی، القبلة، فضل الصف الاول على الثانی، صحيح ابن خزيمه ۳/ ۲۷، صحيح ابن حبان ۳/ ۳۹٦، مستدرك حاكم ۱/ ۲۱۷۔ 2 بخاری، الاذان، الاستهام فی الاذان ح: ٦۱۵، مسلم، الصلاة، تسوية الصفوف، ح: ٤٤۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الگ رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا)) [1]

''مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری (اجر وثواب میں کم تر) آخری صف ہے اور خواتین کے لیے سب سے بری صف پہلی صف ہے (جب مردوں کی صفیں ان کے قریب ہوں) اور اچھی صف پچھلی صف ہے (جو کہ مردوں سے دور ہوتی ہے)''

واضح رہے کہ عورتوں کی اگلی صفیں اور مردوں کی پچھلی صفیں فی نفسہ بری نہیں ہوتیں کہ وہاں کوئی کھڑا ہی نہ ہو، ان صفوں میں نماز پڑھنے والوں کو بھی نماز باجماعت کا پورا اجر و ثواب ملتا ہے۔ مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق نسبتاً ان صفوں کو دیگر صفوں سے اجر وثواب میں کمتر بتایا گیا ہے۔

دائیں جانب کھڑا ہونے والوں کی فضیلت

اسلام میں دائیں طرف کو عمومی طور پر بھی فضیلت حاصل ہے اور نماز میں بھی۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ)) [2]

''صفوں میں دائیں طرف کھڑے ہونے والوں پر اللہ رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں۔''

مذکورہ بالا احادیث میں پہلی صفوں کے لئے رحمت کا اعلان کیا گیا تھا جب کہ اس حدیث مبارکہ میں پہلی صفوں میں سے دائیں طرف کو فضیلت دی گئی ہے۔ اس سے معلوم

---

[1] مسلم ایضا، ح: ٤٤٠۔ [2] ابو داؤد، الصلوة، من تستحب ان یلی الامام فی الصف الأول وكراهية التأخير، ح: ٦٧٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ ہر صف کی دائیں طرف اس کی بائیں طرف سے افضل ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وجہ سے بھی دائیں طرف کھڑے ہونے کی شوق سے کوشش کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر سلام پھیرنے کے بعد دائیں طرف سے مڑتے تھے، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحْبَبْنَا أَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ)) [1]

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس بات کو پسند کرتے تھے کہ داہنی طرف کھڑے ہوں (یعنی نماز میں) کہ آپ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھیں اور میں نے سنا کہ وہ پڑھتے تھے: رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ............ میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن اٹھائے تُو، یا یہ کہتے: جمع کرے تُو، اپنے بندوں کو۔''

اس حدیث مبارکہ سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ صف میں دائیں طرف کھڑا ہونا افضل ہے۔

۲۔ سلام پھیرنے کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف منہ کرنا اور دائیں طرف مڑنا مسنون ہے۔(کبھی کبھار بائیں طرف سے پھرنا بھی مسنون ہے۔)

۳۔ نیکی کی اعلیٰ ترین صورت کو اختیار کرنے کا شوق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔

۴۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے بہت مشتاق تھے۔

۵۔ مقتدیوں کو سلام پھیرنے کے بعد (اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو تو) کچھ دیر بیٹھنا چاہیے۔

۶۔ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ مانگنی چاہیے۔

۷۔ گناہ نہ بھی کیا ہو تب بھی اظہار بندگی کے لئے توبہ و استغفار کرتے رہنا چاہیے۔

---

[1] مسلم، صلاة المسافرين، استحباب يمين الامام، ح: ۷۰۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعۃ المبارک پڑھنے کا شوق

جمعۃ المبارک عظیم دن ہے۔ جمعہ کی نماز ہر عاقل، بالغ، مقیم اور تندرست مرد پر فرض ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی مکی زندگی میں ہی نماز جمعہ کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ مگر حالات کی سنگینی کی وجہ سے آپ نے وہاں نمازِ جمعہ ادا نہیں کی۔ البتہ مدینہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن کے والد کعب بن مالک کی جب بینائی جاتی رہی تو وہ اپنے والد کو لے کر آیا جایا کرتے تھے۔ وہ اپنے والد کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب بھی میرے والد جمعہ کی اذان سنتے تو ابوامامہ اسعد بن زرارہ کے حق میں رحمت و مغفرت کی دعا کرتے۔ میں نے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ جب بھی آپ جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو اسعد بن زرارہ کے حق میں ضرور دعا کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: بات یہ ہے کہ سب سے پہلے ہمیں اسعد بن زرارہ نے "ھزم النبیت" میں جمعہ پڑھایا تھا اور یہ آبادی بنی بیاضہ (انصار کی ایک شاخ) کی حَرّہ (سیاہ پتھروں والی سنگلاخ زمین) میں نقیع کے مقام پر واقع ہے۔ [1] البتہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی کا پہلا جمعہ بنی سالم بن عوف کے باغ میں یکم ہجری 12 ربیع الاول کو ادا کیا۔ بنی سالم کی رہائش گاہیں قبا اور مدینہ کے درمیان واقع تھیں۔ پھر مختلف جگہوں پر وقت کے ساتھ ساتھ جمعوں کا آغاز ہوتا رہا۔ [2] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَیْسِ بِجُوَاثٰی مِنَ الْبُحْرَیْنِ)) [3]

"رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے بعد سب سے پہلے عبدالقیس کی مسجد میں جمعہ ادا کیا گیا اور یہ مسجد بحرین میں جواثٰی کے مقام پر تھی"

(جواثٰی یا جواثاء کا موجودہ نام الھفوف ہے)

---

[1] ابو داؤد، الصلاۃ، الجمعۃ فی القری، ح: ۱۰۶۹؛ ابن ماجۃ، اقامۃ الصلوۃ، فی فرض الجمعۃ، ح: ۱۰۸۲۔ [2] زاد المعاد، سیرت ابن ہشام ۱/ ۴۹۴۔

[3] بخاری، الجمعۃ، الجمعۃ فی القری والمدن، ح: ۸۹۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر القرون میں مسلمان نماز جمعہ کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ اس لئے کہ جمعہ چھوڑنا ہدایت سے محرومی اور غفلت کی دلیل ہے۔ نبی اکرم ﷺ برسرِ منبر فرماتے تھے:

﴿لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْلَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ﴾ ❶

"لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ ضرور ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ یقیناً غافل لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔"

ایک اور حدیث مبارکہ میں تارک جمعہ کا انجام بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقُ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ)) ❷

"میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ کسی آدمی سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز (جمعہ) پڑھائے اور جو مرد جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں میں انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔"

اس کے برعکس جمعہ کے بہت سے فضائل کتاب وسنت میں بیان کئے گئے ہیں۔ چند فضائل یہ ہیں:

❶ عید کا دن

جمعۃ المبارک کا دن مسلمانوں کے لئے ہفتہ وار عید کا دن قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

((اِنَّ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَمَنْ جَاءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ وَاِنْ كَانَ طِيْبٌ فَلْيَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ)) ❸

"یہ عید کا دن ہے۔ اللہ نے اسے مسلمانوں کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ جمعہ کے دن آنے والا نہا دھو کر آئے۔ اگر خوشبو دستیاب ہو تو لگا لے اور اس

---

❶ مسلم، الجمعة، التغليظ فى ترك الجمعة، ح: ٨٦٥۔ ❷ ايضًا، المساجد ومواضع الصلاة، فضل صلاة الجمعة وبيان التشديد فى التخلف عنها، ح: ٦٥٢۔

❸ ابن ماجه، اقامة الصلاة، ماجاء فى الزينة يوم الجمعة ح: ١٠٩٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن مسواک کا ضرور اہتمام کرو۔‘‘

2 عیدین سے بھی افضل دن

جمعۃ المبارک کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمُھَا عِنْدَ اللّٰہِ وَھُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ وَفِیْہِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللّٰہُ فِیْہِ اٰدَمَ وَاَھْبَطَ اللّٰہُ فِیْہِ اٰدَمَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْہِ تَوَفَّی اللّٰہُ اٰدَمَ وَفِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یَسْاَلُ اللّٰہَ فِیْھَا الْعَبْدُ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ مَالَمْ یَسْاَلْ حَرَامًا وَفِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ. مَا مِنْ مَّلَکٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِیَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا وَ ھُنَّ یُشْفِقْنَ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ)) [1]

’’جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے ہاں سب دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے۔ یہ اللہ کے ہاں عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی عظیم ہے۔ اس کی پانچ خوبیاں ہیں: اس میں اللہ نے آدم کو پیدا کیا۔ اسی میں انہیں زمین پر اتارا اور اسی میں آدم کو فوت کیا، اس میں ایک ایسا وقت ہے جس میں بندہ اللہ سے کوئی بھی چیز مانگے اللہ اسے ضرور عطا کرتا ہے، بشرطیکہ وہ حرام نہ ہو، اور اسی میں قیامت برپا ہوگی۔ ہر مقرب فرشتہ، آسمان وزمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن خطرہ محسوس کرتے ہیں۔‘‘

(کہ کہیں آج قیامت ہی قائم نہ ہو جائے۔)

اس حدیث مبارکہ میں جمعۃ المبارک سے متعلق مندرجہ ذیل امور بیان کیے گئے ہیں:

۱۔ جمعہ سید الایام ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جمعہ عظیم دن ہے۔

۳۔ یوم جمعہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی افضل ہے۔

۴۔ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔

[1] ابن ماجہ، اقامۃ الصلاۃ، فی فضل الجمعۃ ح: ۱۰۸۴، مسند احمد ۳/ ۴۳۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ جمعہ کے دن آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا۔

۶۔ جمعہ کے روز ہی آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی۔

۷۔ جمعۃ المبارک میں ایک وقت ایسا بھی ہے جب دعا رد نہیں ہوتی۔

۸۔ قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی۔

۹۔ بڑی بڑی مخلوقات پر بھی جمعۃ المبارک کی ہیبت وعظمت طاری رہتی ہے۔

3 ہفتے کے دنوں میں سے بہترین دن

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں جمعہ کو سید الایام کہا گیا ہے جبکہ ایک اور حدیث مبارکہ میں "خیـــــر یـــوم" قرار دیا گیا ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ......)) [1] "سب سے بہتر دن، جس پر سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے......"

4 یومِ جمعہ کا غسل گناہوں کو کھینچ نکالتا ہے

جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

((إِذَا جَآءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)) [2] "جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لئے آئے تو اس کو چاہیے کہ غسل کر لے۔" ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ فِي طَهَارَةٍ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى)) [3]

"جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے وہ دوسرے جمعے تک طہارت میں رہتا ہے"۔ ایک اور حدیث میں ہے:

((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ)) [4]

"جس نے جمعے کے دن وضو کیا تو اس نے اچھا اور بہتر کیا (رخصت کو اختیار کیا) اور جس

---

[1] مسلم، الجمعة، فضل يوم الجمعة ح: ٨٥٤۔

[2] بخاری، الجمعة، فضل الغسل يوم الجمعة ح: ٨٧٧، مسلم، اوائل كتاب الجمعة۔

[3] ابن خزيمه ٣/ ١٢٩، ١٣٠، ابن حبان (الاحسان) ٢/ ٢٦٣، مستدرك حاكم ١/ ٢٨٢۔

[4] ابو داؤد، الطهارة، فی الغسل يوم الجمعة ح: ٣٥٤، ترمذی، الصلاة، ماجاء فی الوضوء يوم الجمعة، ح: ٤٩٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔"

نوٹ: غسل جمعہ کا وقت طلوع فجر سے لے کر خطبۂ جمعہ کا وقت ہونے تک ہے۔

یوم جمعہ کے غسل کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَيَسُلُّ الْخَطَايَا مِنْ أُصُولِ الشَّعْرِ اسْتِلَالًا)) [1]

"جمعہ کے دن نہانا گناہوں کو بالوں کی جڑوں سے کھینچ لیتا ہے۔"

جمعہ کے دن غسل کرنے، خوشبو اور تیل وغیرہ لگانے کا اجر وثواب بہت سی احادیث میں دیگر اعمال کے ساتھ بھی بیان ہوا ہے جس کا بیان ان اعمال کے ساتھ ہی آئے گا۔

5 جمعۃ المبارک کے لئے جلدی آنے کی برکات

جمعۃ المبارک کی طرف جلدی آنے کو اللہ تعالیٰ نے بہت بہتر عمل فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ﴾ [2]

"ایمان والو! جمعہ کے دن جب نماز کے لیے اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو (جلدی کرو) اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔"

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَدَنَا وَابْتَكَرَ وَاقْتَرَبَ وَاسْتَمَعَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا قِيَامُ سَنَةٍ وَصِيَامُهَا)) [3]

"جو شخص اچھی طرح غسل کرے، جلدی جائے، (امام کے) نزدیک بیٹھے اور توجہ سے سنے اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے قیام اور روزوں کا ثواب ملے گا۔"

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے: اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

[1] معجم کبیر طبرانی ۸/ ۳۰۶۔ [2] ۶۲/ الجمعۃ: ۹۔ [3] مسند احمد ۲/ ۲۰۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا)) ❶

''جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کرے اور جلدی آئے، پیدل چلے سوار نہ ہو، امام کے نزدیک بیٹھے اور توجہ سے سنے۔ کوئی فضول کام نہ کرے اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے قیام وصیام کا ثواب ملے گا۔''

ایک اور حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو جتنی جلدی جمعۃ المبارک کے لئے جائے اسی قدر وہ دوسرے کی بہ نسبت زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ جب کہ تاخیر میں تاخیر کے تناسب سے اجر وثواب میں کمی ہوتی جائے گی حتی کہ جمعہ کی تقریر (خطبہ) شروع ہونے کے بعد پہنچنے والا ان فضیلتوں سے محروم رہتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے لئے جلدی آنے والوں کے لئے مختص کر رکھی ہیں۔ ارشاد نبوی ہے:

((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُولٰى فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)) ❷

''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل جنابت کی مانند (خوب اہتمام سے)

---

❶ ابو داؤد، الطهارة، فی الغسل للجمعة، ح: ٣٤٥؛ مستدرك حاكم ١/ ٢٨١، ٢٨٢؛ ابن ماجه، اقامة الصلوة، ما جاء فی الغسل يوم الجمعة، ح: ١٠٨٧؛ ترمذی، الصلاة، فی فضل الغسل يوم الجمعة، ح: ٤٩٣، نسائی، الجمعة، فضل غسل يوم الجمعة، مسند احمد ٤/ ١٠۔ ❷ بخاری، الجمعة، فضل الجمعة، ح: ٨٨١، مسلم، الجمعة، الطيب والسواك يوم الجمعة، ح: ٨٦٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غسل کیا پھر پہلی گھڑی میں (جمعہ کے لئے) گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کیا اور جو اس کے بعد والے وقت میں گیا اس نے گویا ایک گائے قربان کی اور جو تیسرے وقت میں گیا اس نے گویا سینگوں والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے گویا ایک مرغی اللہ کی راہ میں صدقہ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا اس نے ایک انڈہ اللہ کی راہ میں صدقہ کیا، تو جب امام آ جاتا ہے فرشتے (مسجد کے اندر) حاضر ہو جاتے ہیں اور ذکر (وعظ) سنتے ہیں۔"

اس حدیث مبارکہ سے جہاں جمعہ کے لئے جلدی آنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ امام کا وعظ شروع ہونے کے بعد جمعہ کے لئے آتے ہیں ان کے نام اس خاص رجسٹر میں درج نہیں ہوتے کیونکہ فرشتے اس رجسٹر کو بند کر کے وعظ و نصیحت اور تقریر و خطبہ سننے کے لئے مسجد کے اندر چلے جاتے ہیں۔ اس سے جمعہ کے وعظ کی اہمیت بھی معلوم ہوتی ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ سب لوگوں کو امام سے پہلے پہلے مسجد میں پہنچ جانا چاہیے تاکہ وہ مذکورہ بالا فضیلت حاصل کر سکیں۔ خطیب مسجد میں آتے ہی منبر پر چڑھ کر خطبے کا آغاز کرے۔

ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ فَيَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ وَالثَّانِيْ وَالثَّالِثَ حَتّٰى اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ رُفِعَتِ الصُّحُفُ)) [1]

"ملائکہ مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ پہلے، دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کے نام بالترتیب لکھتے جاتے ہیں (امام کے آنے تک جمعہ کے لئے آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں) حتی کہ امام آ جاتا ہے تو رجسٹر اٹھا لیے جاتے ہیں (بند کر دیے جاتے ہیں۔)"

ایک آدمی نے ابوامامہ (حدیث کے راوی) سے پوچھا: ابوامامہ! کیا امام کے بعد

[1] مسند احمد ۵/ ۲٦٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے والے کا جمعہ نہیں ہوتا؟ کہنے لگے کیوں نہیں (جمعہ تو ہو جاتا ہے) مگر وہ رجسٹر میں لکھے جانے والوں سے نہیں ہوتا۔ [1] معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا فضیلت انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو امام سے پہلے پہلے آ جاتے ہیں اور آداب کے ساتھ جمعہ ادا کرتے ہیں۔

6 گناہوں کا کفارہ

اگر مسلمان کبیرہ گناہوں سے بچے تو جمعۃ المبارک کی برکت سے اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے:

((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرَ)) [2]

''پانچوں نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیانی مدت کے گناہوں کو مٹا دینے والے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا)) [3]

''جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا پھر جمعہ پڑھنے کے لئے آیا اور غور سے خطبہ سنا اور خاموش رہا تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی درمیانی مدت اور مزید تین دن تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں (اور تنکوں وغیرہ) کو چھوا اس نے لغو کام کیا۔''

اس طرح کی حرکات آدابِ خطبہ کے منافی ہیں۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں ان لوگوں کے گناہ معاف کرنے کا اعلان کیا گیا جو آداب اور اہتمام کے ساتھ جمعہ ادا کرتے

---

[1] ایضًا۔ [2] مسلم، الطهارة، الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات ح: ۲۳۳۔ [3] ایضًا، الجمعة، فضل من استمع وانصت فی الخطبة ح: ۸۵۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسَّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يَنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى)) ❶

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، اپنی استطاعت کے مطابق پاکیزگی حاصل کرے، تیل لگائے یا اپنے گھر میں موجود خوشبو استعمال کرے، پھر وہ گھر سے نکلے اور (مسجد میں) دو آدمیوں کے درمیان (گھس کر ان میں) تفریق نہ کرے پھر اس کو جو توفیق ہو نماز ادا کرے اور جب امام تقریر شروع کرے تو خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی درمیانی مدت میں ہونے والے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

وہ کون سے لوگ ہیں جو جمعۃ المبارک کی برکات سے فیض یاب ہوتے ہیں؟ اس کی وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک حدیث مبارکہ میں کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ پڑھنے والوں کی تین اقسام بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُوْ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَآءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَآءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَ لَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا)) ❷

''جمعہ میں تین قسم کے آدمی آتے ہیں: ایک وہ شخص جو آکر لغو حرکتیں کرتا ہے

---

❶ بخاری، الجمعة، الدهن للجمعة ح: ۸۸۳۔

❷ ابو داؤد، الصلاة، الكلام والامام يخطب ح: ۱۱۱۳، ابن خزيمه ۳/ ۱۵۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اس کا حصہ ملے گا۔ دوسرا وہ جو دعا کرتا رہتا ہے اس نے اللہ سے مانگا ہے اگر وہ چاہے تو اسے دے دے اور اگر چاہے تو نہ دے، تیسرا وہ شخص جو آ کر مکمل خاموشی سے بیٹھتا ہے۔ کسی مسلمان کے کندھے کے اوپر سے نہیں گزرتا اور نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے، اس کا جمعہ آئندہ جمعہ اور تین دن مزید تک کے لئے کفارہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ (٦/الانعام: ١٦٠) ''جو شخص ایک نیکی کرے گا اسے اس کا دس گنا ملیں گی۔''

نوٹ: اس آیت کریمہ میں نیکی کی کم از کم جزا بیان کی گئی ہے ورنہ یہ بدلہ سیکڑوں بلکہ ہزاروں گنا سے بھی زیادہ ہوسکتا ہے۔ واللہ واسع علیم۔

7 زہے نصیب

اللہ تعالیٰ نے جمعۃ المبارک کو اس اعزاز سے بھی نوازا ہے کہ اس میں ایک ایسی گھڑی رکھ دی ہے کہ جس میں ہر جائز دعا قبول ہوتی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فِيهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ)) [1]

''اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جس مسلمان بندے کو وہ میسر آ جائے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے وہ اسے ضرور عطا کرتا ہے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس گھڑی (وقت) کے مختصر ہونے کا اشارہ دیا۔ [2]

اس ساعت کو دن کے کسی خاص حصے میں محدود کر کے بیان نہیں کیا گیا تا کہ اس کی

[1] بخاری، الجمعۃ، الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ ح: ٩٣٥، مسلم، الجمعۃ، فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ ح: ٨٥٢۔ [2] ایضًا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاش میں لوگ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے جمعۃ المبارک کے دن دعا و مناجات کریں۔ یہ بھی امکان ہے کہ یہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز جمعہ ختم ہونے تک ہو جیسا کہ حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے۔ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور خصوصاً دن کے آخری حصے کے بارے میں کثیر تعداد میں روایات بیان ہوئی ہیں۔ ❶

❽ جمعۃ المبارک کو وفات۔ قبر کے فتنہ سے نجات

جمعۃ المبارک کو اللہ تعالیٰ نے اس شان و عظمت سے بھی نوازا ہے کہ اس دن فوت ہونے والے مسلمان کو اللہ تعالیٰ قبر کی آزمائش سے بچا لیتا ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) ❷

''جو آدمی جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات (جمعہ سے پہلی رات) فوت ہو جائے اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

❶ دیکھئے زاد المعاد ۱/ ۳۹۱۔ ❷ مسند احمد ۲/ ۲۲۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت نماز کا شوق

فرض نمازوں کے ساتھ ان سے پہلے یا بعد میں نبی اکرم ﷺ کچھ رکعات پڑھا کرتے تھے بعض پر آپ نے ہمیشگی کی ہے اور بعض کو کبھی ادا کرتے اور کبھی چھوڑ دیتے، جن پر آپ نے دوام اختیار کیا ہے ان کو عرف عام میں مؤکدہ اور جن کو آپ نے کبھی کبھار ادا کیا ہے ان کو غیر مؤکدہ سنتیں کہا جاتا ہے۔ ان کی تعداد بھی کئی ایک احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے۔ بعض احادیث میں مؤکدہ سنتوں کی تعداد دس اور بعض میں بارہ یا چودہ بیان ہوئی ہے۔ ان سنتوں کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے کئی فضائل بیان کئے ہیں۔ چند فضائل کا تذکرہ مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت کیا جاتا ہے:

① جنت میں محل کی تعمیر: ام المومنین ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيْضَةِ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ:اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)) [1]

"جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے فرض نمازوں کے علاوہ روزانہ بارہ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔"

ان بارہ رکعتوں میں دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے، چار نماز ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد، دو بعد از نماز مغرب اور دو رکعتیں عشاء کی ہیں۔ [2]

بعض احادیث مبارکہ میں ظہر سے پہلے چار کی بجائے دو رکعات کا ذکر ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ((صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ)) [3]

"میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعات پڑھیں۔"

---

[1] مسلم، صلاة المسافرين، السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن، ح: ٧٢٨۔

[2] ترمذي، الصلاة، ماجاء فيمن صلى في يوم وليلة اثنى عشرة ركعة، ح: ٤١٥۔

[3] بخاري، التهجد، ماجاء في التطوع مثنى مثنى، ح: ١١٦٥، مسلم، صلاة المسافر، السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن، ح: ٧٢٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ **نماز فجر سے پہلے دو سنتیں۔ دنیا و مافیہا سے بہتر:** نماز فجر سے پہلے کی سنت رکعات کی احادیث مبارکہ میں بہت زیادہ اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نفل نمازوں میں جتنا خیال ان رکعات کا رکھتے تھے کسی اور نفل نماز کا اتنا خیال نہیں رکھتے تھے ❶

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نماز فجر کے لئے معمول سے ہٹ کر اس وقت تشریف لائے جب صبح خوب ظاہر ہو گئی تھی جب آپ ﷺ سے بلال رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے جواب دیا:

((اِنِّی کُنْتُ رَکَعْتُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّکَ اَصْبَحْتَ جِدًّا! قَالَ: لَوْ اَصْبَحْتُ اَکْثَرَ مِمَّا اَصْبَحْتُ لَرَکَعْتُھُمَا وَاَحْسَنْتُھُمَا وَاَجْمَلْتُھُمَا)) ❷

''میں فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ رہا تھا تو بلال (رضی اللہ عنہ) نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے تو بالکل صبح کر دی۔ آپ نے فرمایا: اگر اس سے بھی زیادہ صبح ہو جاتی تب بھی میں یہ رکعتیں ادا کرتا اور خوب اچھے اور بہترین طریقے سے پڑھتا۔''

ایک حدیث مبارکہ میں نماز فجر سے پہلے کی سنتوں کو دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر کہا گیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ((رَکْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا)) ❸ ایک اور حدیث مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ نے ان رکعتوں کے بارے میں اپنی دلی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا جَمِیْعًا)) ❹

''یہ رکعتیں مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔''

نوٹ: نبی اکرم ﷺ ان رکعتوں میں زیادہ تر پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے۔

---

❶ بخاری، التھجد، تعاھد رکعتی الفجر، ح: ۱۱۶۹، مسلم، صلاۃ المسافرین، استحباب رکعتی سنۃ الفجر......، ح: ۷۲۴۔ ❷ ابو داود، الصلاۃ، رکعتی الفجر، ح: ۱۲۵۷۔ ❸ مسلم، صلاۃ المسافرین، استحباب رکعتی سنۃ الفجر والحث علیھا وتخفیفھما والمحافظۃ علیھما وبیان مایستحب ان یقرأ فیھا، ح: ۷۲۵۔ ❹ ایضاً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 جہنم سے بچنے کا ایک ذریعہ: ظہر کی نماز سے پہلے نبی اکرم ﷺ کبھی کبھار دو رکعتیں ادا کرتے مگر زیادہ تر آپ کا عمل یہی تھا کہ آپ نماز ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے اور اگر یہ چار رکعات آپ نے ظہر سے پہلے نہ پڑھی ہوتیں تو نماز کے بعد پڑھ لیتے، جس سے آپ ﷺ کے ان رکعات کے بارے میں اہتمام کا پتہ چلتا ہے۔ نماز ظہر کے بعد آپ ﷺ دو رکعات پڑھا کرتے تھے بعض احادیث میں چار رکعات کی فضیلت بھی بیان ہوئی ہے۔ نماز ظہر سے پہلے اور بعد کی سنت رکعات کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلٰی اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ)) 1 ''جو شخص نماز ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی حفاظت کرے گا (انہیں ہمیشہ ادا کرے گا) تو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرما دے گا۔''

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كان يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ)) 2

''رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھا کرتے تھے اور آپ نے فرمایا: یہ ایسا وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرا نیک عمل اس وقت اوپر چڑھے۔''

4 رحمت الٰہی کے حصول کا ایک طریقہ: سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نماز عصر سے پہلے دو رکعت ادا کرتے تھے 3

ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ آپ ﷺ دو دو رکعت کرکے چار رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ 4

ان چار رکعات کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

---

1 ابو داود، صلاۃ السفر، الاربع قبل الظھر وبعدھا، ح: ١٢٦٩، ترمذی ایضا، ح: ٤٢٧۔

2 ترمذی، الصلاۃ، ماجاء فی الصلاۃ عندالزوال، ح: ٤٧٨۔

3 ابوداود، الصلاۃ، الصلاۃ قبل العصر، ح: ١٢٧٢۔

4 ترمذی، الصلاۃ، ماجاء فی الاربع قبل العصر، ح: ٤٢٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَئً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا)) ❶

''اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتا ہے۔''

❺ گھروں میں خیر و برکت کے نزول کا ذریعہ: نفل و سنت نماز گھر میں ادا کرنا زیادہ بہتر ہے۔ نبی اکرم ﷺ سنن ونوافل گھر میں ادا کیا کرتے تھے نیز ان کو گھر میں ادا کرنے کا حکم بھی صادر فرماتے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ)) ❷

''لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اس لئے کہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے، سوائے فرض نماز کے۔''

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِجْعَلُوْا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا)) ❸

''تم اپنی نمازوں کا کچھ حصہ گھروں میں ادا کیا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔''

اس حدیث مبارکہ کے الفاظ مِنْ صَلَاتِكُمْ سے معلوم ہوتا ہے کہ ساری نماز گھر میں نہ ادا کی جائے بلکہ کچھ حصہ (نوافل وسنن) کی ادائیگی گھر میں ہونی چاہیے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ قبرستان میں نماز ادا نہیں کی جاتی کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گھروں میں بھی نماز پڑھو اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنْ صَلَاتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَيْرًا)) ❹

---

❶ ابو داود، الصلاۃ، الصلاۃ قبل العصر، ح: ۱۲۷۱، ترمذی ایضا، ح: ۴۳۰۔

❷ بخاری، الاذان، صلوۃ اللیل، ح: ۷۳۱، مسلم، صلوۃ المسافرین، استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ، ح: ۷۸۱۔ ❸ بخاری، الصلاۃ، کراھیۃ الصلاۃ فی المقابر، ح: ۴۳۲، مسلم، صلاۃ المسافرین، استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ، ح: ۷۷۷۔

❹ مسلم، صلاۃ المسافرین، استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ، ح: ۷۷۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز مسجد میں ادا کرے تو اس کو چاہیے کہ اپنی نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی کرے (سنن ونوافل گھر میں ادا کرے) اس لئے کہ اللہ اس کے گھر میں نماز کی ادائیگی سے خیر و برکت عطا فرمائے گا۔''

لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں ہمارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائیاں اور برکتیں نازل ہوں، ہمارے گھر شیاطین کی آماجگاہ نہ بنیں اور ہم جنات کے حملوں سے محفوظ رہیں تو ہمیں نفل وسنت نمازیں گھر میں ادا کرنی چاہئیں۔

علاوہ ازیں تلاوت قرآن مجید اور ذکر الٰہی سے گھروں کو آباد رکھنا چاہیے شیطانی آلات اور آوازوں کے لیے خیر و برکت والے گھروں میں کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ التسبیح کا شوق

نفل نمازوں میں ایک نماز صلاۃ التسبیح بھی ہے۔اس نماز کی ادائیگی کا طریقہ تمام نمازوں سے مختلف ہے، نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اس نماز کی ادائیگی کا طریقہ بتایا تھا۔صلاۃ التسبیح کے ادا کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے:

چار رکعتوں کی نماز میں ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور ایک سورت پڑھی جائے۔پہلی رکعت میں قراءت کے بعد حالت قیام میں پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ☆ پڑھا جائے۔پھر یہ کلمات دس دفعہ رکوع میں، دس دفعہ قومہ میں، دس دفعہ سجدہ میں، دس دفعہ جلسہ میں، دس دفعہ دوسرے سجدے میں (یہ ورد رکوع اور سجدہ وغیرہ کی تسبیحات کے علاوہ پڑھا جائے) اور یہ کلمات دس دفعہ جلسہ استراحت ☆ (میں پڑھے جائیں۔باقی تین رکعتوں میں بھی اسی طرح کیا جائے۔ [1]

اگر استطاعت ہو تو یہ نماز روزانہ پڑھی جائے یا ہفتے (Week) میں ایک دفعہ یا مہینے میں ایک دفعہ یا سال میں ایک دفعہ، اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو کم از کم زندگی میں ایک بار یہ نماز ادا کی جائے۔ [2]

☆ اللہ پاک ہے، سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

☆ (پہلی رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کے بجائے کچھ دیر بیٹھنا جلسہ استراحت کہلاتا ہے۔چوتھی رکعت کے لیے اٹھنے سے پہلے بھی جلسہ استراحت کیا جاتا ہے۔

[1] ابو داود الصلوة، صلاة التسبيح، ح: ١٢٩٧ ، ابن ماجه ، اقامة الصلوة، ما جاء في صلاة التسبيح، ح: ١٣٨٧ ، معجم كبير طبراني ١١/ ٢٤٣ ، ابن خزيمه ٢/ ٢٢٣، ح: ١٢١٦ ، حاكم ١/ ٣١٨ ، امام ابن خزیمہ اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

اس صحیح حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز تسبیح میں سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ تشہد میں التحیات پڑھنے سے پہلے پڑھا جائے، تشہد خواہ پہلا ہو یا دوسرا (آخری)، دونوں میں سجدہ سے اٹھ کر یہ ذکر پڑھا جائے۔واضح رہے کہ نمازِ تسبیح کو جماعت کے ساتھ پڑھنا ثابت نہیں۔یہ بھی واضح رہے کہ یہ نماز صرف عورتوں کے لیے نہیں ہے، بلکہ سب مسلمانوں کے لیے ہے۔ [2] ایضاً۔

صلاۃ التسبیح کے لئے جمعۃ المبارک کا دن مقرر کرنا ثابت نہیں۔نہ یہ نماز رمضان المبارک کے ساتھ خاص ہے۔یہ نماز تو روزانہ بھی ادا کی جا سکتی ہے بلکہ بلا ناغہ ادا کرنا افضل ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر طرح کے گناہ معاف

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی (مذکورہ بالا) حدیث نبوی میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ، اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ كُلَّهٗ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَجَدِيْدَهٗ خَطَاَهٗ وَعَمْدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ)) [1]

"میرے چچا عباس! کیا میں آپ کو کچھ عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو ایک تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس ایسے کام نہ بتاؤں جنہیں کرنے پر اللہ تمہارے سارے گناہ معاف کر دے گا؟ اگلے ہوں یا پچھلے، پرانے ہوں یا نئے، غلطی سے ہوئے ہوں یا ارادے سے، چھوٹے ہوں یا بڑے، چھپ کر کئے ہوں یا علانیہ (سب معاف کر دیئے جائیں گے۔)"

طبرانی کی روایت کے آخر میں ہے:

((فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ رَمْلِ عَالِجٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ)) [2]

"اگر تمہارے گناہ سمندر کی جھاگ یا تہ در تہ ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوئے تو اللہ معاف کر دے گا۔"

---

[1] ایضاً۔ [2] معجم کبیر طبرانی ۱۱/ ۲۴۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ استخارہ کا شوق

ہر طرح کی خیر و بھلائی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، اہل ایمان اللہ تعالیٰ سے ہی خیر کا سوال کرتے ہیں۔ وہ اکثر اوقات اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی مانگتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے خیر طلب کرنے کے افضل اوقات اور طریقوں کی نشاندہی بھی کی ہے۔ ان میں سے ایک طریقہ صلاۃ الاستخارہ کا ہے۔ استخارہ کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس کی تعلیم بہت اہتمام سے دیا کرتے تھے۔

1 استخارہ کی تعلیم، قرآنی سورت کی طرح

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ آپ فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ)) [1]

"رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں کے لئے اسی طرح استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن کی سورت سکھلاتے تھے۔"

دعائے استخارہ اگرچہ قرآن کی سورت نہیں مگر نبی اکرم ﷺ اس کی تعلیم قرآنی سورت کی طرح دیا کرتے تھے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ دعاؤں میں بالخصوص دعائے استخارہ میں الفاظِ رسول ﷺ کی پابندی بھی ضروری ہے۔

2 الٰہی! خیر جہاں بھی ہو میرے مقدر میں کر دے

استخارہ کا طریقہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بیان فرمایا کہ جب کسی کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو وہ دو رکعت نفل ادا کرنے کے بعد یہ دعا مانگے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ، وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي

---

[1] بخاری، التهجد، ماجاء فی التطوع مثنی مثنی ح: ۱۱۶۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ)) 2

''میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کی بدولت تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں کہ قدرت تو ہی رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ علم تجھی کو ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔ میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کے لئے استخارہ کیا جارہا ہے) میرے دین، دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے میرے لئے بہتر ہے☆ یا (آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ) میرے لئے وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (یہ خیر ہے) تو اسے میرے نصیب میں کر دے اور اس کا حصول میرے لئے آسان کر اور پھر اس میں مجھے برکت عطا فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے برا ہے یا

☆ ''اگر...... یہ کام میرے لئے بہتر ہے'' سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ استخارہ خود کرنا چاہئے۔ کسی اور سے استخارہ کروانے کا حدیث وسنت اور عمل صحابہ سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ لہٰذا شہروں میں کھلنے والے استخارہ سینٹر غیر شرعی ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ چوری یا کوئی غیبی خبر معلوم کرنے کے لئے استخارہ کرنا یا کروانا حرام ہے، اس کی مشابہت کہانت کے ساتھ ہے جو شرک ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جس کام کے لئے استخارہ کیا جارہا ہے اس سے خیر یا شر کے پائے جانے کا امکان ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض یا حرام کاموں میں استخارہ نہیں ہوتا۔

مسجد نبوی کے مدرس فضیلۃ الشیخ ابوبکر الجابر الجزائری لکھتے ہیں: استخارہ مباح کاموں کے لئے کرنا چاہئے، امور واجبہ یا محرمہ میں استخارہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے کہ جو کام انسان پر واجب ہیں ان میں خیر طلب کرنے کی ضرورت نہیں، وہ خیر ہی خیر ہیں اور جس کام کے چھوڑنے کا امر ہے اس میں خیر کا پہلو نہیں ہوتا، لہٰذا اس میں استخارہ نہیں ہے'' (منہاج المسلم (اردو) ص: ۳۸۳ (حاشیہ) دارالسلام، الریاض)۔ شیخ سعدی کا قول ہے:

درکارِ خیر حاجت استخارہ نیست ''نیک عمل میں استخارہ کی ضرورت نہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ) میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (برا ہے) تو اسے مجھ سے ہٹا دے۔ پھر میرے لئے خیر مقدر فرما دے، جہاں بھی وہ ہو اور اس سے میرا دل مطمئن بھی کر دے۔''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

ھٰذَا الْاَمْرَ (اس کام) کی جگہ اپنی ضرورت (کام) کا نام لے۔ [1]

نوٹ: استخارہ محض طلب خیر کی دعا ہے، استخارہ کرنے کے بعد سونا یا اشارہ ہونا یا کسی بزرگ کا ظاہر ہونا کوئی ضروری نہیں اور نہ اس سلسلے میں کوئی خواب آنا ضروری ہے۔ دعائے استخارہ پر غور کرنے سے استخارہ کرنے کا مقصد واضح ہو جاتا ہے ☆

---

[1] بخاری ایضا۔

☆ شارح صحیح بخاری مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ تفہیم البخاری کے حوالے سے اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں: ''استخارہ کا مقصد صرف طلب خیر ہے۔ جس کام کا ارادہ ہے یا جس معاملہ میں آپ الجھے ہوئے ہیں گویا استخارہ کے ذریعہ سے آپ نے اسے اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت پر چھوڑ دیا اور اس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پوری طرح اس پر توکل کا وعدہ کر لیا۔ ''میں تیرے علم کے واسطہ سے تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے واسطہ سے تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا خواستگار ہوں۔'' یہ توکل اور تفویض نہیں تو اور کیا چیز ہے؟ اور پھر دعا کے آخری الفاظ ''میرے لئے خیر مقدر فرما دیجئے جہاں بھی وہ ہو اور اس پر میرے قلب کو مطمئن بھی کر دیجئے۔'' یہ ہے رضا بالقضاء کی دعا کہ اللہ کے نزدیک معاملہ کی جو نوعیت صحیح ہے، کام اسی کے مطابق ہو اور پھر اس پر بندہ اپنے لئے ہر طرح اطمینان کی بھی دعا کرتا ہے کہ دل میں اللہ کے فیصلہ کے خلاف کسی قسم کا خطرہ بھی نہ پیدا ہو۔ دراصل استخارہ کی اس دعا کے ساتھ بندہ اول تو توکل کا وعدہ کرتا ہے اور پھر ثابت قدمی اور رضا بالقضاء کی دعا کرتا ہے کہ خواہ معاملہ کا فیصلہ میری خواہش کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، وہ خیر ہی ہے اور میرا دل اس سے مطمئن اور راضی ہو جائے۔ اگر واقعی کوئی خلوصِ دل سے اللہ کے حضور یہ دونوں باتیں پیش کر دے تو اس کے کام میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے برکت یقیناً ہو گی۔ استخارہ کا صرف یہی فائدہ ہے اور اس سے زیادہ اور کیا چاہیے؟''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ اِشراق/ چاشت/ اوّابین کا شوق

یہ ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔ جب سورج نکل کر ایک نیزے کے برابر بلند ہو جائے تو اس وقت دو، چار، آٹھ یا بارہ رکعت نوافل ادا کرنا نمازِ اشراق کہلاتا ہے۔ اگر یہ نماز تقریباً دواڑھائی گھنٹے بعد ادا کی جائے تو اسے نماز چاشت کہا جاتا ہے۔ جب گرمی زیادہ ہو جاتی ہے تو اس وقت (سورج ڈھلنے سے پہلے پہلے) نوافل ادا کرنا نماز اوّابین کہلاتا ہے۔ (مغرب کی نماز کے بعد اور عشاء کی نماز سے پہلے پڑھی جانے والی نماز کو نماز اوّابین کہنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز ادا کرتے دیکھا تو فرمایا: یہ لوگ یقیناً جانتے ہیں کہ چاشت کی نماز اس کے علاوہ دوسرے وقت میں افضل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمُضُ الْفِصَالِ)) [1]

"اوّابین (رجوع کرنے والوں) کی نماز اس وقت ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں (گرمی کی شدت سے) جلنے لگیں۔"

اس مختلف ناموں والی نفل نماز کی احادیث میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

(1) تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ

انسان کے جسم میں اللہ تعالیٰ نے جو جوڑ رکھے ہیں وہ اس کی بہت بڑی نعمت ہے، انہی کی وجہ سے اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، پکڑنا اور حرکت کرنا ممکن ہے۔ انسان کے ذمے لازم ہے کہ وہ روزانہ اس نعمت کا شکر ادا کرے۔ اس شکر گزاری کا طریقہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادیا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُصْبِحُ كُلُّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى)) [2]

---

[1] مسلم، صلاۃ المسافرین، صلاۃ الاوابین حین ترمض الفصال ح: ۷۴۸۔

[2] ایضًا، استحباب صلاۃ الضحی وان اقلها رکعتان واکملها ثمان رکعات واوسطها اربع رکعات اوست والحث علی المحافظة علیها، ح: ۷۲۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے ہر شخص کے ذمہ صبح کے وقت اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ پس ہر تسبیح (سُبْحَانَ اللهِ کہنا) صدقہ ہے، ہر تحمید (اَلْحَمْدُ لله کہنا) صدقہ ہے، ہر تہلیل (لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ کہنا) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اَللهُ اَكْبَرُ کہنا) صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ ان سب اعمال کی جگہ وہ دو رکعت کفایت کر جاتی ہیں جو انسان چاشت کے وقت ادا کرتا ہے۔''

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فِی الْاِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ مِفْصَلاً فَعَلَيْهِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مِفْصَلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوْا: وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِیَّ اللهِ؟ قَالَ: النُّخَامَةُ فِی الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّیْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ)) [1]

''انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں، انسان کو ان تمام جوڑوں کا صدقہ ادا کرنا چاہئے۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! یہ کون کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: مسجد میں پڑے ہوئے تھوک (وغیرہ) کو صاف کر دینا اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا (صدقہ ہے) اگر تم یہ نہ کر سکے تو چاشت کی دو رکعت تجھے کفایت کر جائیں گی۔''

2 اللہ تعالیٰ کام سنوارتا ہے

ایک حدیث قدسی میں ضحٰی کی چار رکعت ادا کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ نعیم بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا تُعْجِزْنِیْ مِنْ اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ فِیْ اَوَّلِ نَهَارِكَ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ)) [2]

---

[1] ابو داؤد، الادب، فی اماطة الاذی عن الطریق ح: ۵۲۴۲، مسند احمد ۵/ ۳۵۴۔

[2] ابو داؤد، الصلاۃ، صلاۃ الضحی ح: ۱۲۸۹، مسند احمد ۵/ ۲۸۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ابن آدم! دن کے شروع میں چار رکعات نماز ادا کرنے میں سستی نہ کر، میں آخر دن تک تیرے کافی ہو جاؤں گا۔''

یہی روایت مرہ طائفی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِبْنَ اٰدَمَ صَلِّ لِیْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ)) ❶

''اللہ عزوجل نے فرمایا: ابن آدم! تو شروع دن میں میرے لئے چار رکعات نماز ادا کر، میں اس دن آخر تک تیرے لئے کافی رہوں گا۔''

ان عظیم فضائل کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تلقین کرتے کہ وہ یہ نماز تاحیات ادا کریں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صلی اللہ علیہ وسلم بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ حَتّٰی اَمُوْتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحٰی وَنَوْمٍ عَلٰی وِتْرٍ)) ❷

''مجھے میرے خلیل (جانی دوست) صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کاموں کی نصیحت کی کہ ساری زندگی انہیں کرتا رہوں: ہر مہینہ کے تین روزے، چاشت کی نماز اور وتر پڑھ کر سونا۔''

بعض احادیث میں خلیلی کی جگہ پر حبیبی کا لفظ ہے۔ ❸

نوٹ: اگر تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلنے کا خطرہ ہو تو وتر کو نماز عشاء کے ساتھ ہی ادا کر لیا جائے۔

❶ مسند احمد ٥/ ٢٨٧۔ ❷ بخاری، التهجد، صلاة الضحى فى الحضر ح: ١١٧٨، قاله عتبان بن مالك عن النبى صلی اللہ علیہ وسلم۔

❸ مسلم، المسافرين، استحباب صلاة الضحى، ح: ٧٢٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جنازہ پڑھنے کا شوق

اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر بہت سے حقوق مقرر کیے ہیں۔جن کو ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ان حقوق میں سے زیادہ کا تعلق آدابِ معاشرت سے ہے۔ان میں ایک حق یہ ہے کہ مسلمان کے جنازے کے پیچھے چلا جائے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے،جس کا نبی اکرم ﷺ نے حکم بھی دیا ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ)) [1]

”مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کا حال معلوم کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک پر (الحمدللہ کے جواب میں) یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہنا۔“

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتِمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ)) [2]

”نبی ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا اور سات کاموں سے روکا، ہمیں آپ نے حکم دیا تھا جنازے کے ساتھ چلنے، مریضوں کی مزاج پرسی کرنے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کرنے، سلام کا جواب دینے اور چھینک پر یرحمك الله کہنے کا اور آپ نے ہمیں منع کیا

---

[1] بخاری، الجنائز، الامر باتباع الجنائز، ح: ۱۲۴۰، مسلم، السلام، من حق المسلم علی المسلم رد السلام، ح: ۲۱۶۲۔ [2] بخاری، ح: ۱۲۳۹، مسلم، اللباس، تحریم استعمال اناء الذهب والفضة علی الرجال والنساء، ح: ۲۰۶۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا چاندی کے برتن (استعمال میں لانے) سے سونے کی انگوٹھی پہننے سے
ریشم اور دیباج (کے کپڑوں کے پہننے) سے، قسی سے اور استبرق سے۔''

نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت کے علاوہ میت کو غسل دینا، کفن پہنانا، قبر کھودنا، نماز جنازہ پڑھنے والوں کی کثرت اور میت کی تعریف کرنا بھی باعث فضیلت ہے۔ ذیل میں ان امور کے فضائل مختصراً بیان کیے جاتے ہیں:

1 میت کو کفن پہنانے اور قبر کھودنے کا شوق: حضرت ابورافع اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ سُنْدُسٍ وَاِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْرًا فَاَجَنَّهُ فِيْهِ اَجْرَى اللّٰهُ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ كَاَجْرِ مَسْكَنٍ اَسْكَنَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) [1]

''جو شخص کسی میت کو نہلائے اور اس کے عیب کو چھپائے، اللہ اسے چالیس دفعہ معاف فرماتے ہیں اور جو شخص کسی میت کو کفن پہنائے اللہ اسے جنت کے موٹے اور باریک ریشم کا لباس پہنائیں گے اور جو شخص کسی میت کے لئے قبر کھودے اور اس میں اسے دفن کرے اللہ اسے اتنا اجر دیتے ہیں کہ گویا اس نے اسے زندگی بھر کے لئے مکان دے دیا۔''

اس حدیث مبارکہ سے جہاں میت کو غسل دینے، اس کے عیوب چھپانے، اسے کفن پہنانے اور دفن کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کو رہنے کے لئے مکان دے دینا بہت بڑی نیکی ہے اور صدقہ جاریہ ہے۔ کاش کہ صاحب ثروت لوگ اس طرف بھی توجہ کریں کہ نادار لوگوں کو گھر فراہم کریں اور صدقہ جاریہ میں حصہ لیں۔

2 پہاڑوں کے برابر اجر: مسلمان کے جنازے میں شرکت کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے، شریک ہونے والے کو ایک بڑے پہاڑ کے برابر اجر دیا جاتا ہے اور اگر تدفین میں بھی

---

[1] حاکم ۱/ ۳۶۲، مجمع الزوائد ۳/ ۲۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک ہو جائے تو اسے دگنا اجر (دو پہاڑوں کے برابر) دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّي عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ)) ❶

''جس نے جنازہ میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوں گے؟ فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔''

مذکورہ بالا فضیلت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے نیت خالص ہو یعنی حاضر ہونے والا ثواب کی نیت سے حاضر ہو اور ہو بھی مومن۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطٍ)) ❷

''جو کوئی ایمان رکھ کر اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فراغت تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ہر قیراط اتنا بڑا ہوگا جیسے احد کا پہاڑ اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھ کر دفن سے پہلے لوٹ جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔''

---

❶ بخاری، الجنائز، من انتظر حتی تدفن، ح: ۱۳۲۵، مسلم، الجنائز، فضل الصلاة على الجنازة واتباعها، ح: ۹۴۵۔

❷ بخاری، الایمان، اتباع الجنازة من الایمان، ح: ۴۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیراط کی وضاحت کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اَلْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ)) ❶ ”قیراط احد پہاڑ کی مانند ہے“۔ جب کہ ایک حدیث مبارکہ میں ((اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ)) ❷ کے الفاظ ہیں جس کا مطلب ہے کہ کم از کم قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلِّي عَلَيْهَا فَإِنَّ لَهُ قِيْرَاطًا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِثْلَ قَرَارِيطِنَا هٰذِهِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِثْلَ اُحُدٍ اَوْ اَعْظَمَ مِنْ اُحُدٍ)) ❸

”جو شخص نماز جنازہ ادا کیے جانے تک میت کے ساتھ رہتا ہے اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! (کیا وہ قیراط) ہمارے ان قیراطوں کی طرح ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، وہ تو احد کے برابر یا احد سے بھی بڑا ہے۔“

❸ **نماز جنازہ پڑھنے والوں کی کثرت کا فائدہ:** نماز جنازہ پڑھنے والے مسلمانوں کی تعداد جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر میت کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ)) ❹

”جس میت پر مسلمانوں کا ایک گروہ نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچتی ہو، سب میت کی بخشش کی سفارش کریں تو اس کے حق میں ان کی سفارش قبول ہوگی۔“

مگر نماز جنازہ پڑھنے والوں کی کثرت کا میت کو اسی وقت فائدہ ہوتا ہے جب وہ موحد ہوں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرتے ہوں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا

❶ مسلم، الجنائز، فضل الصلاة على الجنازة واتباعها، ح: ٩٥١۔

❷ ايضا، ح: ٩٤٨، ابن ماجة، ح: ١٥٤٠۔ ❸ مسند احمد ٢/ ١٦۔

❹ مسلم، الجنائز، من صلى عليه مائة شفعوا فيه، ح: ٩٤٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ)) [1]

''جو مسلمان آدمی فوت ہو جائے اور اس کے جنازے پر ایسے چالیس آدمی نماز پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو میت کے بارے میں ان کی مغفرت کی سفارش اللہ قبول فرماتا ہے۔''

معلوم ہوا کہ شرک کرنے والوں کی سفارش اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں کی جاتی۔

4 **میت کی تعریف کرنے کی فضیلت:** فوت ہونے والوں کے بارے میں اہل ایمان نیک لوگوں کی گواہی اہمیت رکھتی ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

((مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنُوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنُوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ قَالَ اِذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ)) [2]

''صحابہ کا گزر ایک جنازہ پر ہوا، لوگ اس کی تعریف کرنے لگے (کہ کیا اچھا آدمی تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرے جنازے کا گزر ہوا تو لوگ اس کی برائی کرنے لگے آپ نے پھر فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا کہ جس میت کی تم لوگوں نے تعریف کی ہے اس کے لئے تو جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی کی ہے اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔''

مرنے والے کو اچھے لفظوں میں یاد کرنا بہتر ہے۔ ابوالاسود دئلی نے کہا؟ میں مدینہ حاضر ہوا، ان دنوں وہاں ایک بیماری پھیل رہی تھی۔ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت

---

[1] ایضًا، من صلی علیه اربعون شفعوا فیه، ح: ۹۴۸۔

[2] بخاری، الجنائز، ثناء الناس علی المیت، ح: ۱۳۶۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تھا کہ ایک جنازہ سامنے سے گزرا۔ لوگ اس میت کی تعریف کرنے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا لوگ اس کی بھی تعریف کرنے لگے۔ اس مرتبہ بھی آپ نے ایسا ہی فرمایا کہ واجب ہوگئی، پھر تیسرا جنازہ نکلا لوگ اس کی برائی کرنے لگے۔ اور اس مرتبہ بھی آپ نے یہی فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ ابوالاسود دئلی نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا امیر المومنین کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس وقت وہی کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

((اَیُّمَا مُسْلِمٌ شَہِدَ لَہٗ اَرْبَعَۃٌ بِخَیْرٍ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَۃٌ قَالَ: وَثَلَاثَۃٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْہُ عَنِ الْوَاحِدِ)) [1]

''جس مسلمان کی اچھائی پر چار شخص گواہی دے دیں اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے کہا اور اگر تین گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا کہ تین پر بھی، پھر ہم نے پوچھا اور اگر دو مسلمان گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا کہ دو پر بھی۔ پھر ہم نے یہ نہیں پوچھا کہ اگر ایک مسلمان گواہی دے تو؟''

اس حدیث مبارکہ سے مسلمان میت کی تعریف کرنے کی فضیلت کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح ''وَجَبَتْ وَجَبَتْ'' کہا جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَشْہَدُ لَہٗ اَرْبَعَۃُ اَبْیَاتٍ مِنْ جِیْرَانِہٖ الْاَدْنِیْنَ اِنَّہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اِلَّا خَیْرًا اِلَّا قَالَ اللّٰہُ: قَدْ قَبِلْتُ عِلْمَکُمْ فِیْہِ وَغَفَرْتُ لَہٗ مَالَا تَعْلَمُوْنَ)) [2]

''جب کوئی مسلمان فوت ہوجائے اور اس کے چار قریبی ہمسائے گواہی دیں کہ ہمارے علم کے مطابق وہ نیک ہے اللہ فرماتے ہیں: میں نے تمہاری گواہی قبول کرلی اور جو تم اس کے متعلق نہیں جانتے وہ اسے معاف کردیا۔''

[1] ایضا، ح: ۱۳۶۸۔ [2] ابن حبان (الاحسان) ۵/ ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک کی عظمت

رمضان قمری سال کا نواں مہینہ ہے۔ نزول قرآن اور روزوں کی فرضیت کے حوالے سے قرآن حکیم میں بھی رمضان المبارک کا تذکرہ ہوا ہے۔ ❶

نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک کی برکات وفضائل کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ((اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ)) ❷ ''جب (ماہِ) رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں کس دیئے جاتے ہیں۔'' کس قدر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اگر ہم اس ماہِ مبارک کی قدر کریں تو ان رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ سکتے ہیں۔

اس ماہِ مبارک میں شیاطین کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ انسانی شیطانوں کا زور بھی کم ہو جاتا ہے کیونکہ ان پر جنی شیاطین کے دباؤ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ برکات کا نزول، ثواب میں اضافہ اور برائیوں میں کمی ہوتی ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور سننے سے ایمان زیادہ ہوتا ہے۔ ❸ اور رمضان المبارک میں تلاوت قرآنِ حکیم عام دنوں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ یوں رمضان المبارک کی قدر کرنے والا انسان بسہولت نیکی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکتا ہے، گویا رمضان المبارک نیک بننے کے لیے ایک سنہری موقع (Golden Chance) ہے۔

ایک صحابی کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر ﷺ سے رمضان المبارک کے بارے میں فرماتے سنا:

((تُغْلَقُ اَبْوَابُ النَّارِ وَتُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُصَفَّدُ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ قَالَ: وَيُنَادِيْ فِيْهِ مَلَكٌ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَبْشِرْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ حَتّٰى يَنْقَضِىْ رَمَضَانُ)) ❹

''دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، جنت کے دروازے کھول

❶ ٢/ البقرة: ١٨٥۔ ❷ بخاري، الصوم، هل يقال رمضان أو شهر رمضان: ١٨٩٩۔

❸ ٨/ الانفال: ٢؛ ٩/ التوبة: ١٢٤۔

❹ مسند احمد، ٢/ ٢٩٢، ٤/ ٣١٢، ٥/ ٤١١؛ نسائی، الصيام، ح: ١٢٠٧؛ ترمذی: ٦٨٢؛ ابن ماجة: ١٦٤٢ اس کی سند جید ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اور رمضان میں ایک فرشتہ آواز لگاتا ہے کہ اے طالبِ خیر خوش ہو جا! اور شر کے متلاشی رک جا! یہاں تک کہ رمضان اپنے اختتام کو پہنچ جاتا ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ مَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَ الْکَبَائِرَ)) [1]

"پانچوں نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔"

اس حدیث مبارکہ میں جہاں ان اعمال کی فضیلت کا پتہ چلتا ہے وہاں اس بات کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ سعادت کن لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔

اجر وثواب میں اضافہ: رمضان کے بابرکت مہینے میں نیکیوں کا اجر وثواب بھی عام ایام سے کہیں زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ جیسے کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کے بارے میں ایک حدیث میں آتا ہے کہ اس کا ثواب حج کے برابر ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک انصاری عورت (ام سنان رضی اللہ عنہا) سے فرمایا: ((فَاِنَّ عُمْرَةً فِیْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً)) [2] یہی وجہ ہے کہ نبی مکرم ﷺ باقی مہینوں سے بڑھ کر اس مہینے میں تلاوت قرآن اور صدقہ وخیرات وغیرہ کیا کرتے تھے (بالخصوص رمضان کے آخری عشرہ میں)۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَکَانَ اَجْوَدَ مَایَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ...... کَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ)) [3] "نبی ﷺ بھلائی پہنچانے میں سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ آپ چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتے۔" اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ رمضان المبارک میں ہر روز کثرت سے صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ! کیا سخاوت ہے میرے پیارے پیغمبر ﷺ کی۔

---

[1] مسلم، الطهارة، الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر، ح: ٢٢٣۔ [2] بخاری، العمرة، عمرة فی رمضان، ح: ١٧٨٢، مسلم، الحج، فضل العمرة فی رمضان۔

[3] بخاری، الصوم، اجود ماكان النبی ﷺ يكون فی رمضان، ح: ١٩٠٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیلۃ القدر کی عظمت اور آخری عشرہ

بندگان باری تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ راتوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ ﴾ ❶

سورۃ الذاریات میں فرمایا:

﴿ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ ﴾ ❷

نیز فرمایا:

﴿ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝ ﴾ ❸

رات کی عبادت اصلاح اور تزکیۂ نفس کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝ ﴾ ❹

''درحقیقت رات کا اٹھنا نفس کو خوب کچل دیتا ہے اور بات کو بہت سیدھا کرتا ہے۔''

بالخصوص رمضان المبارک میں کہ جب ثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَامَهُ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ❺

''جو کوئی ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کرے اس کے پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

تمام راتوں سے بڑھ کر فضیلت شب قدر کی ہے جو کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے۔ جس کی فضیلت میں رب العالمین نے قرآن کریم کی ایک مکمل سورت ''سورۃ القدر'' کے نام سے نازل فرمائی۔ یہ سلامتی والی

---

❶ ۲۵/ الفرقان: ٦٤۔ ❷ الذاریات: ۱۸۔

❸ ۳/ آل عمرٰن: ۱۷۔ ❹ ۷۳/ المزمل: ٦۔

❺ بخاری، صلوۃ التراویح، فضل من قام رمضان، ح: ۲۰۰۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بھی بہتر ہے۔ [1] سوال پیدا ہوتا ہے کہ کتنی بہتر ہے؟ اس کی کوئی حد ہی نہیں۔ جس کا نام ہی لیلۃ القدر ہو اس کی عظمت اور شرف کے کیا کہنے! سورۃ الدخان میں اس رات کو ((لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ)) (مبارک رات) کہا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ﴾ [2] ''حم۔ قسم ہے اس وضاحت والی کتاب کی، یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے۔ بے شک ہم ڈرانے والے ہیں، اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔''

اس کی برکت و سلامتی اور عظمت کے پیش نظر آپ علیہ السلام نے اس کو ڈھونڈنے کی تلقین فرمائی ہے جس کے لیے ''تَحَرَّوْا''، ''اِلْتَمِسُوْا'' اور ''تَحَيَّنُوْا'' (تلاش کرو) جیسے الفاظ احادیث میں ملتے ہیں۔ [3] لہٰذا فرامین نبویہ کے مطابق اس سعادت کو پانے کے لیے بھرپور تگ و دو کرنی چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آخری عشرہ میں باقی ایام کی بہ نسبت عبادات میں زیادہ محنت کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ وَأَيْقَظَ أَهْلَهٗ)) [4]

''جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تہبند کس لیتے، رات کو خود بھی جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے۔''

دوسری روایت میں ہے:

((يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ)) [5]

---

[1] سورۃ القدر۔ [2] ٤٤/ الدخان: ١-٤۔ [3] دیکھیے بخاری، الصوم، التماس لیلة القدر......، ح: ٢٠١٦، تحری لیلة القدر......، ح: ١١٦٥، مسلم، الصیام، فضل لیلة القدر والحث علی طلبها و بیان محلها وأرجی أوقات طلبها، ح: ١١٦٥۔

[4] بخاری، الصوم، العمل فی العشر الاواخر من رمضان، ح: ٢٠٢٤۔

[5] مسلم، الاعتکاف، الاجتهاد فی العشر الاواخر من رمضان، ح: ١١٧٥؛ ترمذی، الصوم، ح: ٧٩٦؛ ابن ماجة، الصیام فی فضل العشر الاواخر من رمضان، ح: ١٧٦٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف کا شوق

اسی سلسلے کی ایک کڑی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنا بھی ہے۔ باقی عبادات کی طرح اعتکاف بھی ایک اہم عبادت ہے۔ قرآن حکیم میں متعدد جگہ اعتکاف کا تذکرہ موجود ہے۔ [1]

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے رہے۔ آپ کی وفات کے بعد امہات المومنین اعتکاف کرتی رہیں رضی اللہ عنہن۔ [2]

لہٰذا اعتکاف ایک مسنون عمل ہے۔ یہ اصلاح نفس اور تربیت نفس کا بہت ہی اچھا ذریعہ ہے۔ تقرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

اعتکاف چونکہ مسجد میں ہی ہوتا ہے اس لیے معتکف (اعتکاف کرنے والا) جہاں سنت نبویؐ کو پورا کرنے کا ثواب حاصل کرتا ہے وہاں مسجد میں ٹھہرنے کا اجر و ثواب بھی سمیٹتا ہے۔

ہمیں اس سعادت کو حاصل کرنے کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے۔ البتہ اعتکاف کے فضائل میں اس کے علاوہ کوئی صحیح حدیث مجھے نہیں ملی۔

---

[1] ۲/ البقرۃ: ۱۲۵، ۱۸۷، ۲۲/ الحج: ۲۵۔

[2] بخاری، الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر……، ح: ۲۰۲۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ رکھنے کا شوق

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے روزے فرض کیے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے روزے کو اسلام کا ایک رکن قرار دیا ہے۔ روزہ بہت بڑی عبادت ہے۔ قرآن وحدیث میں روزے کے بہت زیادہ فضائل وفوائد بیان کیے گئے ہیں۔ چند ایک فضائل کا تذکرہ مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت کیا جاتا ہے:

❶ **دوزخ سے دوری کا ذریعہ:** روزہ روزے دار کو جہنم کی آگ سے دور کر دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)) ❶ ”جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے اللہ اسے جہنم سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کر دے گا۔“

بعض احادیث نبویہ میں روزے کو ڈھال قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ)) ❷ ”روزہ ڈھال ہے جس سے آدمی بچاؤ اختیار کرتا ہے“۔ ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی بعض احادیث میں بھی ((الصِّيَامُ جُنَّةٌ)) کے الفاظ آئے ہیں۔ ❸ ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ((الصِّيَامُ جُنَّةٌ وَحِصْنٌ حَصِينٌ مِّنَ النَّارِ)) ❹ کعب بن عجرہ سے مروی ایک حدیث نبوی میں ہے: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِينَةٌ)) ❺ عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث نبوی میں ہے: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْقِتَالِ)) ❻

جس طرح ڈھال اور مضبوط قلعہ انسان کو ضرب لگنے سے محفوظ رکھنے کا کام دیتا ہے

❶ بخاری، الجهاد والسير، فضل الصوم فی سبيل الله، ح: ٢٨٤٠، مسلم، الصيام، فضل الصيام فی سبيل الله...... ، ح: ١١٥٣۔ ❷ مسند احمد ٣/ ٣٩٦۔

❸ دیکھئے بخاری، الصوم، هل يقول انی صائم اذا شتم، ح: ١٩٠٤، مسلم، الصيام، فضل الصيام، ح: ١١٥١۔ ❹ مسند احمد ٢/ ٤٠٢۔

❺ مسند احمد ٣/ ٣٩٩، ترمذی، الصلاة، ما ذكر فی فضل الصلوة، ح: ٦١٤۔

❻ نسائی، الصوم، ح: ٢١٠٦، ابن ماجه، الصيام، ح: ١٦٣٩؛ مسند احمد، ٤/ ٢٢، ٢١٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح روزہ انسان کو گناہوں سے بچنے کے لیے ڈھال کا کام دیتا ہے۔ جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ ❶

''ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم متقی بن جاؤ (بچاؤ اختیار کرو۔)''

انسان دنیا میں گناہوں سے بچنے کے باعث جہنم کی آگ سے بھی بچاؤ اختیار کر لے گا، اگر وہ دنیا میں گناہوں سے بچنے کے لیے ڈھال استعمال نہیں کرے گا تو آخرت میں دوزخ کی آگ سے بھی نہیں بچ سکے گا۔

❷ **نیکیوں کا دروازہ:** ایک حدیث نبوی میں روزے کو نیکی کا دروازہ قرار دیا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ؟ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ كَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ)) ❷

''کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تیری رہنمائی نہ کر دوں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں اللہ کے رسول! (فرمایئے) آپ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔''

❸ **گناہوں کا قلع قمع:** روزے رکھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں، گویا روزہ انسان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) ❸ ''جو شخص رمضان کے روزے حالت ایمان میں طلبِ ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

❶ ۲/ البقرۃ: ۱۸۳۔ ❷ مسند احمد ۵/ ۲۳۱، ترمذی، الایمان، ح: ۲۶۱۶، ابن ماجہ، الفتن، ح: ۳۹۷۳۔ ❸ بخاری، الصوم، من صام رمضان ایمانا، ح: ۱۹۰۱؛ مسلم، الصیام، فضل الصیام، ح: ۷۶۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4 بے حساب اجر: روزے کا اجر وثواب بے حساب ہے۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ يُضَاعَفُ، الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي)) 1

''انسان کا ہر عمل اس کے لیے بڑھا دیا جاتا ہے، ایک نیکی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا وہ (روزہ دار) اپنی خواہش اور کھانا میری وجہ سے چھوڑتا ہے۔''

روزہ صبر کی تینوں اقسام پر مشتمل ہے۔ اطاعت الٰہی پر صبر، اللہ کی نافرمانیوں سے صبر (رکنا) اور مصائب ومشکلات وغیرہ پر صبر کرنا ☆ یہ تمام قسمیں روزے میں بیک وقت پائی جاتی ہیں۔ صابرین کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ 2 ''اور صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔''

5 دنیا و آخرت کی خوشیاں: روزہ دار کو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں روحانی خوشیاں عطا فرماتے ہیں، ارشاد نبوی ہے:

((لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ)) 3 ''روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں؟ جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کے سبب خوشی سے کھل اٹھے گا۔''

6 پیاری پیاری بھینی خوشبو: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)) 4

---

1 مسلم، الصيام، فضل الصيام، ح: ١١٥١، بخاري، الصوم، فضل الصوم، ح: ١٨٩٤۔

☆ صبر کی اقسام کے لیے دیکھیے امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "طريق الهجرتين وباب السعادتين" اردو ترجمہ "خوش نصیبی کی راہیں" از راقم الحروف۔ 2 الزمر ۳۹/ ۱۰۔ 3 ایضاً۔ 4 ایضاً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو (جو معدہ سے اٹھتی ہے) اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی ہے۔''

7 **سپیشل دروازہ:** جنت کا ایک دروازہ ریّان (خوب سیراب کرنے والا) ہے۔ جو کہ روزے داروں کے لیے خاص ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُّقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَدْخُلُوْنَ مِنْهُ فَإِذَا دَخَلَ اٰخِرُهُمْ اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ)) [1]

''جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اس میں سے روزے دار داخل ہوں گے، ان کے ساتھ کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ پوچھا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ تو وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے جب ان میں سے آخری آدمی داخل ہوگا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس میں سے کوئی داخل نہیں ہو سکے گا۔''

8 **سفارشی دستیاب ہوگا:** روزہ روزے دار کی قیامت کے دن سفارش کرے گا اور مقبول سفارشی ہوگا، ارشاد نبوی ہے:

((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: اَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ رَبِّ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ)) [2]

''روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے رب! میں نے اس کو دن کے وقت کھانے اور (دیگر) خواہشات سے روکے رکھا، اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا: اے

[1] بخاری، الصوم، الريان للصائمين، ح: ١٨٩٦، مسلم، الصيام، فضل الصيام، ح: ١١٥٢۔ [2] الکوکب المنير حرف الصاد۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب! میں نے اسے رات کے وقت نیند سے روکے رکھا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما، ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔"

9 قبولیتِ دعا: روزے دار کی دعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث نبوی میں ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ)) 1

"تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی: روزے دار کی افطار کے وقت اور امام عادل کی دعا، اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر بلند کرتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور رب فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک وقت بعد ہی۔"

10 لا ثانی عمل: روزے کو حدیث مبارکہ میں بے مثال عمل کہا گیا ہے۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتائیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ)) 2 "روزہ رکھو اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔" میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی اور عمل بتائیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ)) 3

سنن نسائی کی ایک حدیث میں ((لَا مِثْلَ لَهُ)) کے الفاظ ہیں۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسے کام کا حکم دیں جس کے ذریعے اللہ مجھے فائدہ پہنچائے! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ)) 4 "روزہ رکھو اس جیسا کوئی عمل نہیں۔"

---

1 ترمذی، الدعوات، احادیث شتی من ابواب الدعوات، ح: ۳۵۹۸، و صححه ابن خزیمة: ۱۹۰۱۔ 2 نسائی، الصیام، فضل الصیام، ابن خزیمه ۳/ ۱۹۴، مستدرک حاکم ۱/ ۴۲۱۔ 3 ایضًا۔ 4 ایضًا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑪ **جنت کا پروانہ:** حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خُتِمَ لَهٗ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهٗ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهٗ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) [1]

''جو شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے اس کے لئے اس کی وجہ سے مہر لگا دی جاتی ہے کہ وہ جنتی ہے۔ جو اللہ کی رضا جوئی کے لئے ایک دن روزہ رکھتا ہے اس کے لئے اس کی بنا پر مہر لگا دی جاتی ہے کہ وہ جنتی ہے اور جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے صدقہ کرتا ہے اس کے لئے اس کے باعث مہر لگا دی جاتی ہے کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

⑫ **سپیشل انعامات:** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اُعْطِيَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ خِصَالٍ فِيْ رَمَضَانَ لَمْ تُعْطَهَا اُمَّةٌ قَبْلَهُمْ: خَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُفْطِرُوْا وَيُزَيِّنُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ يُوْشِكُ عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ اَنْ يُلْقُوْا عَنْهُمُ الْمُؤْنَةَ وَالْاَذٰى وَيَصِيْرُوْا اِلَيْكَ وَتُصَفَّدُ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنَ فَلَا يُخَلَّصُوْا فِيْهِ اِلٰى مَا كَانُوْا يُخَلَّصُوْنَ اِلَيْهِ فِيْ غَيْرِهٖ وَيُغْفَرُ لَهُمْ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ، لَا، وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ)) [2]

''میری امت کو رمضان میں پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو پہلی امتوں میں سے کسی کو نہیں دی گئیں:

(۱) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

(۲) افطاری تک فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

---

[1] مسند احمد ۵/ ۳۹۱۔ [2] مسند احمد ۲/ ۲۹۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) اللہ جنت کو ہر روز مزین کرتا ہے پھر فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے اپنے اوپر سے دنیا کی مشقتیں پھینک کر تجھے ٹھکانا بنالیں۔

(۴) اس میں سرکش شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے اور وہ باقی دنوں میں جن کاموں پر جاتے ہیں ان کے لئے نہیں جاسکتے۔

(۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے مغفرت کی جاتی ہے۔ کہا گیا ہے یارسول اللہ کیا یہ لیلۃ القدر ہے؟ فرمایا نہیں، لیکن (بات یہ ہے کہ) مزدور کو کام مکمل کر لینے پر پوری اجرت دے دی جاتی ہے۔"

⑬ **روزے دار کے حق میں دعا:** روزے دار کے پاس جب لوگ کھانا کھاتے ہیں تو اسے اس پر بھی اجر وثواب ملتا ہے اور اس کے لئے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلِي (کھاؤ)

انہوں نے عرض کیا: میں روزے دار ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا وَرُبَّمَا قَالَ: حَتّٰى يَشْبَعُوْا)) [1]

"جب روزے دار کے پاس کھانا کھایا جائے تو ان کے کھانے سے فارغ ہونے تک فرشتے اس روزے دار کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور کبھی فرمایا: اس کے سیر ہونے تک۔"

[1] ترمذی، الصوم، ما جاء فی فضل الصائم اذا اکل عندہ، ح: ۷۸۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سحری کھانے کا شوق

سحری کھانا اہل اسلام کا طریقہ ہے۔ارشاد نبوی ہے:

((فَصْلُ مَابَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اَکْلَةُ السَّحَرِ)) [1]

''ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے میں سحری کھانے کا فرق ہے۔''

سحری کھانے کو موجب برکت قرار دیا گیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَکَةً)) [2]

''سحری کھایا کرو،سحری کھانے میں یقیناً برکت ہے۔''

حضرت عرباض بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان میں سحری کے لیے بلایا اور فرمایا:

((ھَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)) [3]

''آؤ! مبارک کھانا کھالو۔''

سحری کھانے کی فضیلت کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ لوگوں کو سحری کھانے کی بھی دعوت دینا چاہیے، ہمارے ہاں لوگ افطاری کروانے کا اہتمام تو کرتے ہیں مگر سحری کروانے کا رجحان بہت ہی کم ہے، جبکہ نبی ﷺ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کو ھَلُمَّ (آؤ) فرما کر سحری کا بابرکت کھانا کھانے کی دعوت دیتے ہیں۔ وفقنا اللہ تعالٰی۔

لہٰذا سحری کھانے میں سستی نہیں کرنی چاہیے جو کہ باعث برکت ہے، خواہ پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ پی لیا جائے۔

1 اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل کرتا ہے

سحری کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

1 مسلم، الصیام، فضل السحور، ح: ١٠٩٦۔

2 بخاری، الصوم، برکة السحور من غیر ایجاب، ح: ١٩٢٣۔

3 ابو داود، الصیام، من سمی السحور الغداء، نسائی، الصیام، دعوة السحور، ح: ٢١٦٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((السَّحُوْرُ كُلُّهُ بَرَكَةٌ فَلَا تَدَعُوْهُ وَلَوْ اَنْ يَّجْرَّعَ اَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ)) [1]

''سحری کھانا سراپا رحمت ہے لہٰذا اِسے نہ چھوڑو اگرچہ پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے سے ہی ہو۔ اللہ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتا ہے اور فرشتے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں۔''

2 باعث برکت عمل

ایک صحابی بیان کرتا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ سحری کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا:

((اِنَّهَا بَرَكَةٌ اَعْطَاكُمُ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَلَا تَدَعُوْهُ)) [2]

''یہ برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا کی ہے اسے ترک نہ کرو۔''

سحری کھانے میں تاخیر کا شوق

صبح صادق سے بہت پہلے سحری کھا لینا نامناسب ہے۔ طلوعِ فجر سے کچھ دیر پہلے سحری کر لینا افضل ہے جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ [3]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں تأخیر السحور کے نام سے ایک باب بھی قائم کیا ہے۔ حضرت زید ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالسَّحُوْرِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً)) [4]

''ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر آپ نماز کے لیے اٹھے۔ (انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے پوچھا: سحری میں اور صبح کی اذان میں کتنا وقت ہوتا تھا؟ انہوں نے کہا: پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔''

---

[1] مسند احمد ۳/ ۱۲، نسائی، الصیام، دعوۃ السحور، ح: ۲۱٦۵۔

[2] نسائی، الصیام، فضل السحور، ح: ۱۰۹۹۔

[3] مسلم، الصیام، فضل السحور وتاکید استحبابه واستحباب تاخیره وتعجیل الفطر۔

[4] بخاری، الصوم، قدر کم بین السحور وصلاۃ الفجر، ح: ۱۹۲۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افطار میں جلدی کرنے کا شوق

روزہ افطار کرنے کا وقت غروب آفتاب ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ ﴾ ❶

لہٰذا جب وقت ہو جائے تو روزہ افطار کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ جلدی افطار کرنا نبی اکرم ﷺ کا طریقہ مبارک ہے ❷ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)) ❸ ''میری امت کے لوگ ہمیشہ خیر سے رہیں گے جب تک روزہ جلد افطار کرتے رہیں گے۔''

کارِ خیر میں کوتاہی نہ کریں

ابو عطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو مسروق نے کہا کہ اصحاب محمد ﷺ میں سے دو آدمی ہیں جو بھلائی کے کام میں کوتاہی نہیں کرتے۔ ان میں سے ایک مغرب کی نماز اور روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا مغرب اور افطار میں دیر کرتا ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ مغرب کی نماز اور روزہ افطار کرنے میں جلدی کون کرتا ہے؟ مسروق نے کہا: عبداللہ (بن مسعود)، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ)) ❹

''رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔''

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے۔ ابو ابراہیم عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر گئے جب کہ آپ روزے سے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے اپنے رفقائے سفر میں سے ایک سے فرمایا: سواری سے اتر اور ہمارے لئے ستو گھول! اس نے عرض کیا: اگر آپ کچھ اور شام کر لیں تو (بہتر ہے) آپ نے فرمایا: تو سواری سے اتر اور ہمارے لئے ستو تیار کر۔ اس نے کہا: ابھی تو کچھ دن باقی ہے،

❶ ۲/ البقرة: ۱۸۷۔ ❷ مسلم، الصيام، فضل السحور...... تعجيل الفطر، ح: ۱۰۹۹۔

❸ بخاري، الصوم، تعجيل الافطار، ح: ۱۹۵۷، مسلم، الصيام، فضل السحور...... ح: ۱۰۹۸۔ نیز دیکھئے مؤطا امام مالك، الصيام، ماجاء في تعجيل الفطر، ح: ٦۔

❹ مسلم، الصيام، فضل السحور ح: ۱۰۹۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا: اترو اور ہمارے لئے ستو گھول، حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سواری سے اترے اور ستو گھولے۔ رسول اللہ ﷺ نے ستو نوش کیے اور فرمایا:

((اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدِ افْطَرَ الصَّائِمُ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ)) [1]

''جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ گئی ہے تو یقیناً روزے دار کے روزہ افطار کرنے کا وقت ہو گیا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔''

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک یہی تھا کہ وقت ہو جانے کے بعد آپ افطار کرنے میں تاخیر نہیں کرتے تھے۔

افطار کروانے کا شوق

روزہ افطار کروانے والے کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسی قدر اجر عطا فرماتا ہے جتنا روزے دار کو ملتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِیًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ)) [2]

''جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا یا کسی مجاہد کو سامان فراہم کیا تو اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہو گا۔''

تنبیہ: بعض لوگ دوسروں کی اشیائے خورد ونوش سے روزہ افطار کرنے سے اس لیے گریز کرتے ہیں کہ روزے کا سارا ثواب تو افطار کروانے والا لے جائے گا تو ہمیں کیا ملے گا! ان کی یہ سوچ درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ روزے دار کے ثواب میں سے کچھ کم کیے بغیر اپنے فضل وکرم سے افطار کروانے والے کو بھی اتنا ہی اجر عطا فرمائے گا۔

• کھانا کھلانے اور افطاری کروانے والے کے لئے دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ انہوں نے روٹی اور زیتون کا روغن آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے وہ کھایا پھر دعا کی:

---

[1] بخاری، الصوم، متی یحل فطر الصائم ح: ۱۹۵٤، ، مسلم، الصیام، بیان وقت انقضاء الصوم وخروج النهار ح: ۱۱۰۰۔ [2] صحیح الترغیب: ۲۸۰۱، نیز دیکھے ترمذی، الصوم، ما جاء فی فضل من فطر، ح: ۸۰۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ)) ❶

''تمہارے پاس روزے دار روزہ افطار کیا کریں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھایا کریں اور فرشتے تمہارے حق میں دعائیں دیا کریں۔''

اس حدیث مبارکہ میں حسب استطاعت مہمان نوازی کی ترغیب ہے۔ مذکورہ حدیث میں اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ آپ ﷺ روزے سے تھے یا نہیں۔ لیکن الفاظ سے مترشح ہوتا ہے کہ شاید آپ ﷺ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس روزہ افطار کیا ہو اور پھر انہیں یہ دعا دی ہو، آپ بھی اس دعا کو سمجھ کر یاد کر لیں اور جب بھی آپ کسی کے ہاں افطاری کریں یا کسی کے کھانے سے روزہ افطار کریں تو اس کے لیے یہ دعا پڑھیں۔ اس دعا کو عام بھی پڑھ سکتے ہیں یعنی جب بھی آپ کسی کے ہاں کھانا کھائیں تو اسے یہ دعا دیں۔ مذکورہ دعا کے علاوہ بھی بعض دعاؤں کا ذکر احادیث نبویہ میں ملتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں آنے والے الفاظ کا ترجمہ جملہ انشائیہ کی بجائے جملہ خبریہ کے طور پر بھی ہوسکتا ہے۔ اس صورت میں حدیث کا ترجمہ یہ ہوگا:

''روزے داروں نے تمہارے ہاں روزہ افطار کیا، نیک لوگوں نے تمہارا کھانا تناول کیا اور فرشتوں نے تمہیں دعائیں دیں۔''

دریں صورت شرکائے دعوت اس خبر کا مصداق ٹھہرتے ہیں۔ اس صورت میں بھی صَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ کے الفاظ سے افطار کروانے والے کے لئے دعا کا ثبوت مہیا ہو جاتا ہے۔

---

❶ ابو داؤد، الاطعمة، الدعاء لرب الطعام اذا اكل عنده، ح: ٣٨٥٤، مسند احمد ١٣٨/٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیام اللیل کا شوق

کتاب وسنت میں قیام اللیل (رات کی نماز یعنی تہجد وتراویح وغیرہ) کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔

❶ فرض نماز کے بعد افضل نماز

فرض نماز کے بعد رات کی نماز کو سب سے افضل نماز کہا گیا ہے۔ (واضح رہے وتر بھی رات کی نماز ہے)۔ ارشاد نبوی ہے: ((اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ)) ❶
''فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔''

❷ فرشتوں کی گواہی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَ مَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلَاةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ)) ❷

''جس شخص کو رات کے آخری حصے میں قیام نہ کر سکنے کا اندیشہ ہو وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے اور جو شخص رات کے آخری حصے میں قیام کرنے کے متعلق پر امید ہو وہ رات کے آخر میں وتر ادا کرے کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز کی فرشتے گواہی دیتے ہیں اور یہ افضل ہے۔''

❸ غلطی سے بچنے کا ذریعہ

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَ قُرْبَةٌ اِلٰى رَبِّكُمْ وَ مُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ)) ❸

---

❶ مسلم، الصيام، فضل صوم المحرم ح: ١١٦٣، ترمذی، ماجاء فی فضل صلوة الليل، ح: ٤٣٨۔ ❷ مسلم، صلاة المسافرين وقصرها، من خاف ان لا يقوم من اٰخر الليل فليوتر اوله ح: ١٣٣۔ ❸ ابن خزیمه ٢/ ١٧٧، ح: ١١٣٥، حاکم ١/ ٣٠٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رات کو قیام کرو یہ تمہارے اسلاف کا طریقہ ہے، رب سے قربت کا سبب، گناہوں کا کفارہ اور غلطی سے بچنے کا ذریعہ ہے۔"

4 صالحین کا طریقہ، رب کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ

مذکورہ بالا معنی کی حدیث حضرت بلال اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَمُقَرِّبَةٌ إِلٰى رَبِّكُمْ وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمُطْرِدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ)) [1]

"قیام اللیل کیا کرو یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی روش، اللہ کے قرب کا باعث، برائیوں کا کفارہ اور جسم سے بیماریوں کو دور رکھنے کا سبب ہے۔"

عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَّذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ)) [2]

"رب اپنے بندے کے سب سے زیادہ نزدیک رات کے آخری حصہ میں ہوتا ہے۔ اگر تو اس دوران میں اللہ کا ذکر کرنے والوں میں سے ہوسکتا ہے تو ضرور ہو۔"

5 غفلت سے نجات اور خلوص کا ایک ثبوت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى فِيْ لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَ مَنْ صَلّٰى فِيْ لَيْلَةٍ بِمِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ)) [3]

"جو شخص رات کی نماز میں سو آیات تلاوت کرتا ہے وہ غافلین میں شمار نہیں ہو گا۔ جو شخص دو سو آیات نماز میں تلاوت کرے وہ قانتین (فرمانبرداری کرنے والے) مخلصین میں شمار کیا جاتا ہے۔"

---

[1] ترمذی، الدعوات، باب ۱۰۲، معجم کبیر طبرانی ٦/ ۳۱۷۔

[2] ابن خزیمہ ۲/ ۱۸۲، ترمذی، الدعوات، باب ۱۱۹۔

[3] ابن خزیمہ ۲/ ۱۸۱، حاکم ۱/ ۳۰۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6 شیطانی گرہیں کھولنے کا طریقہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهٗ كُلُّهَا فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ)) [1]

''جب تم میں سے کوئی سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگا دیتا ہے، ہر گرہ کو ان لفظوں سے بند کرتا ہے: بہت لمبی رات ہے سو یا رہ۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر نماز پڑھے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ ہوشیار اور پاکیزہ نفس ہو جاتا ہے وگرنہ اس کی صبح اس حالت میں ہوتی ہے کہ وہ ناپاک دل اور سست ہوتا ہے۔''

ایک حدیث مبارکہ میں ہے: ((فَحُلُّوْا عُقَدَ الشَّيْطَانِ وَلَوْ بِرَكْعَتَيْنِ)) [2]
''شیطان کی گرہیں کھولو خواہ دو رکعت سے ہی کیوں نہ ہو۔''

7 جو مانگو، ملے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ((فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)) [3] ''رات میں ایک وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس مسلمان کو میسر آ جائے، وہ اس میں دنیا و آخرت کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے

---

[1] بخاری، التهجد، عقد الشيطان على قافية الراس اذالم يصل بالليل ح: ١١٤٢، مسلم، صلاة المسافرين، ماروى فيمن نام الليل اجمع حتى اصبح ح: ٧٧٦، ابو داؤد، التطوع، قيام الليل ح: ١٣٠٦۔ [2] ابن خزيمه ٢/ ١٧٤۔

[3] مسلم، صلاة المسافرين، في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء ح: ٧٥٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے ضرور عطا کرتا ہے ایسا وقت ہر رات ہوتا ہے۔"

یہ کونسا وقت ہے؟ اس کے بارے میں کوئی صراحت نہیں، البتہ یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے یہ گھڑی (وقت) رات کے پچھلے پہر ہوتی ہے کیونکہ یہ عبادت کا افضل وقت ہوتا ہے۔ وقت نہ بتانے میں یہ حکمت ہو سکتی ہے کہ اس کی تلاش میں بندے زیادہ سے زیادہ وقت عبادات و مناجات میں صرف کریں۔

8 قابل رشک لوگ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ)) [1]

"رشک صرف دو آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جسے اللہ نے قرآن عطا کیا ہو اور وہ رات کی گھڑیوں اور دن کے مختلف حصوں میں اسے نماز میں پڑھے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے دولت سے نوازا ہو اور وہ اسے رات کی گھڑیوں میں اور دن کے مختلف حصوں میں خرچ کرے۔"

9 قیام اللیل کرنے والوں کے لئے رحمۃ للعالمین کی دعا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ اِمْرَاَتَهٗ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ)) [2]

"اللہ اس شخص پر رحم کرے، جو رات کو اٹھ کر اللہ کی عبادت کرے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ اس عورت پر بھی رحم کرے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے اگر وہ (اٹھنے سے) انکار کرے تو اس

---

[1] ایضاً، فضل من یقوم بالقرآن ویعلمه ح: ۸۱۵، بخاری، فضائل القرآن، اغتباط صاحب القرآن، ح: ۵۰۲۵۔ [2] ابو داؤد، التطوع، قیام اللیل، ح: ۱۳۰۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

آج کل بہت سے مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لاپروائی برتتے ہیں۔اور دنیوی آرام اور نیند کو اس قدر عزیز رکھتے ہیں کہ ان آسائشوں کو عبادت پر ترجیح دیتے ہیں،عین ممکن ہے کہ پیار سے لبریز پانی کے چھینٹے گھریلو ناچاکی کا سبب بن جائیں۔ چھینٹے پڑنے کا تصور ذہن میں رکھ کر ہمیں اپنی سوچ اور فکر کی اصلاح کر لینی چاہیے،یادر ہے کہ پانی کے ان چھینٹوں کو ہمیشہ خیر خواہی پر محمول کریں۔

⑩ آنکھوں کی ٹھنڈک

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ایک لمبی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے فرمایا:

((اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِيءُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِيءُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ...... حَتّٰى بَلَغَ .... يَعْمَلُوْنَ)) [1]

''کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے۔صدقہ گناہ کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو اور رات کو نماز ادا کرنا، پھر آپ نے (سورۃ السجدۃ کی) یہ آیات ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ .... يَعْمَلُوْنَ﴾ تک تلاوت کیں:''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔اپنے رب کو خوف وامید سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔کسی شخص کو اس آنکھوں کی ٹھنڈک کا علم نہیں جو ان کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہے۔یہ ان کے کئے ہوئے اعمال کا بدلہ ہے۔''

⑪ جنت میں داخلہ،سلامتی کے ساتھ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلے پہل مدینہ میں تشریف لائے تو بہت سے لوگ آپ کی طرف کشاں کشاں پہنچے۔

[1] مسند احمد ۵/ ۲۳۱، ابن ماجه، الفتن، كف اللسان فی الفتنة ح: ۳۹۷۳، ترمذی، الایمان، ح: ۲۶۱۶، نسائی کبری، التفسیر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں ایک میں بھی تھا۔ جب میں نے آپ کے چہرے کو غور سے دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے جو بات سب سے پہلے سنی وہ آپ کا یہ فرمان ہے:

((اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوْا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوْا الطَّعَامَ وَصِلُوْا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) [1]

''لوگو! سلام عام کرو! کھانا کھلاو! صلہ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم نماز پڑھو، اپنے رب کی جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ ایسا عمل بتائیں جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَطْعِمِ الطَّعَامَ وَاَفْشِ السَّلَامَ وَصِلِ الْاَرْحَامَ وَصَلِّ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) [2]

''کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوتے ہیں تو نماز پڑھو، تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔''

12 رفعتِ درجات

فضالہ بن عبید اور تمیم داری رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَرَاَ عَشْرَ اٰیَاتٍ فِیْ لَیْلَةٍ کُتِبَ لَهٗ قِنْطَارٌ وَالْقِنْطَارُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ اِقْرَاْ وَارْقَ لِکُلِّ اٰیَةٍ دَرَجَةٌ حَتّٰی یَنْتَھِیَ اِلٰی اٰخِرِ اٰیَةٍ مَعَهٗ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِلْعَبْدِ اقْبِضْ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ بِیَدِهٖ یَا رَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ فَیَقُوْلُ بِھٰذِهِ الْخُلْدِ وَبِھٰذِهِ النَّعِیْمِ)) [3]

---

[1] ترمذی، صفة القیامة، افشوا السلام واطعموا الطعام، ح: ۲۴۸۵، حاکم ۳/ ۱۳۔

[2] مسند احمد ۲/ ۲۹۵، ابن حبان ۴/ ۱۱۵، حاکم ۴/ ۱۶۰۔

[3] معجم کبیر طبرانی، ۲/ ۳۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص رات کو دس آیات تلاوت کرتا ہے اسے ایک قنطار ثواب ملتا ہے اور قنطار دنیا کے تمام مال ومتاع سے بہتر ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا، رب عزوجل ایسے شخص سے فرمائیں گے: پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ ہر آیت کا ایک درجہ ہے۔ جب وہ آخری آیت پر پہنچے گا تو اللہ عزوجل فرمائیں گے: قبضہ جما لے۔ بندہ ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے عرض کرے گا: اے پروردگار! تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ فرمائیں گے: اِس جنت خلد اور جنت النعیم پر (قبضہ کرلے۔)''

⑬ عمل کے بغیر اجر

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ اَتٰی فِرَاشَهٗ وَهُوَ يَنْوِیْ اَنْ يُصَلِّیَ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ حَتّٰی اَصْبَحَ كُتِبَ لَهٗ مَانَوٰی وَكَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ)) ❶

''جو شخص یہ نیت کر کے بستر پر لیٹے کہ وہ رات کو نماز پڑھے گا پھر صبح تک جاگ نہ سکے اس کے لئے نیت کے مطابق ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نینداس پر صدقہ ہوتی ہے۔''

اسی طرح رات کو نماز پڑھنا جس آدمی کا معمول ہو مگر کبھی آنکھ نہ کھل سکے تو اسے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نماز پڑھنے کا ثواب عنایت فرماتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ اِمْرِیءٍ تَكُوْنُ لَهٗ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ فَيَغْلِبُهٗ عَلَيْهَا نَوْمٌ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ اَجْرَ صَلَاتِهٖ وَكَانَ نَوْمُهٗ عَلَيْهِ صَدَقَةً)) ❷

مفہوم تقریباً وہی ہے جو مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کا ہے۔

بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ جب بھی بیدار ہو نماز پڑھ لے تو اسے اصل وقت پر نماز پڑھنے کا ثواب دیا جائے گا۔

---

❶ نسائی، قیام اللیل وتطوع النهار، من اتی فراشه وهو ينوی القيام فنام، ابن ماجه، اقامة الصلاة، والسنة فيها، ما جاء فيمن نام حزبه ح: ١٣٤٤، صحيح ابن خزيمه ٢/ ١٩٦۔

❷ ابو داؤد، الصلوة، من نوی القيام فنام، ح: ١٣١٤، نسائی، قيام الليل، من كان له صلوة بالليل فغلبه عليه النوم، ح: ١٧٨٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفلی روزوں کا شوق

فرائض کے علاوہ نفلی عبادات بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ اللہ ایسے بندے سے محبت کرتا ہے جو نوافل کے ذریعے سے بھی اس کا قرب حاصل کرتا ہے جیسے کہ حدیث مبارکہ میں ہے:

((وَلَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهٗ)) [1]

ان نفل عبادات میں سے ایک نفلی روزہ بھی ہے۔ نفلی روزے کی عمومی فضیلت کے علاوہ بعض مخصوص ایام کے روزوں کے فضائل بھی احادیث میں موجود ہیں۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا)) [2]

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس ایک دن کے (روزے کے) بدلے اس کے چہرے کو دوزخ سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کردے گا۔''

رمضان المبارک کے روزے تو فرض ہیں، ان کے علاوہ بھی آپ ﷺ ہر مہینے کے کچھ نہ کچھ روزے رکھتے تھے۔ اور بہتر یہی ہے کہ ہر مہینے کے کچھ نہ کچھ روزے بھی رکھے جائیں۔ [3]

(1) **ماہِ محرم کے روزوں کا شوق:** محرم کے روزوں کی احادیث میں بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ حتی کہ رمضان کے روزوں کے بعد ان کو افضل روزے قرار دیا گیا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ)) [4]

---

[1] بخاری، الرقاق، التواضع، ح: ٦٥٠٢۔ [2] بخاری، الجهاد والسير، فضل الصوم فی سبيل الله، ح: ٢٨٤٠؛ مسلم، الصيام، فضل الصيام فی سبيل الله لمن يطيقه بلا ضرر ولا تفويت حق: ١١٥٣۔ [3] مسلم، الصيام، صيام النبی ﷺ فی غير رمضان واستحباب ان لا يخلی شهر من صوم۔ [4] ايضا، فضل صوم المحرم، ح: ١١٦٣؛ ابوداود، الصيام، فی صوم المحرم، ح: ٢٤٢٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ **شعبان کے روزوں کا شوق:** آپ ﷺ ماہِ شعبان میں (رمضان المبارک کے علاوہ) تمام مہینوں سے زیادہ روزے رکھتے تھے۔ ❶ البتہ ماہِ شعبان کا دن ہونے کی وجہ سے کسی خاص دن کے روزے کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں۔

❸ **شوال کے چھ روزوں کا شوق:** ماہِ شوال کے چھ روزوں کا اللہ تعالیٰ نے بہت اجر رکھا ہے۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ)) ❷

''جس نے رمضان کے روزے رکھے اور ان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو سارا سال روزے رکھنے کی مانند ہے۔''

یہ روزے لگاتار بھی رکھے جا سکتے ہیں اور الگ الگ بھی۔ اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر کوئی شخص رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکا ہو تو اس کو چاہیے کہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضا پہلے کرے۔ بعد ازاں شوال کے روزے رکھے کیونکہ فرض کی ادائیگی مقدم ہے۔

❹ **حرمت والے مہینوں کے روزے کا شوق:** بعض روایات میں حرمت والے مہینوں (رجب، محرم، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ) کے روزے رکھنے کی تلقین بھی ملتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ)) ❸

ماہِ محرم کے روزوں کی فضیلت کا تذکرہ پیچھے گزر چکا ہے۔

❺ **یوم عرفہ کے روزے کا شوق:** عشرہ ذوالحجہ (ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن) میں اللہ تعالیٰ اعمال کا اجر بڑھا دیتے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ''عشرہ ذوالحجہ میں کیے گئے اعمال صالحہ اللہ کو بہت ہی زیادہ محبوب ہیں حتیٰ کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی اتنا پسندیدہ نہیں، سوائے اس جہاد کے جس میں انسان شہید ہو جائے۔ ❹

آپ ﷺ کے روزے رکھنے کا ذکر بھی بعض احادیث میں ملتا ہے۔ ان دنوں میں

❶ بخاری، الصوم، صوم شعبان، ح: ١٩٦٩۔

❷ مسلم، الصیام، استحباب صوم ستة من شوال اتباعا لرمضان ح: ١١٦٤۔

❸ أبو داود، الصیام، فی صوم اشهر الحرم، ح: ٢٤٢٨۔

❹ بخاری، العیدین، فضل العمل فی أیام التشریق، ح: ٩٦٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک دن یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کے روزے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ)) ❶

''یومِ عرفہ کے روزے کے بارے میں مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ ایک سال پہلے اور ایک سال آئندہ (یعنی دو سال کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔''

البتہ جو لوگ حج کر رہے ہوں وہ عرفہ کا روزہ نہ رکھیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے جب حج کیا تو لوگوں کو شک ہوا کہ آپ ﷺ نے عرفہ کا روزہ رکھا ہے یا نہیں۔ آپ ﷺ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ بھیجا گیا آپ نے دودھ پی لیا۔ ❷

اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے عرفہ کا روزہ نہیں رکھا تھا۔

6 سوموار اور جمعرات کے روزے کا شوق: نبی مکرم ﷺ سے پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُّ فِيهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ اَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ)) ❸

''یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی، اور اسی میں میری بعثت ہوئی، یا اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِي وَاَنَا صَائِمٌ)) ❹

''سوموار اور جمعرات کو (اللہ تعالیٰ کے ہاں) اعمال پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش ہو تو میں نے اس

❶ مسلم، الصيام، استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر وصوم يوم عرفة، ح: ١١٦١۔

❷ بخاری، الصوم، صوم يوم عرفة ح: ١٩٨٨۔

❸ مسلم، الصيام، استحباب صيام ثلثة ايام من كل شهر...... ح: ١١٦٢۔

❹ ترمذی، الصوم، ماجاء في صوم الاثنين والخميس، ح: ٧٤٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن روزہ رکھا ہوا ہو۔"

اس حدیث سے سوموار اور جمعرات کے روزے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

7 ایام بیض اور ہر مہینے کے تین روزے رکھنے کا شوق: ایام بیض (قمری مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کے روزے رکھنے کی بہت فضیلت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ)) [1]

"ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔"

کتنی بڑی سعادت کی بات ہے کہ رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ ہر مہینے میں صرف تین روزے رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ پورا سال روزہ رکھنے کے برابر ثواب عنایت فرماتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی آپ ﷺ نے ہر مہینے کے تین روزے رکھنے کی تلقین فرمائی تھی۔ [2] یہ تین روزے بیض کے بھی ہو سکتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی۔ معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھتے تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: "ہاں۔" معاذہ عدویہ نے عرض کیا مہینے کے کون سے تین دن؟ ام المومنین نے جواب دیا: ((لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ)) "کوئی سے تین دن روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔" [3]

ہر مہینے کے آخر میں نفلی روزے رکھنے کے اشارات بھی بعض احادیث میں ملتے ہیں۔ [4]

8 ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھنے کا شوق: ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھنے کا احادیث میں بہت اجر وثواب بیان ہوا ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر، عبداللہ نے عرض کی مجھ

[1] بخاری، الصوم، صوم داود علیه السلام، ح: ۱۹۷۹؛ صحیح مسلم، الصیام، استحباب صیام ثلثة أیام من کل شهر ح: ۱۱۵۹۔ [2] بخاری، الصوم، صیام أیام البیض، ح: ۱۹۸۱؛ مسلم، صلاة المسافرین، استحباب صلوة الضحی، ح: ۷۲۱۔

[3] مسلم، الصیام، استحباب صیام ثلاثة أیام من کل شهر وصوم...... ، ح: ۱۱۶۰۔

[4] بخاری، الصوم، الصوم آخر الشهر، ح: ۱۹۸۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ پھر یہی سوال جواب ہوتا رہا، آخر آپ ﷺ نے فرمایا: ((صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا)) ❶ ''ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن چھوڑ''۔ اس حدیث کے آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ہر مہینے قرآن مکمل کیا کرو۔ اس پر بھی عبداللہ رضی اللہ عنہ یہی کہتے ہیں کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، یہاں تک کہ آپ نے بالآخر فرمایا کہ تین دن میں سارا قرآن پڑھ لیا کرو۔ دوسری حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ کو اطلاع ملی کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں گا دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو نماز میں کھڑا رہوں گا (آپ ﷺ کے پوچھنے پر) میں نے عرض کی کہ میں نے ایسا کہا ہے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی استطاعت نہ رکھ سکو گے۔ ایسا کرو روزہ رکھو بھی اور چھوڑ بھی دیا کرو، قیام بھی کیا کرو اور سو بھی جایا کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو، اس لئے کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے تو گویا ساری عمر روزے رکھے ہیں۔ میں نے عرض کیا مجھے تو اس سے زیادہ طاقت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا:

((صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ)) ''ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سب روزوں سے افضل ہے۔'' میں نے عرض کیا مجھے تو اس سے بھی زیادہ ہمت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ)) ''اس سے افضل کوئی روزہ نہیں۔'' ❷ جبکہ ایک حدیث میں آتا ہے: ((وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ)) ''اس سے زیادہ نہ کرو۔'' ❸

میں ایک شخص کو ذاتی طور پر جانتا ہوں جو بارہ مہینے (سوائے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے) روزے رکھتا ہے جبکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ)) ''اس شخص کا کوئی روزہ نہیں جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے۔'' ❹ کیونکہ ایسا کرنے کی تگ و دو میں

❶ بخاری، الصوم، صوم یوم وافطار یوم، ح: ۱۹۷۸۔

❷ ایضا، صوم الدھر، ، ح: ۱۹۷۶۔ ❸ ایضا، حق الجسم فی الصوم، ح: ۱۹۷۵۔

❹ بخاری، الصوم، حق الاھل فی الصوم، ح: ۱۹۷۷؛ مسلم، الصیام، النھی عن صوم الدھر، ح: ۱۱۵۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان اپنے بہت سے فرائض میں کوتاہی کا مرتکب ہو جاتا ہے جیسا کہ بعض احادیث میں اس کے اشارات موجود ہیں۔ جب عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے زیادہ روزے رکھنے پر اصرار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ)) ❶

''تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیری بیوی (اور بچوں) کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے۔''

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما جب بوڑھے ہو گئے تو اس وقت کہتے تھے:

"يَالَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم" ❷

''کاش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دی گئی رخصت کو قبول کر لیتا۔''

(ہر مہینے میں تین روزے سہل تھے۔)

نوافل میں بہتر کام وہی ہیں جو باقاعدگی سے کیے جائیں خواہ کم ہی کیوں نہ ہوں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں فرض روزے رکھنے کی توفیق بخشی ہے، حسب استطاعت نفل روزے رکھنے کا اہتمام بھی کریں، صاف ستھری زندگی گزارنے میں روزے کافی حد تک مدد ومعاون ثابت ہوتے ہیں۔ خیالات اور نگاہ کی پاکیزگی کے لئے روزے کا بڑا عمل دخل ہے، احادیث میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔ اللہ رب العزت نفل روزے رکھنے کی بھی توفیق بخشے۔ (آمین)

❶ بخاری، الصوم، حق الجسم فی الصوم، ح: ١٩٧٥۔ ❷ ایضاً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ کی اہمیت وفضیلت

زکوٰۃ اسلام کا ایک رکن ہے، جو صاحب نصاب پر فرض ہے، کئی آیات قرآنیہ میں اس کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ﴾ [1]

"انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں۔ اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں، ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی دین ہے سیدھی ملت کا۔"

ایک اور آیت کریمہ میں فریضۃ کے الفاظ سے اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴾ [2]

"زکوٰۃ وصدقات فقیروں، مسکینوں، ان کے وصول کرنے والوں، تالیفِ قلب کے لئے اور غلام آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور راہرو مسافروں کے لیے، فرض ہے اللہ کی طرف سے، اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔"

انفاق فی سبیل اللہ کے الفاظ سے قرآن مجید میں کئی مقامات پر زکوٰۃ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ انفق (اس نے خرچ کیا)، انفقت (آپ نے خرچ کیا)، انفقتم (تم نے خرچ کیا)، ینفق (وہ خرچ کرتا ہے)، انفقوا (تم خرچ کرو)، تنفقون (تم خرچ کرتے ہو)، ینفق (وہ خرچ کرتا ہے)، ینفقون (وہ خرچ کرتے ہیں)، نفقة، الانفاق (خرچ کرنا)، المنفقین (خرچ کرنے والے) اور نفقات وغیرہ جیسے الفاظ قرآن مجید میں بکثرت ملتے

[1] ۹۸/ البینۃ:۵۔ [2] ۹/ التوبۃ: ۶۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ صدقۃ اور اس سے ملتے جلتے الفاظ بھی کئی جگہ استعمال کیے گئے ہیں۔ لفظ صدقۃ قرآن مجید میں پانچ جگہ پر اور صدقات کا لفظ نو مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ المصدقین، المتصدقین (صدقہ وخیرات کرنے والے مرد) اور المصدقات، المتصدقات (صدقہ وخیرات کرنے والی عورتیں) جیسے الفاظ بھی قرآن مجید میں ملتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی کئی انداز سے زکوٰۃ کا قرآن حکیم میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو زکوٰۃ دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے ذمے قرض قرار دیتا ہے، کہیں اللہ تعالیٰ گردشِ دولت کا تذکرہ کرتا ہے اور کہیں دولتمندوں کی دولت میں حاجتمندوں کا حق قرار دیتا ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

((وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ)) ❶

"اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کریں گے (یعنی نماز تو پڑھیں مگر زکوٰۃ دینے سے انکار کریں) اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔"

زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے قرآن مجید میں بہت سی وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُونَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيمٍ ۙ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۗ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝﴾ ❷

❶ بخاری، الزكوة، وجوب الزكوة، ح: ١٤٠٠؛ مسلم، الايمان، الامر بقتال الناس، ح: ٢٠۔ ❷ ٩/ التوبة: ٣٤، ٣٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’ایمان والو! اکثر علما اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہے اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجئے۔ جس دن اس (جمع شدہ سونا چاندی) کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے جمع کر کے رکھا تھا۔ پس اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو۔‘‘

جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان کو زہریلے سانپوں کے ڈسنے کا عذاب دیا جائے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوِّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ: اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ﴾)) [1]

’’جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن اس کا مال نہایت زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کر لے گا۔ اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ جیسے سانپ کے ہوتے ہیں، پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں سے اسے پکڑ لے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی: وَلَا يَحْسَبَنَّ ...... [2] اور وہ لوگ یہ گمان نہ کریں کہ اللہ نے انہیں جو کچھ اپنے فضل سے دیا ہے اور وہ اس پر بخل سے کام لیتے ہیں کہ ان کا مال ان کے لئے بہتر ہے۔ بلکہ وہ برا ہے جس مال کے معاملہ میں انہوں نے بخل کیا ہے۔ قیامت میں اس کا طوق بنا کر ان کی گردن میں ڈالا جائے گا۔‘‘

[1] بخاري، الزكاة، اثم مانع الزكاة، ح: ١٤٠٣۔ [2] ٣/ آل عمرٰن: ١٨٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانوروں کی زکوٰۃ نہ دینے والوں کو جانوروں کے پاؤں تلے کچلنے کا عذاب دیا جائے گا۔ ❶

جبکہ اس کے برعکس زکوٰۃ کے بے شمار فضائل وفوائد بیان کیے گئے ہیں، چند ایک کا تذکرہ مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت کیا جاتا ہے:۔

❶ **مال و دولت میں برکت:** زکوٰۃ دینے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت پیدا کر دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ ﴾ ❷

''کہو میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ کر دیتا ہے اور تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ اس کا (پورا پورا) بدلہ دے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔''

﴿ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ ﴾ ❸

''تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو کچھ صدقہ زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی کے لیے دو تو ایسے لوگ ہی (اپنی دولت) دوچند کرنے والے ہیں۔''

حدیث میں ہے کہ دو فرشتے ہر روز اعلان کرتے ہیں، ایک کہتا ہے: ((اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا)) ❹ ''اللہ! خرچ کرنے والے کو اور عطا فرما۔'' دوسرا کہتا ہے: ((اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)) ''اللہ! جو خرچ نہیں کرتا اس کے مال کو ضائع کر دے۔''

صدقات اور زکوٰۃ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ ﴾ ❺ ''اور اللہ صدقات کو بڑھاتا ہے۔''

---

❶ مسلم، الزكاة، اثم مانع الزكاة، ح: ٩٨٧۔ ❷ ٣٤/ السبا: ٣٩۔ ❸ ٣٠/ الروم: ٣٩۔

❹ بخاری، الزكوة، واما من اعطى واتقى، ح: ❺ ٢/ البقرة: ٢٧٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کے خرچ کیے ہوئے مال کو اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ قرض قرار دیتا ہے اور قرض کو واپس کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ۙ ﴾ ❶

''اگر تم اللہ کو قرض حسن دو تو وہ اس کو تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا، اللہ بڑا قدر دان، بڑا بردبار ہے۔''

❷ **مال کے شر سے بچنے کا ذریعہ:** مال و دولت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے مگر کبھی کبھار اس کے سبب انسان کو نقصان بھی پہنچتا ہے اور وہ مال و دولت کی وجہ سے گمراہ ہو جاتا ہے۔ مال و دولت کے شر سے بچنے کا ایک طریقہ احادیث نبویہ میں بیان ہوا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ: اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اَدّٰی زَكٰوةَ مَالِهٖ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهٗ)) ❷ ''جس نے اپنے مال و دولت کی زکوٰۃ ادا کی اس نے اس کے شر کو اپنے آپ سے ہٹا لیا۔'' ایک اور حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ اَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهٗ)) ❸ ''جب تُو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تُو نے اس کے شر کو ہٹا دیا۔''

❸ **تزکیہ نفس:** اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے مال کی محبت، جو بے شمار اخلاقی برائیوں کو جنم دیتی ہے، کم ہوتی ہے۔ بخل اور کنجوسی کا جذبہ مغلوب ہو جاتا ہے۔ تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا ﴾ ❹ ''(اے نبی ﷺ) آپ ان کے اموال سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کیجیے، جس کے ذریعے سے آپ انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں۔'' انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بنو تمیم قبیلے کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض

---

❶ ٦٤/ التغابن: ١٧۔ ❷ معجم اوسط طبرانی، ٢/ ٣٤٧۔

❸ حاکم ١/ ٣٩٠۔ ❹ ٩/ التوبة: ١٠٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزار ہوا: یارسول اللہ! میرے پاس بہت سا مال و دولت اور اہل وعیال ہیں، آپ مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں اور کیسے خرچ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تُخْرِجِ الزَّكٰوةَ مِنْ مَالِكَ فَإِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ وَتَصِلُ أَقْرِبَائَكَ وَتَعْرِفُ حَقَّ الْمِسْكِيْنِ وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ)) ❶

''تو اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کر تجھے پاک کردے گی اور اپنے رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھ مسکین، پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔''

❹ **بخشش و مغفرت کا ذریعہ:** زکوٰۃ کی ادائیگی رضائے الٰہی اور مغفرت کا ذریعہ ہے، اس کے ذریعے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝﴾ ❷

''جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے مال میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ حقیقی مومن ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے درجات، مغفرت اور بہترین رزق ہے۔''

﴿وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ﴾ ❸

''اور اللہ تمہیں اپنی طرف سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔''

ایک اور جگہ فرمایا: ﴿وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ﴾ ❹ ''اور (صدقات وخیرات کی وجہ سے) اللہ تمہاری برائیاں تم سے دور کرے گا۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ)) ❺

''صدقہ گناہ کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔''

---

❶ مسند احمد ٣/ ١٣٦۔ ❷ ٨/ الانفال:٣، ٤۔

❸ ٢/ البقرة: ٢٦٨۔ ❹ ایضا:٢٧١۔

❺ ترمذی، الایمان، ما جاء فی حرمة الصلوة، ح:٢٦١٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5 لذت ایمان کے حصول کا ذریعہ: خوشدلی سے زکوٰۃ دینے والے کو ایمان کی لذت نصیب ہوتی ہے۔ عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ مَّنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَعَلِمَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَعْطٰى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ رَافِدَةً كُلَّ عَامٍ وَلَمْ يُعْطِ الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِيْضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيْمَةَ وَلٰكِنْ مِّنْ وَسَطِ اَمْوَالِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ)) 1

"تین کام ایسے ہیں جو انہیں انجام دے وہ ایمان کی حلاوت سے آشنا ہو جائے گا۔ جو شخص یہ یقین رکھتے ہوئے اللہ اکیلے کی عبادت کرے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال بطیب خاطر اور فراخدلی سے ادا کرے، بوڑھا، خارش زدہ اور گھٹیا جانور زکوٰۃ میں نہ دے بلکہ درمیانہ مال دے۔ اللہ نے تم سے نہ تو بہترین مال مانگا ہے اور نہ ہی برا مال دینے کا حکم دیا ہے۔"

6 اللہ تعالیٰ کی قربت و رحمت کے حصول کا ایک ذریعہ: زکوٰۃ دینا اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اللہ کی قربت اور رحمت کے حصول کا ذریعہ ہے جیسے کہ قرآن مجید میں بعض لوگوں کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ وہ انفاق کو اللہ تعالیٰ کے قرب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ 2

"اور اعراب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان

1 ابوداود، الزكاة، في زكاة السائمة، ح: ١٥٨٢۔ 2 ٩/ التوبة: ٩٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو عنداللہ قرب حاصل ہونے اور رسول کی دعا کا ذریعہ بناتے ہیں۔ یاد رکھو ان کا یہ خرچ کرنا یقیناً ان کے لیے قربت کا باعث ہے، ان کو اللہ ضرور اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اللہ بڑی مغفرت والا، بڑی رحمت والا ہے۔"

نبی اکرم ﷺ زکوۃ دینے اور صدقہ وخیرات کرنے والوں کے لیے دعائے خیر کیا کرتے تھے۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَاَتَاهُ اَبِیْ اَبُوْ اَوْفٰی بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی)) 1

"اللہ کے رسول ﷺ کے پاس جب کوئی قوم صدقہ (زکوۃ) لے کر آتی تو آپ دعا کرتے: "اے اللہ ان پر رحمت نازل کر۔" آپ کے پاس میرے باپ ابو اوفی اپنا صدقہ لے کر آئے تو آپ نے ان کے لیے دعا کی: اے اللہ! آل ابی اوفی پر رحمت نازل کر۔"

زکوۃ دینے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا ہے کہ وہ ان کو اپنی رحمت ضرور عطا کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاۗءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ﴾ 2

"اور ہم لوگوں کے نام دنیا میں بھی نیک حالی لکھ دے اور آخرت میں بھی، ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس نے فرمایا کہ میں اپنا عذاب اسی پر

1 بخاری، الزكوة، صلوة الامام ودعائه لصاحب الصدقة، ح: ١٤٩٧، مسلم، الزكاة، الدعاء لمن اتى بصدقة، ح: ١٠٧٨۔ 2 ٧/ الاعراف: ١٥٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقع کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اور میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے۔ تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔''

7 اجر عظیم حاصل کرنے کا ذریعہ: زکوٰۃ کی ادائیگی اجر عظیم حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ﴾ [1]

''لیکن ان میں سے جو کامل اور مضبوط علم والے ہیں اور ایمان والے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور زکوٰۃ کے ادا کرنے والے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں یہ ہیں جنہیں ہم بہت بڑے اجر عطا فرمائیں گے۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾ [2]

''اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے۔ اللہ سے معافی مانگتے رہو یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

8 جنت کے دروازے کھلنے کا ذریعہ: زکوٰۃ کی ادائیگی جنت کے دروازے کھلنے کا ایک ذریعہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

[1] ٤/ النساء: ١٦٢۔ [2] ٧٣/ المزمل: ٢٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے ہم سے خطاب کیا اور تین بار فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!''

پھر آپ نے سر جھکا لیا۔ ہم میں سے ہر آدمی نے سر جھکا کر رونا شروع کر دیا۔ نہ معلوم آپ نے کس بات پر قسم اٹھائی۔ پھر آپ نے سر اٹھایا اور آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے اور یہ مسرت ہمیں سرخ اونٹوں (قیمتی مال) سے بھی زیادہ محبوب تھی۔ آپ نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَیَصُوْمُ رَمَضَانَ وَیُخْرِجُ الزَّکٰوۃَ وَیَجْتَنِبُ الْکَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَقِیْلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ)) [1]

''جو شخص پانچ نمازیں پڑھتا ہے، رمضان کے روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور سات کبیرہ گناہوں ☆ سے بچتا ہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا۔''

9 سپیشل دروازہ: زکوٰۃ دینے والوں کے لئے جنت کا ایک مخصوص دروازہ ہوگا جس میں سے ان لوگوں کو بلایا جائے گا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ: یَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ، فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ

---

[1] نسائی، الزکاۃ، وجوب الزکوۃ، صحیح ابن حبان ۳۱۲۲ مستدرک حاکم ۱۲۔

☆ سات کبیرہ گناہوں کا تذکرہ کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبَا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ)) (بخاری، الوصایا، ح:۲۷٦٦، الحدود، ح٦٨٥٧ مسلم، الایمان، بیان الکبائر، ح: ٨٩) ''سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں، بچتے رہو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدانِ جنگ سے بھاگ جانا، پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ۔ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ)) [1]

''جو شخص جوڑا چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا تو اس کو جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا: اللہ کے بندے! یہ (دروازہ) بہتر ہے۔ چنانچہ جو شخص نمازی ہوگا اس کو جنت کے باب الصلوۃ سے بلایا جائے گا اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے اس کو باب الجہاد سے پکارا جائے گا۔ اور جو شخص روزے رکھنے والا ہے اسے باب الریان سے پکارا جائے گا اور جو صدقہ کرنے والا ہے اس کو باب الصدقۃ سے پکارا جائے گا۔ یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بظاہر اس کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ان سب دروازوں میں سے کسی کو بلایا جائے جب اسے ایک دروازے سے بلایا جا چکا ہو اور وہ جنت میں جا چکا ہو لیکن بایں ہمہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جسے سارے دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو۔''

(10) **دخول جنت کا سبب:** ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں لے جائے تو آپ نے فرمایا:

((تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ)) [2]

---

[1] بخاری، الصوم، الریان للصائمین، ح: ۱۸۹۷، مسلم، الزکاۃ، جمع الصدقۃ واعمال البر، ح: ۱۰۲۷۔ [2] بخاری، الزکاۃ، وجوب الزکاۃ، ح: ۱۳۹۶؛ مسلم، الایمان، بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ، ح: ۱۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کر، نماز کی پابندی کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔''

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا:

((دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا)) ❶

''آپ مجھے کوئی ایسا کام بتلائیے جس پر اگر میں ہمیشگی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر، اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ۔ اعرابی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ان عملوں پر میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ پشت پھیر کر جانے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو جنت والوں میں سے ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

قرآن مجید میں بھی ایسے لوگوں کو جنت کا وارث قرار دیا گیا ہے جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اہل ایمان کی صفات میں ایک صفت یہ بھی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ﴾ ❷

''وہ لوگ جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔''

مومنین کی یہ صفت اور دیگر صفات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت الفردوس کا دائمی وارث قرار دیا۔ ❸

❶ بخاري، ح: ١٤٩٧، مسلم، ايضا، ح: ١٤۔

❷ ٢٣/ المؤمنون: ٤۔ ❸ ايضا: ١٠، ١١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت اللہ کی برکات

بیت اللہ برکات کا گہوارہ ہے۔ بیت اللہ کی وجہ سے نہ صرف حرم بلکہ پورا شہر محترم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ۝ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ ﴾ [1]

"پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے، وہ تمام دنیا کے لیے برکت و ہدایت والا ہے۔ جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں۔ مقام ابراہیم ہے۔ اس (گھر) میں جو آ جائے امن والا ہو جاتا ہے۔"

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ ﴾ [2]

"مجھے تو یہی حکم ملا ہے کہ عبادت کروں اس شہر کے رب کی جس نے اس کو حرمت والا بنایا ہے۔ اور ہر چیز اس کی ہے اور مجھے حکم ہے تابع فرمان بن کر رہنے کا۔"

بیت اللہ کی برکات اور آبادکاری کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ

[1] ۳/ آل عمران: ۹۶-۹۷۔ [2] ۲۷/ النمل: ۹۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ 1

''ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن وامان کی جگہ بنایا، تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لو، ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے وعدہ لے لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو۔ جب ابراہیم نے کہا: پروردگار! تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور یہاں کے باشندوں کو، جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں، پھلوں کی روزیاں دے۔ اس نے فرمایا: میں کافروں کو بھی تھوڑا سا فائدہ دوں گا، پھر انہیں آگ کے عذاب کی طرف بے بس کر دوں گا، یہ پہنچنے کی جگہ بری ہے۔ ابراہیم اور اسماعیل کعبہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھاتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما، تو ہی خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔ ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔''

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا﴾ 2

''کیا ہم نے انہیں امن وامان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں جو ہمارے پاس سے بطورِ رزق کے ہیں۔''

نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا:

---

1 ۲/ البقرۃ: ۱۲۵-۱۲۸۔ 2 ۲۸/ القصص: ۵۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لُقْطَتُهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا)) [1]

''اللہ نے اس شہر کو حرمت (عزت) والا بنایا ہے۔ اس کے (درختوں کے) کانٹے بھی نہیں کاٹے جا سکتے۔ یہاں کے شکار بھی نہیں بھگائے جا سکتے نیز کوئی شخص یہاں کی گری پڑی چیز بھی نہیں اٹھا سکتا۔ ہاں اس کی پہچان کروانے کا ارادہ ہو تو اور بات ہے۔''

سورۃ النمل اور القصص کی مذکورہ بالا آیات کی تفسیر میں مولانا داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

عیاش بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَا تَزَالُ بِخَيْرٍ مَّا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ يَعْنِي الْكَعْبَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَإِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا)) [2]

''یہ امت ہمیشہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہے گی جب تک یہ پورے طور پر کعبہ کی تعظیم کرتے رہیں گے اور جب اس کو ضائع کر دیں گے، ہلاک ہو جائیں گے۔''

معلوم ہوا کہ کعبہ شریف اور اس کے اطراف کی ساری ارض حرم بلکہ سارا شہر امت مسلمہ کے لئے انتہائی معزز و مؤقر مقامات ہیں۔ اس کے بارے میں جو بھی تعظیم و تکریم سے متعلق ہدایات کتاب و سنت میں دی گئی ہیں، ان کو ہمہ وقت ملحوظ رکھنا بے حد ضروری ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حرمت کعبہ کے ساتھ ملت اسلامیہ کی حیات وابستہ ہے۔ باب (فضل الحرم) کے تحت جو قرآنی آیات حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ لائے ہیں ان میں بہت سے حقائق کا بیان ہے، خاص طور پر اس کا کہ اللہ پاک نے شہر مکہ میں یہ برکت رکھی ہے کہ یہاں چاروں طرف سے ہر قسم کے میوے پھل اناج غلے کھنچے چلے آتے ہیں، دنیا کا ہر ایک پھل وہاں کے بازاروں میں دستیاب ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر آج کے زمانہ میں حکومت سعودیہ عربیہ نے اس مقدس شہر کو جو ترقی دی ہے اور اس کی تعمیر جدید جن خطوط پر کی ہے اور کر رہی ہے وہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے حد درجہ قابل تشکر ہے۔ اَيَّدَهُمُ اللّٰهُ بِنَصْرِهِ الْعَزِيْزِ!

[1] بخاري، الحج، فضل الحرم، ح: ١٥٨٧۔ [2] مسند احمد ٤ / ٣٤٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج بیت اللہ کا شوق

حج اسلام کا ایک رکن ہے۔ اور ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ [1]

''اور اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ہے، جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو یقیناً اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ)) [2]

''لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے پس تم حج کرو۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کرنا (فرض) ہے آپ خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے اپنا سوال تین بار دہرایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں (جواب میں) ہاں کہہ دیتا تو یقیناً (ہر سال) واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے، پھر آپ نے فرمایا: تم مجھے (میرے حال پر) چھوڑ دو جب تک میں تمہیں (تمہارے حال پر) چھوڑے رکھوں۔ تم سے پہلے لوگ اپنے کثرت سوال اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ پس جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اسے اپنی طاقت کے

[1] ۳/ آل عمران: ۹۷۔ [2] مسلم، الحج، فرض الحج مرة في العمر، ح: ۱۳۳۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق بجالاؤ اور جب میں تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو اسے چھوڑ دو۔"

جو مسلمان استطاعت ہونے کے باوجود بھی حج نہ کرے اس کے لئے قرآن وحدیث میں کئی وعیدیں ہیں۔ اوپر ذکر کردہ آیت کریمہ میں "کفر" کا لفظ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے نیازی کا اعلان کیا گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں ممالک محروسہ میں پیغام جاری کیا کہ میری دلی خواہش ہے کہ میں کچھ آدمیوں کو شہروں اور دیہاتوں میں تفتیش کے لئے روانہ کروں جو ان لوگوں کی فہرست تیار کریں جو استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے ان پر کفار کی طرح جزیہ مقرر کر دیں۔ ((مَا هُمْ بِمُسْلِمِيْنَ مَا هُمْ بِمُسْلِمِيْنَ)) [1] "وہ مسلمان نہیں ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں۔"

اس کے برعکس جو مسلمان حج کرنے کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے بے شمار انعامات اور فضائل کا اعلان کیا ہے:۔

(1) **سفر حج میں وفات کی فضیلت:** سفر حج میں وفات باعث فضیلت ہے۔ حج کرنے کی نیت سے جانے والے کو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے مطابق ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔ اگرچہ حج کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جائے اگر کسی کی موت تلبیہ (لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ـــ) کہتے ہوئے واقع ہو جائے تو وہ قیامت کے دن لبیك اللهم لبيك ـــ پکارتے ہوئے اٹھے گا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم نبی کے ساتھ تھے، ایک شخص کی گردن اس کے اونٹ نے توڑ ڈالی۔ وہ محرم (احرام باندھے ہوئے) تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمَسُّوْهُ طِيْبًا وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)) [2]

"انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو اور خوشبو نہ لگاؤ نہ ان کے سر کو ڈھکو۔ اس لئے کہ اللہ اسے اس حالت میں اٹھائے گا کہ وہ لبیک پکارتا ہوگا۔"

---

[1] نیل الاوطار، ٤/ ١٦٥۔

[2] بخاری، الجنائز، کیف یکفن المحرم، ح: ١٢٦٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ فضیلت والا عمل: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ)) ❶

''نبی ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ کون سا کام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ اوراس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا کہ پھر اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ پھر پوچھا گیا کہ پھر اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ حجِ مبرور۔''

حجِ مبرور وہ حج ہے جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا گیا ہو نیز جس میں حاجی گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔ ناجائز کاموں سے گریز اور حرام چیزوں کی خرید وفروخت سے پرہیز کرے تو تب اس کا حج حجِ مبرور ہوگا۔

عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاالْاِسْلَامُ؟ قَالَ: اَنْ يَّسْلِمَ قَلْبُكَ وَاَنْ يَّسْلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِكَ وَيَدِكَ قَالَ: فَاَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْاِيْمَانُ۔ قَالَ: وَمَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ: فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْجِهَادُ۔ قَالَ وَمَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: اَنْ تُقَاتِلَ الْكُفَّارَ اِذَا لَقِيْتَهُمْ قَالَ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِيْقَ دَمُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَثُمَّ عَمَلَانِ هُمَا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِهِمَا حَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ اَوْ عُمْرَةٌ مَبْرُوْرَةٌ)) ❷

''ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اسلام کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تیرا دل مان لے اور مسلمان تیری زبان اور ہاتھ سے

❶ بخاری، الحج، فضل الحج المبرور، ح: ۱۵۱۹۔ ❷ مسند احمد ٤/ ١١٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفوظ رہیں۔ اس نے عرض کیا اسلام میں کون سا کام سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ایمان۔ اس نے عرض کیا ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر یقین رکھے۔ اس نے عرض کیا: ایمان میں سے کیا چیز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ہجرت۔ اس نے کہا: ہجرت کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: برا کام چھوڑ دینے کو۔ اس نے عرض کیا کون سی ہجرت سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: افضل ہجرت جہاد ہے۔ اس نے عرض کیا جہاد کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ جب تیرا کفار سے آمنا سامنا ہو جائے تو تُو انہیں مارنے کی کوشش کرے۔ اس نے عرض کیا کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اس شخص کا جہاد سب سے افضل ہے جس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور خون بہا دیا جائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو اور بھی عمل ہیں جو سب کاموں سے افضل ہیں۔ مبرور حج یا مبرور عمرہ۔''

③ **گناہوں کا کفارہ:** حج کرنے والے کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ)) [1]

''جس شخص نے اللہ کے لئے اس شان کے ساتھ حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ۔ وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔''

عمرو بن عاص فرماتے ہیں:

((فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْإِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلَاُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ قَالَ فَقَبَضْتُ يَدَيَّ

[1] بخاری، الحج، فضل الحج المبرور، ح: ١٥٢١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو؟ قَالَ قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا؟ قُلْتُ اَنْ يُغْفَرَلِيْ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اِنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاِنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاِنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ)) ❶

''اللہ نے اسلام کی محبت میرے دل میں ڈالی اور میں نبی ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے کہا اپنا داہنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا میں نے اس وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: کیا ہوا تجھے عمرو؟ میں نے کہا میں شرط کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: کیا شرط؟ میں نے کہا یہ شرط کہ میرے گناہ معاف ہوں (جواب تک کئے ہیں) آپ نے فرمایا: عمرو! تو نہیں جانتا کہ اسلام گرادیتا ہے پیشتر کے گناہوں کو، ہجرت گرادیتی ہے پہلے گناہوں کو، اسی طرح حج گرادیتا ہے پہلے کئے ہوئے گناہوں کو۔''

❹ **شعائر اللہ کی تعظیم:** حج کرنے والا شعائر اللہ کی تعظیم بجالاتا ہے۔ جو دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۝ ﴾ ❷

''یہ سن لیا، اب اور سنو! جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے دل کی پرہیزگاری کی وجہ سے ہے۔''

صفا اور مروہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۝ ﴾ ❸

''صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس لئے بیت اللہ کا حج وعمرہ

---

❶ مسلم، الایمان، کون الاسلام یھدم ماقبلہ وکذا الحج والھجرۃ، ح: ۱۲۱۔

❷ ۲۲/ الحج: ۳۲۔ ❸ ۲/ البقرۃ: ۱۵۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے پر ان کا طواف کر لینے میں بھی کوئی گناہ نہیں۔ اپنی خوشی سے بھلائی کرنے والوں کا اللہ قدر دان ہے اور انہیں خوب جاننے والا ہے۔"

5 جنت مل کر رہے گی: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ)) 1

"ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔"

6 حاجی جس کے لئے دعا کرے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجی کی مغفرت اور اس کی دعا کی قبولیت کی التجا کی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ)) 2 "اللہ! حج کرنے والے کو بخش دے اور اس کی بھی مغفرت فرما جس کی مغفرت کے لئے حج کرنے والا دعا کرتا ہے۔"

لہٰذا حجاج کرام کو چاہیے کہ اپنے اعزہ و اقارب اور دیگر مسلمانوں کے لئے بھی مغفرت کی دعا کریں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم حجاج کرام سے درخواست کریں کہ وہ دوران حج میں ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

7 حجاج کرام کی خدمت: حجاج کرام کی خدمت کرنا بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ عہد نبوی میں بعض لوگ حاجیوں کی خدمت پر مامور ہوتے تھے۔ جن میں سے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی تھے جو کہ حاجیوں کو پانی پلایا کرتے تھے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَآءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ: اسْقِنِيْ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ

1 بخاری، العمرۃ، وجوب العمرۃ وفضلھا، ح: ١٧٧٣، مسلم، الحج، فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ، ح: ١٣٤٩۔

2 مستدرک حاکم ١/ ٤٤١، صحیح ابن خزیمہ ٤/ ١٣٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَعْمَلُوْنَ فِيهَا فَقَالَ: اِعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ)) ❶

''رسول اللہ ﷺ پانی پلانے کی جگہ (زمزم کے پاس) تشریف لائے اور پانی مانگا (حج کے موقع پر) عباس نے کہا کہ فضل! اپنی ماں کے پاس جاؤ اور ان سے کھجور کا شربت لاؤ۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ۔ عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہر شخص اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیتا ہے۔ اس کے باوجود رسول اللہ یہی فرماتے رہے کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ۔ چنانچہ آپ نے پانی پیا، پھر زمزم کے قریب آئے۔ لوگ کنویں سے پانی کھینچ رہے تھے اور کام کر رہے تھے۔ آپ نے (انہیں دیکھ کر) فرمایا: کام کرتے جاؤ کہ ایک اچھے کام پر لگے ہوئے ہو۔ پھر فرمایا: (اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ) لوگ تمہیں پریشان کر دیں گے تو میں بھی اترتا اور رسی اپنے اس پر رکھ لیتا۔ اس سے آپ نے اپنا کندھا مراد لیا تھا۔ آپ نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا۔''

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو اس عمل میں مصروف دیکھ کر بہت سے لوگ کود پڑتے۔ جس کی وجہ سے مشکلات پیدا ہو سکتی تھیں، اس لیے آپ ﷺ نے لوگوں کی آسانی کی خاطر خود اس کام میں حصہ نہیں لیا۔

❽ افضل الجہاد: نبی اکرم ﷺ نے حج کو خواتین کے لئے افضل الجہاد قرار دیا ہے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

((يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ؟ قَالَ لَا لٰكِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ)) ❷

❶ بخاري، الحج، سقاية الحاج، ح: ١٦٣٥۔

❷ ايضا، فضل الحج المبرور، ح: ١٥٢٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! ہم دیکھتی ہیں کہ جہاد سب نیک کاموں سے بڑھ کر ہے۔ پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ (تمہارے لیے) سب سے افضل جہاد حجِ مبرور ہے۔''

9 بچوں کا حج: بچوں پر اگرچہ حج فرض نہیں ہے لیکن اگر ان کے والدین ان کو حج کروا دیں تو انہیں ان کے حج کرنے کا ثواب ملے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ کو کچھ اونٹوں کے سوار لوگ روحاء میں ملے اور آپ نے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟

انہوں نے عرض کیا کہ مسلمان۔

آپ سے ان لوگوں نے پوچھا:

آپ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا:

اللہ کا رسول ہوں۔

تو ایک عورت نے ایک بچے کو ہاتھوں سے بلند کیا اور عرض کیا:

((اَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ)) [1]

''کیا اس کا حج صحیح ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں صحیح ہے اور ثواب اس کا تمہیں ہے (یعنی ماں باپ کو)''

www.KitaboSunnat.com

[1] مسلم، الحج، باب صحة حج الصبي واجر من حج به، ح: ١٣٣٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شوقِ عمل